نام متخصص:

متخصص محمد فیصل صاحب

مقالہ:

تعویذ اور روحانی علاج کے شرعی حیثیت

نگران:

مفتی رحیم داد صاحب

کمپوزر:

فرمان العابدین حقانی

متعلم:

جامعہ رحیمیہ گلبہار نمبر 1

فہرست

مضامین	نمبر شمار
مقدمہ	(1)
باب نمبرا فصل اول: تعویذ کی تعریف	(2)
عملیات و تعویذات کی شرعی حیثیت	(3)
تعویذ کا حکم	(4)
عہد صحابہ میں شفائے امراض کے لیے متبرک اشیائے کو دھو کر پانی پلانے کا ثبوت	(5)
عملیات فی نفسہ جائز ہیں اگر ان میں کوئی شرعی مفسدہ نہ ہو	(6)
عملیات و تعویذات شریعت کی روشنی میں امراض و پریشانیاں دور کرنے کے تین طریقے	(7)
عملیات و تعویذات اور دوا و علاج کا فرق	(8)
قرآن مجید کو تعویذ گنڈوں میں استعمال کرنا	(9)
قرآن مجید کسی صفحہ پر لکھ کر تعویذ کی صورت میں گلہ میں لٹکانے کے جواز کی کیا دلیل ہے؟	(10)
قرآن سے عملیات کرنے اور اس پر اجرت لینے کا ثبوت	(11)
مسجد میں بیٹھ کر عملیات کرنے کا شرعی حکم	(12)
فصل دوم: عملیات و تعویذات کرنا افضل ہے یا نہ کرنا افضل ہے	(13)
جھاڑ پھونک دعا تعویذ سے تقدیر بدل سکتی ہے یا نہیں؟	(14)
عملیات و تعویذات کرنے کے بعد بھی ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہوتا ہے	(15)
اہل اللہ اور تعویذات خلوق کو نفع پہنچانے کے لیے تعویذ گنڈا سیکھنے کی تمنا اور حضرت حاجی امداد اللہ	(16)

	صاحبؒ کی وصیت
(17)	اہل اللہ کے تعویذ
(18)	ایک بزرگ کے تعویذ کا اثر
(19)	عملیات میں عاملوں کی دھوکہ بازی اور دھاندلے بازی
(20)	عاملین کو دھوکہ
(21)	شعبدہ بازوں اور مجہول لوگوں سے علاج کرانا جائز نہیں
(22)	تعویذ سے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں عوام کے لیے ایک مفسدہ
(23)	کیسے شخص کو تعویذ نہ دینا چاہیے
(24)	عوام کی بدحالی اور بد اعتقادی
(25)	مفاسد کی وجہ سے کیا تعویذ کا سلسلہ بند کر دینا چاہیے
(26)	تمام قسم کے عملیات و تعویذات کا ثبوت کہاں سے اور کس طرح ہے
(27)	فصل سوم: کس قسم کے عملیات تعویذ گنڈے ممنوع ہیں
(28)	احکام العملیات والتعویذات
(29)	جن احادیث میں دم جھاڑ پھونک اور تعویذوں سے ممانعت آئی ہے ان کا صحیح مطلب
(30)	وظائف میں اجازت لینے کا حکم
(31)	تعارف اور حکمت مشروعیت
(32)	تعویذ اور اذکار سے علاج کی شرعی حکم
(33)	تعویذ اور دم وغیرہ کے جواز کی شرائط
(34)	کلمات اور مواد کے اعتبار سے تعویذ کی قسمیں ان کا حکم
(35)	دم جھاڑ پھونک اور تعویذ وغیرہ کے مختلف طریقے

تعویذات اور مقدس کلمات کے تقدس کی رعایت	(36)
فصل چہارم: متفرق مسائل	(37)
تعویذات باندھنے کی شرعی حیثیت	(38)
حب زوجین کا تعویذ	(39)
شوہر بیوی کت درمیان تفریق	(40)
چیونٹی چیونٹے دفع کرنے کا عمل	(41)
فصل پنجم: آداب التعویذ	(42)
تعویذ کا ادب یہ ہے کہ اس کو کاغذ میں لپیٹ دیا جاوے	(43)
کیا تعویذ پڑھنے سے اس کا اثر کم ہو جاتا ہے؟	(44)
جب تعویذ کی ضرورت باقی نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے	(45)
استعمال شدہ تعویذ دوسرے کو بھی دیا جا سکتا ہے	(46)
فکر اور غصے کی حالت میں تعویذ نہ لکھنا چاہیے	(47)
تعویذ لینے والے کو پوری بات کہنا چاہیے کہ کس چیز کا تعویذ چاہیے، بچے زندہ رہنے کے تعویذ کی فرمایش	(48)
عین رخصتی کے وقت تعویذ کی فرمایش کرنا تہذیب کے خلاف ہے	(49)
تعویذ لینے والوں کی ظلم وزیادتی	(50)
تعویذ لینے والوں کی زبردست غلطی	(51)
ایک لفافے میں ایک سے زائد تعویذ نہ لینا چاہیے	(52)
تعویذ پر اجرت لینے کا بیانجھاڑ پھونک اور عمل و تعویذ کرنا عبادت نہیں	(53)
فصل ششم: وظیفہ اور تعویذ کا پیشہ	(54)

غلط اور جھوٹے تعویذ گنڈوں کا پیشہ	(55)
ہر تعویذ میں بسم اللہ لکھنے کی تجویز اور ایک بڑا مفسدہ	(56)
ناجائز عملیات اور ناجائز تعویذ اتا ایسے تعویذ جن کے معنی معلوم نہ ہوں اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز کا نقش ہے ناجائز ہیں	(57)
جس عمل اور تعویذ کے معنی خلافِ شرع ہوں ناجائز ہے	(58)
فصل ہفتم: حروف صوامت سے علاج	(59)
تشخیص امراض جادو بذریعہ علم الاعداد	(60)
ضروری ہدایات	(62)
علم الاعداد سے حساب لگانا	(63)
حروف کے اعداد	(64)
دنوں کے اعداد	(65)
اعداد سے حساب لگانا	(66)
مریض صحت یاب ہو گا کہ نہیں	(67)
اس دواء سے فائدہ ہو گا یا نہیں	(68)
اعداد سے جادو کی جگہ معلوم کرنا	(69)
خوش قسمت اور بد قسمت اعداد	(70)
شمسی مہینے کیا ہیں؟	(71)
باب نمبر 2 فصل اول: آپ کی پیدائش کا مہینہ	(72)
مرکب عدد کیا ہے؟	(73)

(74)	تقدیری اعداد
(75)	شخصیت کی خصوصیات جو شمسی مہینوں پر بنیاد کرتی ہیں
(76)	شمسی مہینے کیا ہیں؟
(77)	شمسی مہینے کیلنڈر کے مہینوں کے مطابق یا موافق نہیں ہوتے
(78)	شخصیت کی خصوصیات جو شمسی مہینوں پر بنیاد کرتی ہیں
(79)	ہاروت اور ماروت
(80)	جسم میں سوئیاں اور کیل کیوں چبتے ہیں
(81)	جادو کی وجہ سے 18 امراض
(82)	فصل دوم: عورتوں میں اٹھراہ کی چند عام علامات
(83)	عموماً علامات کچھ اس طرح کی ہو سکتی ہیں
(84)	یہ جادو کیسے ہوتا ہے؟
(85)	سحر استحاضہ
(86)	جادو جنات کے اسباب
(87)	جادو، بد اثرات یا شیطانی اثرات کیا ہیں؟
(88)	جادو کے اثرات و علامات آپ حضرات ملاحظہ فرمالیں۔جادو کیسے ہوتا ہے؟
(89)	جادو، جنات اور شیطانی اثرات کی چند وجوہات ملاحظہ فرمائیں۔
(90)	کالا علم یا سفلی علم کیا ہے؟ اس کی کیا حقیقت ہے؟
(91)	میاں بیوی کی جدائی: نفرت اور طلاق کی وجہ
(92)	جادو وجہ ہلاکت
(93)	جادو اور جنات کے اثرات کی نشانیاں

(94)	جادو کی اصل اقسام تو کم از کم اتنی ہیں
(95)	جادو کیا ہے؟
(96)	علاج در علاج
(97)	سحر کو دفع کرنا
(98)	سحر زدہ کے لئے جادو عورت پر ہو یا مرد پر یا کسی بچے پر
(99)	جادو شیطانی فعل ہے جس کا کرنا گناہ کبیرہ ہے اسلام میں اسکی سختی سے ممانعت ہے
(100)	جادو اور جنات سے ظاہر ہونے والی چند علامات
(101)	جادوو آسیب کی (25) علامات
(102)	حالتِ نیند کی علامات حالتِ بیداری اور دورانِ دم ظاہر ہونے والی علامات
(103)	حالتِ بیداری اور دوران دَم ظاہر ہونے والی علامات
(104)	جادوو جنات کی علامات
(105)	کالا جادو اور اس کی علامات
(106)	باب نمبر ۳ فصل اول: جنات کی حقیقت کتاب و سنت کی روشنی میں
(107)	جنات کی تعریف
(108)	جنات کے ثبوت میں قرآنی دلائل
(109)	جنات کے ثبوت میں حدیثی دلائل
(110)	جنات کے ثبوت میں عقلی دلائل
(111)	جن وشیاطین کے درمیان فرق
(112)	جنات کی تخلیق کب ہوئی؟

کیا جنات بھی شریعت کے مکلف ہیں؟	(113)
کیا کافر جنات جہنم میں داخل ہوں گے؟	(114)
کیا مومن جنات جنت میں داخل ہوں گے؟	(115)
جنات کی شکل وصورت اور بعض صفات	(116)
جنات کی رہائش گاہیں	(117)
جنات کے طبقات	(118)
اہل کلام واہل زبان کے یہاں جنوں کے درج ذیل طبقات ہیں	(119)
جنات کی خوراک	(120)
جنات کی انسانوں سے شادیاں	(121)
جنات وانسان کا باہمی ملاپ	(122)
فصل دوم: جن لگنے (مس) کی تعریف	(123)
جن لگنے (مس) کی اقسام	(124)
جن لگنے کے قرآنی دلائل	(125)
جن لگنے کے حدیثی دلائل	(126)
جنات لگنے (مس) کے عقلی دلائل	(127)
وہ حالات جن میں جنات انسانوں سے چمٹ سکتے ہیں	(128)
جنات سے پوچھے جانے والے سوالات	(129)
جنات سے گفتگو کا طریقہ کار	(130)
شرعی دم کے شرائط	(131)
شرعی دم کا طریقہ	(132)

جن زدہ مریض کو مارنے کا مسئلہ	(133)
کیا جن اور انسان کا آپس میں نکاح صحیح ہے	(134)
انسان اور جنات کے درمیان روابط و تعلقات	(135)
فصل سوم: جنات کی تخلیق ترمیم	(136)
قرآنی دلائل ترمیم	(137)
جنوں کی اصلیت ترمیم	(138)
جن اور آدم کی اولاد ترمیم	(139)
طاقت اور قدرت ترمیم	(140)
جنوں کا کھانا اور پینا ترمیم	(141)
جنوں کے جانور ترمیم	(142)
جنوں کی رہائش ترمیم	(143)
قیامت کے دن ان کا حساب و کتاب	(144)
جنوں کی اذیت سے بچاؤ ترمیم	(145)
جنات سے جائز کام لیا جا سکتا ہے	(146)
جنات کا تعارف جنات کی اقسام، ٹھکانہ و حملہ	(146)
فصل چہارم: جنات کی علامات	(147)
جنات کی تخلیق کب ہوئی؟	(148)
جنات کی حقیقت اور انبیاء کرامؑ کی تعلیمات	(149)
جنات آگ سے کیوں پیدا ہوئے ہیں	(150)
جنّات کی طاقت	(151)

جن بوڑھے ہو کر دوبارہ جوان ہوتے ہیں	(152)
عربی زبان میں جنوں کے نام	(153)
جنات کے آگ سے پیدا ہونے پر ایک شبہ اور اس کا جواب	(145)
جنّات انسان اور فرشتے تین بڑی مخلوقات	(155)
جنّات کے مکانات اور ملنے کے اوقات	(156)
جنات کی تخلیق کب ہوئی؟	(157)
انسانوں کی جنات سے مناکحت؟	(158)
اِنسان نما سمندری جانور کا آدمی سے نکاح؟	(159)
جنات میدانِ حشر میں کس شکل میں ہوں گے؟	(160)
جنات وشیاطین میں فرماں برداری اور نافرمانی کا مادہ	(161)
جنات کی صحبت سے حمل قرار پانے کے متعلق چند سوالات	(162)
جنات کی طرف آپ ﷺ کی بعثت کا انکار کرنا	(163)
جنات کی طرف مبعوث انبیاء	(164)
آپ ﷺ کی بعثت جنات کیلئے بھی تھی	(165)
نبی علیہ السلام کی بعثت اور مؤمنین جنات کا حکم	(166)
جنات کے اثرات کی حالت میں طلاق دینا	(167)
فصل پنجم: ہم اپنے آپ کو جنوں کی ایذا سے کیسے بچائیں	(168)
آیۃ الکرسی کو پڑھنا	(169)
سورہ البقرہ کی قرآت کرنی	(170)
سورۃ البقرہ کا خاتمہ (یعنی آخری آیات)	(171)

کثرت کے ساتھ اللہ تعالی کا ذکر کرنا	(172)
اذان	(173)
قرآن کا پڑھنا شیطان سے بچاتا ہے۔	(174)
فصل پنجم: کیا انسانوں اور جنوں کا باہم مد دلینا ممکن ہے	(175)
کیا سابقہ امتوں میں بھی جنات کی پوجا کی جاتی تھی ؟	(176)
کیا قرآن مجید کی تلاوت سے قبل شیطان مردود سے پنا مانگنا واجب ہے ؟	(177)
جب جنات نے سورۃ الرحمن سنی تو کیا کہا؟	(178)
اللہ تعالیٰ ن ے سورۃ الرحمن میں (اَلثقلان) کا لفظ بولا ہے اس کا مطلب کیا ہے	(179)
لفظ شیطان کس کس پر بولا جا سکتا ہے	(180)
شیاطین میں سے سخت ترین کونسی نوع ہے ؟	(181)
کیا شیطان کسی حیوان کی شکل اختیار کر سکتا ہے	(182)
شیطان کی کتنی قوت ہے ؟	(183)

مقدمہ

باب نمبر ۱

فصل اول:

تعویذ کی تعریف

لسان العرب میں ہے کہ "تمیم" تعویذ کو کہتے ہیں اسکی واحد تمیمہ ہے ابو منصور کہتے ہیں کہ تمیمہ سے وہ ریٹھے اور موتیاں مراد ہیں جنہیں تعویذ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، چنانچہ تمیمہ وہ سیاہ و سفید، نقطے والے دانے ہیں۔ جنہیں لڑی میں پرو کر گلے میں باندھا جاتا ہے۔ ابن جنی سے روایت ہے کہ تمیم اس مالا کو کہتے ہیں جس میں تمیمہ اور منتر ہوتا ہے، ثعلب سے مروی ہے۔(تممت المولود علقت علیه التمائم) میں نے بچے کو تمیمہ کیا، یعنی تعویذ اسکے گلے میں لٹکا دی۔ تمیمہ وہ تعویذ ہے جو انسان کے جسم پر لٹکایا جاتا ہے ابن بری نے کہا کہ اس معنی میں سلحہ بن خرشب کا شعر ہے(لقوذ بالرقی من غیر خبل،وتقد خی قلائدھا التمیم)بغیر کسی جنون وآسیب کے بھی دعاؤں کا تعویذ بنایا جاتا ہے اور اسکی مالا میں باندھا جاتا ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں: تمائم تمیمہ کی جمع ہے، اس سے مراد وہ دانے اور مالے ہیں جو گلے میں لٹکائے جاتے ہیں اہل عرب زمانہ جاہلیت میں عقیدہ رکھتے تھے کہ تمام آفات کو دفع کرتے ہیں۔ ابن الاثیر کہتے ہیں: تمائم تمیمہ کی جمع ہے، ان موتیوں کو کہتے ہیں۔ جنہیں اہل عرب اپنے بچوں کو لٹکاتے تھے، ان کے ذریعے وہ اپنے گمان میں بچوں کو نظر بد بچاتے تھے، تعویذ کی ان تعریفات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ تعویذیں دو مقصد کے لئے استعمال ہوتی تھیں۔

پہلا مقصد یہ ہوتا تھا کہ جس بیماری یا نظر بد کا اندیشہ ہوتا اس کے لگنے سے پہلے ہی اس کے شر کو روک دینا یہ بچوں، گھوڑوں اور گھروں میں لٹکائے جانے والے تعویذوں سے ظاہر ہے۔

دوسرا مقصد یہ ہوتا تھا کہ جو بیماری یا نظر بد لگ چکی ہے اسے دور کرنا، یہ مقصد وں ان تعویذوں سے ظاہر ہوتا ہے جو درد، بدن کا سرخ پڑ جانا اور بخار وغیرہ کے بیماروں کو پھنسائے جاتے تھے، جیسا کہ اسکی وضاحت آئندہ کی جائے گی۔ انشاء اللہ

عملیات و تعویذات کی شرعی حیثیت

عملیات و تعویذات اگر صحیح اور جائز ہوں تب بھی (ان کی حیثیت) دنیاوی اسباب اور طبّی (یعنی علاج ومعالجہ کی) تدبیر کی طرح ہے۔ طبّی دواؤں کی طرح یہ بھی (ایک دوا اور علاج) ہے۔ مؤثرِ حقیقی نہیں، نہ اس پر اثر مرتب ہونے کا اللہ ورسول کی طرف سے حتمی وعدہ ہوا ہے، اور نہ اللہ کے نام اور کلام کا یہ اصلی اثر ہے۔ (حاصل یہ کہ) جھاڑ پھونک (عملیات و تعویذات) دوسرے جائز کاموں کی طرح (ایک جائز کام) ہے اگر اس میں کوئی مفسدہ شامل ہو جائے یا جواز کی شرط نہ پائی جائے تو ناجائز اور معصیت ہے۔

تعویذ کا حکم

تعویذ کے شرعا جائز ہونے کی تین شرائط ہیں:

(1) کسی جائز مقصد کے لیے ہو، ناجائز مقصد کے لیے ہرگز نہ ہو۔

(2) اس کو مؤثر بالذات نہ سمجھا جائے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہی مؤثر حقیقی سمجھا جائے۔

(3) تعویذ قرآن وحدیث یا اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات پر مشتمل ہو، یا عربی یا کسی اور زبان کے ایسے الفاظ پر مشتمل ہو جن میں کفر وشرک یا گناہ کی بات نہ ہو اور ان کا مفہوم بھی معلوم ہو۔ اگر مذکورہ شرائط نہ پائی جائیں تو پھر تعویذ کرنا اور پہننا شرعا ناجائز ہو گا۔ آیت الکرسی اور اس جیسی مقدس اشیاء گلے میں لٹکانا جائز ہے مگر اس کے ساتھ بیت الخلاء نہیں جاسکتے ہیں کیونکہ مقدس آیات کی بے ادبی ہے تاہم موم جامہ وغیرہ کروا کے گلے میں پہن لیا جائے تو پھر اسے لے کر بیت الخلاء جاسکتے ہیں۔

عہد صحابہ میں شفائے امراض کے لیے متبرکہ اشیائے کو دھو کر پانی پلانے کا ثبوت

"عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: فَأَرْسَلَنِيْ أَهْلِيْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَة بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ۔ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْئٌ بَعَثَ إِلَيْها مِخْضَبَه فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ تُمْسِكُه فِيْ جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْه لَه فَشَرِبَ مِنْهُ، قَالَ: فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حَمْرَاءَ"

ترجمہ: عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے گھر والوں نے حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ کے پاس ایک پیالہ پانی دے کر بھیجا اور یہ دستور تھا کہ جب کسی انسان کو نظر بد لگ جاتی تو حضرت ام سلمہ کے پاس پانی کا پیالہ بھیج دیتا، ان کے پاس حضور ﷺ کے کچھ بال تھے جن کو انھوں نے چاندی کی نلکی میں رکھا تھا، پانی میں ان بالوں کو ہلا دیا کرتی تھیں اور وہ پانی بیمار کو پلا دیا جاتا تھا۔ راوی کہتے کہ میں نے جھانک کر جو نلکی میں دیکھا تو اس میں چند سرخ بال تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ایک صحابیہ کے پاس نلکی میں بال رکھے ہوئے تھے جس کے ساتھ یہ برتاؤ کیا جاتا تھا کہ بیماروں کی شفا کے لیے اس کا دھویا ہوا پانی پلایا جاتا تھا۔

"عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رضی الله عنه أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّة طَيَالِسَيَة كِسْرَوَانِيَّة لَّهَا لِبْنَة دِيْبَاجٍ، وَفُرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ، وَقَالَتْ: هٰذِه جُبَّة رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَة رضی الله عنها ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى نَسْتَشْفِيْ بِهَا" ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک طیلسانی کسروی جبہ نکالا جس کے گریبان اور دونوں چاک پر ریشم کی سنجاف لگی ہوئی تھی اور کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ (کرتہ کی طرح کا لباس) ہے جو حضرت عائشہ کے پاس تھا۔ ان کی وفات کے بعد میں نے اسے لے لیا۔ حضور ﷺ اس کو پہنا کرتے تھے ہم اس کو پانی میں دھو کر وہ پانی بیماروں کو شفا حاصل کرنے کے لیے پلا دیتے ہیں۔

عملیات فی نفسہ جائز ہیں اگر ان میں کوئی شرعی مفسدہ نہ ہو

اگر جواز کے شرائط پائے جائیں اور مفاسد نہ پائے جائیں تو عملیات بلا تکلف جائز ہیں، خود جناب رسول اللہ ﷺ نے قولاً وفعلاً وتقریراً (یعنی اپنے قول و عمل سے) اس کی اجازت دی ہے اور صحابہؓ اور سلف صالحین نے اس کا استعمال فرمایا ہے۔

عملیات وتعویذات شریعت کی روشنی میں امراض وپریشانیاں دور کرنے کے تین طریقے

امراض وپریشانیاں دور کرنے کی کل تین تدبیریں ہیں: دوا، دعا، تعویذ۔ پہلی دو تو ضرور کرو اور تیسری کبھی کبھار بعض امراض میں کرلو تو مضائقہ نہیں۔ یہ نہ کرو کہ دوا اور تعویذ پر اکتفا کرلو اور دعا کو بالکل چھوڑ دو۔ جس طرح بیماری کا علاج دوا دارُو سے ہوتا ہے اسی طرح بعض موقع پر جھاڑ پھونک سے بھی فائدہ ہوجاتا ہے۔ الغرض اصل کام تو یہ ہے کہ صبر واستقلال کے ساتھ دوا اور دعا کرو اور کبھی کبھی جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے جو حدودِ شریعت کے اندر ہوں کرلو کوئی مضائقہ نہیں۔

عملیات وتعویذات اور دوا وعلاج کا فرق

عملیات بھی دوا کی طرح ایک ظاہری تدبیر ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ عملیات میں فتنہ ہے اور دوا میں فتنہ نہیں۔ وہ فتنہ یہ ہے کہ عامل کی طرف بزرگی کا خیال ہوتا ہے اور طبیب (ڈاکٹر) کی طرف بزرگی کا خیال نہیں ہوتا۔ عوام عملیات کو ظاہری تدبیر سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ آسمانی اور ملکوتی چیز سمجھ کر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عملیات اور تعویذ گنڈوں کے متعلق عوام کے عقائد نہایت برے ہیں۔

قرآن مجید کو تعویذ گنڈوں میں استعمال کرنا

فرمایا: اصل تو یہ ہے کہ اللہ میاں کا کلام تعویذ گنڈوں کے لیے تھوڑا ہی ہے وہ تو عمل کرنے کے لیے ہے گو تعویذ گنڈوں میں اثر ہوتا ہے مگر وہ ایسا ہے جیسے دوشالے (قیمتی چادر شال) سے کوئی کھانا پکالے۔ سو کام تو چل جائے گا مگر اس کے لیے وہ ہے نہیں اور ایسا کرنا دوشالے کی ناقدری ہے۔ ایسے ہی یہاں سمجھو، ہاں کبھی کسی وقت کرلے تو اس کا مضائقہ بھی نہیں۔ یہ نہیں کہ مشغلہ ہی یہی کرلے کہ سب چیز کا تعویذ ہی ہو۔ بعض لوگ قرآن مجید کو ناجائز اغراض میں بطور عملیات کے استعمال کرتے ہیں اور غضب تو یہ ہے کہ بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ

صاحب ہم کوئی سفلی عمل تو نہیں کرتے قرآن کی آیتیں پڑھتے ہیں۔ پہلی بات تو یہی ہے کہ اگر جائز اغراض میں بھی عملیات کے طور پر غُلو کے ساتھ قرآن کا استعمال ہو، یعنی نہ علم سے غرض نہ عمل سے اور واجب قرآن کی آیتیں ڈھونڈی جائیں تو اسی غرض سے کہ اس سے دنیا کا فلاں کام ہو جاتا ہے اور اس سے فلاں مطلب نکلتا ہے۔ جیسے بعض رؤسا کے یہاں صرف اسی غرض سے (یعنی برکت وغیرہ کے لیے) قرآن رکھا رہتا ہے اور بعض لوگوں کے یہاں نہایت (چھوٹے) قرآن پاک کا تعویذ بنا ہوا رکھا رہتا ہے جب کوئی بیمار ہوا اس کے گلے میں ڈال دیا۔ یہ سب اگرچہ جائز ہیں لیکن چوں کہ غلو کے ساتھ ہیں اس لیے غیر مرضی (قابل ترک) ہیں۔ البتہ اگر قرآن مجید کے علوم اور اس کے احکام کی اتباع کو اصلی کام سمجھ کر اس پر کاربند ہوں اور کسی موقع پر کسی جائز کام کے لیے کوئی آیت پڑھ لے یا لکھ لے تو نا جائز نہیں۔

قرآن مجید کسی صفحہ پر لکھ کر تعویذ کی صورت میں گلہ میں لٹکانے کے جواز کی کیا دلیل ہے؟

قرآن کی آیتوں اور حدیث کی دعاؤں کے ذریعہ سے اسلامی حدود میں رہ کر کے تعویذ بنانا اور اسے گلے وغیرہ میں لٹکانا جائز اور درست ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ جو شخص قرآنی آیا تعویت اور مسنون دعائیں یاد کر سکتا ہو وہ مسنون اوراد و وظائف اور دعاؤں کا خود اہتمام کرے، تعویذ پر اکتفا نہ کرے۔ چناں چہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ وہ حضور ﷺ کی سکھائی ہوئی مسنون دعا اپنے بالغ بچوں کو یاد کرواتے تھے اور نابالغ بچوں کے لیے کاغذ پر لکھ کر (تعویذ بنا کر) ان کے گلے میں لٹکا دیا کرتے تھے۔

"عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال:" إذا فزع أحدكم في النوم فليقل: أعوذ بكلمات الله التامات من غضبه وعقابه وشر عباده، ومن همزات الشياطين وأن يحضرون فإنها لن تضره ". فكان عبد الله بن عمرو، يلقنها من بلغ من ولده، ومن لم يبلغ منهم كتبها في صك ثم علقها في عنقه"۔[1]

"في المجتبى: التميمة المكروهة ما كان بغير العربية"۔

[1]: سنن الترمذي شاكر (5 /541)

"(قوله: التميمة المكروهة) أقول: الذي رأيته في المجتبى: التميمة المكروهة ما كان بغير القرآن، وقيل: هي الخرزة التي تعلقها الجاهلية اهـ فلتراجع نسخة أخرى. وفي المغرب: وبعضهم يتوهم أن المعاذات هي التمائم، وليس كذلك إنما التميمة الخرزة، ولا بأس بالمعاذات إذا كتب فيها القرآن، أو أسماء الله تعالى، ويقال: رقاه الراقي رقياً ورقيةً إذا عوّذه ونفث في عوذته قالوا: إنما تكره العوذة إذا كانت بغير لسان العرب، ولا يدرى ما هو، ولعله يدخله سحر أو كفر أو غير ذلك، وأما ما كان من القرآن أو شيء من الدعوات فلا بأس به اهـ قال الزيلعي: ثم الرتيمة قد تشتبه بالتميمة على بعض الناس: وهي خيط كان يربط في العنق أو في اليد في الجاهلية لدفع المضرة عن أنفسهم على زعمهم، وهو منهي عنه وذكر في حدود الإيمان أنه كفر اهـ. وفي الشلبي عن ابن الأثير: التمائم جمع تميمة وهي خرزات كانت العرب تعلقها على أولادهم يتقون بها العين في زعمهم، فأبطلها الإسلام، والحديث الآخر: «من علق تميمة فلا أتم الله له»؛ لأنهم يعتقدون أنه تمام الدواء والشفاء، بل جعلوها شركاء؛ لأنهم أرادوا بها دفع المقادير المكتوبة عليهم، وطلبوا دفع الأذى من غير الله تعالى الذي هو دافعه اهـ ط وفي المجتبى: اختلف في الاستشفاء بالقرآن بأن يقرأ على المريض أو الملدوغ الفاتحة، أو يكتب في ورق ويعلق عليه أو في طست ويغسل ويسقى[1].

وعن «النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يعوذ نفسه»۔ قال - رضي الله عنه -: وعلى الجواز عمل الناس اليوم، وبه وردت الآثار۔" اھ فقط واللہ اعلم

قرآن سے عملیات کرنے اور اس پر اجرت لینے کا ثبوت

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں تھے اور اسی حدیث میں مار گزیدہ (سانپ کے ڈسے ہوئے شخص) کا قصہ ہے اور اس میں یہ ہے کہ ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس مار گزیدہ (سانپ کے ڈسے ہوئے شخص) کو صرف سورہ فاتحہ سے جھاڑا تھا اور وہ اچھا ہو گیا۔ اور معاوضہ میں جو سو بکریاں ٹھہریں تھیں وہ ہم نے وصول کرلیں۔ پھر ہم نے آپس میں کہا کہ ابھی ان بکریوں کے بارے میں کوئی نئی بات تصرف وغیرہ مت کرنا یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرعی حکم دریافت کرلیں۔ سو جب ہم حاضر ہوئے ہم

[1]: الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار)(6 /363)

نے آپ سے ذکر کیا، آپ نے تعجب سے فرمایا تم کو کیسے خبر ہو گئی کہ سورہ فاتحہ سے جھاڑ پھونک بھی ہوتی ہے۔ پھر ان کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ان بکریوں کو تقسیم کر لو اور میرا حصہ بھی لگانا۔ یہ اس لیے فرمایا کہ اس کے حلال ہونے میں شبہ نہ رہے۔ فائدہ: بعض تعویذوں میں نذرانہ ٹھہرا لینا یا لے لینا بعض بزرگوں کا معمول ہے اس کا جائز ہونا اور بزرگی کے منافی نہ ہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے بشرطے کہ وہ عمل خلافِ شرع نہ ہو اور اس میں کسی قسم کا دھوکہ نہ ہو۔ البتہ خود تعویذ گنڈوں کا مشغلہ غیر منتہی کے لیے عوام کے ہجوم اور لوگوں کے عام رجوع کی وجہ سے اس کے باطن کے لیے مضر ہے۔

مسجد میں بیٹھ کر عملیات کرنے کا شرعی حکم

عملیات میں ایک بات قابل لحاظ یہ ہے کہ جو عملیات دنیا کے واسطے ہوتے ہیں وہ موجب ثواب نہیں ہوتے ہیں (یعنی ان کے کرنے میں ثواب نہیں ملتا)۔ ان میں ثواب کا اعتقاد رکھنا بدعت ہے۔ اسی طرح ایسے عملیات کو مسجد میں بیٹھ کر نہ پڑھنا چاہیے اور نہ اس قسم کے تعویذ مسجد میں بیٹھ کر لکھنے چاہیے۔ کیوں کہ اگر تعویذ پر اجرت لی جائے تو یہ تجارت ہے جس کو مسجد سے باہر کرنا چاہیے۔ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ جو مدرس بچوں کو تنخواہ لے کر پڑھاتا ہو اس کو (شدید ضرورت کے بغیر) مسجد میں نہ بیٹھنا چاہیے۔ کیوں کہ مسجد میں اجرت کا کام کرنا بیع و شرا میں داخل ہے۔ اسی طرح جو شخص اجرت پر کتابت کرتا ہو، یا جو درزی اجرت پر کپڑے سیتا ہو یہ سب لوگ مسجد میں بیٹھ کر یہ کام نہ کریں۔ البتہ معتکف کے لیے حالت اعتکاف میں گنجائش ہے۔ اور اگر مسجد میں بیٹھ کر اپنے لیے کوئی عمل کیا جائے تو یہ تجارت تو نہیں ہے مگر ہے دنیا کا کام وہ بھی مسجد میں نہ ہونا چاہیے۔ اس نکتہ پر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے ارشاد سے تنبّہ ہوا۔ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ مسجد میں پاخانہ کر رہا ہوں۔ حاجی صاحب نے فوراً ارشاد فرمایا کہ تم مسجد میں کوئی عمل دنیا کے واسطے پڑھتے ہو گے۔ اس نے اقرار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کے واسطے مسجد میں وظیفے نہ پڑھنا چاہیے۔ فر

فصل دوم:

عملیات و تعویذات کرنا افضل ہے یا نہ کرنا افضل ہے

عملیات و تعویذات نہ کرنے کی فضیلت:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور بد شگونی نہیں لیتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جو جھاڑ پھونک ممنوع ہے وہ نہیں کرتے اور بعض نے کہا ہے کہ افضل یہی ہے کہ جھاڑ پھونک بالکل نہ کرے اور بد شگونی یہ کہ مثلاً چھینکنے کو یا کسی جانور کے سامنے سے نکل جانے کو منحوس سمجھ کر وسوسہ میں مبتلا ہو جائیں۔ موثر حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہیں، اس قدر وسوسہ نہ کرنا چاہیے۔ احادیث سے افضل اور اکمل حالت یہی معلوم ہوتی ہے کہ اس کو (یعنی عملیات و تعویذات کو) نہ کیا جائے اور محض دعا پر اکتفا کیا جائے۔ اور ترک رُقیہ (یعنی جھاڑ پھونک نہ کرنے) کی فضیلت ترک دوا سے بھی زائد ہے کیوں کہ عوام کے لیے تداوی (علاج معالجہ) میں مفسدہ کا احتمال بعید ہے اور جھاڑ پھونک میں نہیں۔ 3 سوال: مجھ کو ایک شبہ ہو گیا ہے اس کا حل فرمائیں۔ وہ یہ کہ ناجائز جھاڑ پھونک یا جائز جھاڑ پھونک جیسا کہ اکثر دستور ہے کہ قرآن شریف کی آیت سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں۔ اور میں بالکل نہیں کرتا البتہ کلام الٰہی کو کلامِ الٰہی جانتا ہوں۔ میرا یہ عقیدہ اور خیال خراب تو نہیں ہے؟ الجواب: آپ کا عقیدہ ٹھیک ہے۔ (عملیات و تعویذات) جائز تو ہیں مگر افضل یہی ہے کہ نہ کیا جائے۔ کیوں کہ ظاہر ہے کہ مختلف فیہ سے (یعنی جس مسئلے کے جائز یا ممنوع ہونے میں اختلاف ہو اس میں) احتیاط افضل ہے۔ وأما رقية النبي ﷺ لنفسه فيحتمل إظهار العبودية والافتقار، وأما بغيره فيحتمل كونه للتشريع وبيان الجواز۔ وأما رقية جبرئيل ؑ للنبي ﷺ فيحتمل الدعاء؛ لأن القرآن كما يختلف دعاء وتلاوة للجنب بالنية، كذلك يختلف دعاء ورقية بالنية"

جھاڑ پھونک دعا تعویذ سے تقدیر بدل سکتی ہے یا نہیں؟

حضرت ابو خزامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا دوا اور جھاڑ پھونک تقدیر کو ٹال دیتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ بھی تقدیر ہی میں اخل ہے۔ فائدہ: یعنی یہ بھی تقدیر ہے کہ فلاں دوا یا جھاڑ پھونک سے نفع ہو جائے گا۔ یہ حدیث تخریج عراقی میں ہے۔

عملیات و تعویذات کرنے کے بعد بھی ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہوتا ہے

عملیات تعویذات وغیرہ کچھ نہیں، قسمت وتوکل اصل چیز ہے۔ کوئی لاکھ تدبیر کرے مگر جب قسمت میں نہیں ہوتا تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جاجموٗ (کانپور) میں تین لوگوں نے بیٹھ کر ایک عمل شروع کیا جس کا یہ اثر تھا کہ ایک جِنّیہ مسخر ہو کر آئے گی اس سے جو کچھ مانگا جائے گا وہ دے گی۔ ایک صاحب پر تو درخت کے پتوں کی آواز سے ایسا خوف طاری ہوا کہ وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ دوسرے صاحب کو نیند آگئی تسبیح ہاتھ سے گر گئی شمار کرنا بھول گیے، وہ بھی اٹھ گیے۔ تیسرے صاحب اخیر تک جمے بیٹھے رہے یہاں تک کہ صبح کے قریب (بوقت سحر) وہ جِنّیہ بڑے زور وشور سے آئی اور ڈانٹ کر کہا کہ بول کیا مانگتا ہے؟ ان کے ہوش اڑ گیے اور ڈرتے ڈرتے منہ سے نکلا کہ ڈھائی روپیہ۔ چنانچہ وہ ڈھائی روپیہ دے کر واپس چلی گئی۔ لیجیے قسمت میں ڈھائی روپیہ تھے اس لیے اور کچھ مانگ ہی نہ سکے۔

اہل اللہ اور تعویذات مخلوق کو نفع پہنچانے کے لیے تعویذ گنڈا سیکھنے کی تمنا اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کی وصیت

حضرت گنگوہیؒ فرماتے تھے کہ بعض مرتبہ تو اس پر افسوس ہوتا ہے کہ ہم نے تعویذ گنڈے کیوں نہ سیکھ لیے کہ لوگوں کو نفع ہوتا۔ فرمایا: ہمارے حاجی صاحب نے فرمایا تھا کہ جو شخص تم سے تعویذ مانگنے آیا کرے تم اسے دے دیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے تو کچھ آتا ہی نہیں۔ فرمایا: جو سمجھ میں آیا کرے لکھ دیا کرو۔ بس اس دن سے جو سمجھ میں آتا ہے لکھ دیتا ہوں۔ آپ کو (یعنی حضرت تھانویؒ کو) آپ کے مُرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ کوئی کسی ضرورت سے تعویذ مانگے تو انکار نہ کرو اور وقت پر جو قرآن کی آیت یا اللہ کا نام اس مرض کے مناسب سمجھ میں آئے لکھ دیا کرو۔ حضرتؒ کا معمول اسی کے مطابق رہا۔

اہل اللہ کے تعویذ

عملیات اور تعویذات کے جاننے والے بہت سی قیود وشرائط کے ساتھ تعویذات لکھتے ہیں۔ وہ تو ایک مستقل فن ہے۔ مگر حضرات اکابر اولیا اللہ کے نزدیک اصل چیز توجہ الی اللہ اور دعا ہوتی ہے۔ اس کو جس عنوان سے چاہیں لکھ بھی دیتے ہیں اور لوگوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔ میں نے حضرت حاجی صاحبؒ سے سنا ہے کہ حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلویؒ سے لوگ مختلف امراض اور ضرورتوں کے لیے تعویذ مانگا کرتے تھے اور وہ ہر

ضرورت کے لیے یہ الفاظ لکھ کر دے دیتے تھے اور اللہ کے فضل وکرم سے فائدہ ہوتا تھا، وہ الفاظ یہ ہیں:"خداوندا! اگر منظور داری، حاجتش را برآری"اسی طرح حضرت گنگوہیؒ سے کسی نے کسی خاص کام کے لیے تعویذ مانگا۔ حضرتؒ نے فرمایا: مجھے اس کا تعویذ نہیں آتا۔ اس شخص نے اصرار کیا کہ کچھ لکھ دیجیے، حضرت نے یہ کلمات لکھ دیے: یا اللہ! میں جانتا نہیں، یہ مانتا نہیں، آپ کے قبضہ میں سب کچھ ہے اس کی مراد پوری فرمادیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی مراد پوری فرمادی۔ فرمایا: میں جو تعویذ دیتا ہوں اس کی حقیقت یہ ہے کہ وقت پر اسی حالت کے مناسب جو آیت یا حدیث یاد آجاتی ہے وہ لکھ دیتا ہوں۔ باقی مجھے تعویذ گنڈوں سے قطعاً مناسبت نہیں۔ مگر حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمادیا تھا کہ اگر کوئی آیا کرے تو اللہ کا نام لکھ کر دے دیا کرو اور میری ناواقفی کی بنا پر یہ بھی فرمایا کہ جو سمجھ میں آجائے لکھ دیا کرو اس لیے میں لکھ دیتا ہوں اور بڑےبعض تعویذ تو بزرگوں کی دعا ہوتی ہے۔

ایک بزرگ کی تعویذ کا اثر

ایک دیہاتی شخص کا مقدمہ کسی ڈپٹی کے یہاں تھا انھوں نے حاجی محمد عابد صاحب سے تعویذ مانگا اور تعویذ کو عدالت میں لے جانا بھول گیا۔ جب حاکم (جج) نے اس سے کچھ پوچھا تو ان کے سوال کا جواب نہ دیا اور یہ کہا: ابھی ٹھہر جاؤ تیبج (تعویذ) لے آؤں پھر بتاؤں گا۔ وہ ڈپٹی (جج) مسلمان تھے۔ مگر نیچری خیال کے تھے اور کہا کہ اچھا لے آؤ، دیکھوں تو تعویذ کیا کرے گا؟ اور دل میں ٹھان لیا کہ اس کا مقدمہ حتی الامکان بگاڑ دوں گا۔ آخر کار وہ گنوار تعویذ لے کر آگیا اور پگڑی کی طرف اشارہ کرکے کہا اس میں رکھا ہے اب پوچھو۔ چنانچہ ڈپٹی صاحب (جج) نے خوب جرح وقدح کی اور اس کا مقدمہ بالکل بگاڑ دیا اور اس کے خلاف فیصلہ لکھا، مگر جب سنانے لگے تو فیصلہ کو بالکل الٹا پایا، اور بہت حیران ہوئے کہ میں نے تو اس کے خلاف کرنے کی کوشش کی تھی اور یہ اس کے موافق ہے۔ پھر حضرت والا نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقل پر پردہ ڈال دیا کہ وہ سمجھ کچھ رہے تھے اور کر کچھ رہے تھے (ذہن میں کچھ تھا اور لکھا کچھ اور)۔ پھر انھوں نے حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے عقائدِ باطلہ سے توبہ کی۔

عملیات میں عاملوں کی دھوکہ بازی اور دھاندلے بازی

دیگر امور کی طرح عملیات میں بھی خَداع اور دھوکہ حرام ہے۔ آج کل عملیات میں بکثرت دھوکہ دیا جاتا ہے اور اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہے اور بعض عملیات میں تو خود عامل ہی دھوکہ میں ہوتا ہے، اور بعض عملیات میں قصداً لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے، بطورِ مثال کے چند نمونے لکھے جاتے ہیں: بعض عامل دھوکہ دینے کے لیے کچھ شعبدے یاد کرلیتے ہیں مثلاً کاغذ پر پیاز وغیرہ کے عرق سے کوئی ڈراؤنی شکل بنادی اور آگ کے سامنے کردینے سے وہ نمودار ہوگئی اور دیکھنے والوں سے کہہ دیا کہ بس وہ آسیب اس میں اتر آیا یا ایسے ہی اور کوئی دھوکہ ہو۔ بعض لوگ خون سے تعویذ لکھتے ہیں اور اس کے لیے طالب سے مرغا لیتے ہیں۔ سو شریعت میں بہنے والا خون مثل پیشاب کے ہے اور اس حیلے سے مرغا لینا دھوکہ ہے (جو کہ حرام ہے)۔ بعض لوگ اسی حیلے سے مشک وزعفران جیسی قیمتی چیزیں وصول کرلیتے ہیں یہ بھی دھوکہ ہے۔ یہ آفت بھی اس زمانے میں بکثرت ہے کہ کسی سائل (مانگنے والے) سے یہ نہیں کہتے کہ ہم کو اس کا عمل نہیں معلوم، بلکہ کچھ نہ کچھ گھڑ کر لکھ دیتے ہیں، پڑھ دیتے ہیں اور پیسہ ٹھگ لیتے ہیں۔ اسی طرح جو عمل کسی خاص کام کے لیے نہ ہو اور نہ ہی کسی قاعدے اور اصل پر مبنی ہو اس کو اپنی طرف سے تراش کر طالب کو اس گمان میں ڈالنا کہ عامل نے کسی قاعدے اور صحیح بنیاد پر یہ عمل تجویز کیا ہے۔ خاص طور پر جب کہ مال حاصل کرنا مقصود ہو یہ بھی دھوکہ ہے۔

عاملین کو دھوکہ

اسی طرح بعض عامل ان عملیات (وغیرہ) کو بزرگی میں داخل سمجھتے ہیں اور اس کی کوشش بھی کرتے ہیں کہ لوگ ان کو ان عملیات سے بزرگ اور ولی اور مقدس سمجھیں۔ حالاں کہ عملیات اگر صحیح اور مشروع ہوں تب بھی یہ دنیوی اسباب طبی تدابیر (یعنی علاج معالجہ) کی طرح ہیں۔ اس بناپر اس کو بزرگی سمجھنا یا سمجھانا دھوکہ ہے۔ اور جاہل (عوام الناس) عامل کو مقدس اور ولی کہتے ہیں۔ کوئی سجدہ کرتا ہے جس سے عامل میں سخت قسم کا تکبر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور عامل یا اس کے اعوان وانصار (چیلے چپاٹے) اس کے کمالات اور تصرفات کی غلط حکایتیں اور قصے مشہور کرتے ہیں جس سے اللہ کی مخلوق اور پھنسے۔

شعبدہ بازوں اور مجہول لوگوں سے علاج کرانا جائز نہیں

مرگی اور جادو کے مریض کا قرآنی آیات اور جائز دواؤزریعرں سے علاج جائز ہے۔اور اس میں کوئی حرج نہیں بشرط یہ کہ معالج کا عقیدہ اچھاہو اور وہ شرعی امور کا پابند ہو باقی رہاان لوگوں سے علاج کروانا جو علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔یا جنوں کو حاضر کرتے۔یا شعبدہ باز اور مجہول الحال ہوں۔اور ان کے علاج کی کیفیت بھی معلوم نہ ہو تو ان کے پاس جانا ان سے سوال کرنا اور ان سے علاج کرانا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:من اتي عرافا فساله عن شئي لم تقبل له صلواة اربعين ليلة"[1]

"جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جاکر کچھ پوچھاتو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہو گی۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا۔من اتي كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل علي محمد صلي الله عليه وسلم"[2]

"جو شخص کسی کاہن ونجومی کے پاس کوئی سوال پوچھنے کے لئے جائے اور پھر اس کے جواب کی تصدیق بھی کرے تو اس نے اس شریعت کا انکار کیا جسے محمد ﷺ پر نازل کیا گیاہے۔"

اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن نے جید سند کے ساتھ روایت کیاہے۔اس موضوع کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔جو سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔کہ نجومیوں اور کاہنوں سے سوال کرنا اور ان کی تصدیق کرنا حرام ہے۔کاہنوں اور نجومیوں سے مراد وہ لوگ ہیں۔جو علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔یا جنوں سے مدد لیتے ہیں۔یا ان کے اعمال اور تصرفات سے ایسا معلوم ہو تاہو۔انہی جیسے لوگوں کے بارے میں وہ مشہور حدیث وارد ہے۔جسے امام احمد اور ابو داؤد نے جید سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیاہے فرماتے ہیں:سئل النبي صلي الله عليه وسلم عن المنشرة فقال هي من عمل الشيطان"

---

[1]:(صحيح مسلم كتاب السلام باب تحريم الكهانة واتيان الكهان ح:2230۔واحمد فى المسند 4/68۔5/380)

[2]:(سنن ابى دائود كتاب الطب باب فى الكهان ح:3904)واخرجه الترمذى فى الجامع رقم 135 وابن ماجة فى السنن رقم:639 واحمد فى المسند 2/408۔476)

(نبی کریم ﷺ سے "نشرہ" کے بارے میں سوال پوچھا گیاتو آپ نے فرمایا" یہ شیطانی عمل ہے۔"

علماء نے "نشرہ" کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ اس سے مراد اہل جاہلیت کا جادو کے ذریعے جادو کو دور کرنا ہے۔ اور اس میں ہر وہ علاج شامل ہے۔ جس میں کاہنوں نجومیوں جھوٹے لوگوں اور شعبدہ بازوں سے مدد لی جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام بیماریوں اور مرگی وغیرہ کی تمام قسموں کا شرعی طریقوں اور مباح وسائل سے علاج جائز ہے اور انہی وسائل میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ مریض پر قرآنی آیات اور شرعی دعایئں پڑھ کر دم کیا جائے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ لا باس بالرقي ما لم يكن شركا"[1]

"جس دم جھاڑ میں شرک نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں"

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: عبادا لله تداووا ولا تداووا بحرام"[2]

"اللہ کے بندو! علاج کرو لیکن حرام کے ساتھ علاج نہ کرو۔"

آیات کریمہ اور شرعی دعاؤ فرمایا

ل کے صاف پلیٹ یا صاف کاغذوں پر زعفران سے لکھنے اور دھو کر مریضوں کو پلانے میں کوئی حرج نہیں بہت سے سلف سے یہ ثابت ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد وغیرہ میں لکھا ہے لکھنے والے کے لئے بھی ضروری ہے کہ خیر واستقامت میں معروف لوگوں میں سے ہو۔

تعویذ سے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں عوام کے لیے ایک مفسدہ

بعض لوگوں کو تعویذ کے بارے میں عقیدہ میں غلو ہوتا ہے کہ ضرور نفع ہوگا اور اگر نہ ہوا تو اسمائے الٰہیہ سے غیر معتقد ہو جاتے ہیں۔ حالاں کہ تعویذ پر جو آثار مرتب ہوتے ہیں وہ منصوص نہیں اور نہ ان کا کہیں وعدہ ہے۔ یہ سب گڑبڑ جاہل عاملوں کی بدولت پیدا ہو رہی ہے اس کی وجہ سے عوام کے عقائد بہت خراب ہو رہے ہیں جن کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔

---

[1]:(صحیح مسلم کتاب السلام باب لا باس بالرقي ح :(2200)

[2]:(سنن ابی دائود کتاب الطب باب فی الادویه المکروۃ ح :(3784)

کیسے شخص کو تعویذ نہ دینا چاہیے

فہم (یعنی کم عقل جاہل) کو تعویذ وغیرہ نہ دینا چاہیے۔ اگر کوئی اثر ظاہر نہ ہوا تو سمجھتا ہے کہ اسمائے الٰہیہ یا کلامِ الٰہی میں بھی تاثیر نہیں۔ حالاں کہ اس تاثیر کا نہ وعدہ کیا گیا ہے نہ دعویٰ۔ اور اس سے بھی بڑھ کر اگر اتفاق سے آیت یا حدیث سے کامیابی نہ ہوئی اور معمولی عملیات سے ہو گئی تو اس سے اور بھی عقیدے میں فساد ہو گا کہ معمولی عملیات کو قرآن وحدیث سے زیادہ بابرکت سمجھے گا۔

عوام کی بدحالی اور بداعتقادی

عوام الناس کا اعتقاد تعویذ کے بارے میں حد سے آگے بڑھا ہوا ہے اسی واسطے تعویذ دینے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ جس طریقے سے سائنس والوں کا اعتقاد ہے کہ ہر چیز میں ایک تاثیر ہے جس سے تخلّف نہیں ہو سکتا (یعنی اس کا اثر ضرور ہو گا) اور تاثیر رکھ دینے کے بعد نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو بھی قدرت نہیں رہی کہ اس کے خلاف ہو سکے۔ مثلاً آگ کے اندر جلانے کی تاثیر رکھ دی ہے اب یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آگ نہ جلائے۔ اسی طرح عوام الناس کا تعویذ کے متعلق اعتقاد ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تعویذ باندھ لیا تو جس غرض سے باندھا ہے اس سے تخلف نہ ہو گا (یعنی اس کا اثر ضرور ہی ہو گا)۔ اور اگر تخلف ہو جائے تو یہ احتمال ہوتا ہی نہیں کہ تعویذ کا اثر ضروری نہیں۔ بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ شرط میں کوئی کمی رہ گئی ہو گی۔ میں تو تعویذ دینے میں خدا کی طرف دعا کے ساتھ توجہ کرتا ہوں۔ حضرات انبیاؑ کا بھی یہی طریقہ تھا کہ وہ اللہ کی طرف رجوع ہوتے تھے تاکہ لوگوں کی اصلاح ہو جائے۔ یہ نہیں کرتے تھے کہ ان کے قلوب پر تصرف کریں۔ بخلاف عاملین کے کہ وہ تو اس طرح توجہ کرتے ہیں کہ میں خود مریض کے مرض کو نکال رہا ہوں۔ تعویذوں کے ساتھ لوگوں کا اعتقاد بہت خراب ہے سمجھتے ہیں کہ تعویذ قلعہ ہیں اب اللہ میاں کچھ نہیں کر سکتے تعویذوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں رہتا۔

مفاسد کی وجہ سے کیا تعویذ کا سلسلہ بند کر دینا چاہیے

اصل تو یہ ہے کہ تعویذ گنڈوں کو بالکل حذف اور مسدود (یعنی اس سلسلے کو بند) کیا جائے لیکن اگر غلبہ شفقت سے کسی مصلح شفیق کو یہ گوارہ نہ ہو تو تدریج سے کام لیا جائے (یعنی آہستہ آہستہ کم کیا جائے) اس کی صورت یہ ہے کہ اس سلسلے کو ظاہراً تو جاری رکھا جائے لیکن ہر طالب سے یہ بھی ضرور کہہ دیا جائے کہ میں اس کام کو نہیں

جانتا۔ مگر تمہاری خاطر سے کیے دیتا ہوں چند روز کے بعد یہ سمجھائیں کہ لوگ اس کو جس درجے کی چیز سمجھتے ہیں یہ اس درجے کی چیز نہیں ہے۔ اس کے بعد ایسا کیا جائے کہ کسی کو دے دیا جائے اور کسی سے عذر کر دیا جائے مگر نرمی سے۔ پھر بالکل حذف کر دیا جائے۔

تمام قسم کے عملیات و تعویذات کا ثبوت کہاں سے اور کس طرح ہے

عملیات سب قریب قریب اجتہادی ہیں، روایات سے ثابت نہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے، بلکہ عاملین نے مضمون کی مناسبت سے ہر کام کے لیے مناسب آیات وغیرہ تجویز کرلی ہیں۔

فصل سوم:

کس قسم کے عملیات تعویذ گنڈے ممنوع ہیں

تعویذ گنڈا وہ ہے جو خلاف شرع ہو یا اس پر تکیہ و اعتماد (یعنی پورا بھروسہ) ہو جائے اور اگر من جملہ تدبیر عادی کے سمجھا جائے اور شرع کے موافق ہو تو کچھ حرج نہیں البتہ جو عملیات خاص قیدوں کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اور عامل ان کی دلیل سے زائد موثر سمجھ کر گویا اثر کو اپنے قبضہ میں سمجھتا ہے ایسے عملیات طالب حق کی وقع کے خلاف ہیں۔

جن احادیث میں دم جھاڑ پھونک اور تعویذوں سے ممانعت آئی ہے ان کا صحیح مطلب

جن احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ اشیاء کی مذمت کی بیان فرمائی ہے ان کو شرک فرمایا ہے یا ان کو جاہلیت کی عادت فرمائی ہے تو ان احادیث سے جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ کا وسلم نے بذات خود بھی ان اشیاء کا استعمال فرمایا ہے اور آپ ﷺ کے بعد صحابہؓ نے بھی لہذا مذکورہ احادیث کا صحیح مطلب علامہ ابن حجرؒ نے بیان کی ہے۔

مذمت ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے ان اشیا کو موثر حقیقی جان کر ان پر پختہ عقیدہ رکھا اور اللہ کے طرف رجوع کرنا بھول گئے۔[1]

مذمت ان تعویذات وغیرہ کے بارے میں ہے جن کے الفاظ مبہم اور مشکوک ہوں یعنی جن کفر اور مشکوک ہونے کا احتمال ممکن ہو مذکورہ احادیث میں ان اشیاء سے ممانعت مقصود نہیں بلکہ ان کی مذمت میں یہ راز مضر ہے کہ اسباب مظنونہ سے تعلق کاٹ کر اعتماد علی اللہ کو اپنا شعار بنالیا جائے۔[2] اس مراد وہ لوگ ہیں جو ان آیات باری تعالی کو بعض غیر شرعی کلمات کے ساتھ ملا کر ان کے ذریعے جنات شیاطین کو مسخر کر کے ان سے غیر شرعی امور کا ارتکاب کرواتے ہیں شیاطین ارواح سے اعانت طلب کرتے ہیں۔[3]

وظائف میں اجازت لینے کا حکم

کسی وظیفہ یا عمل کے پڑھنے کے لیے کسی شیخ کی اجازت شرعاً لازم یا ضروری نہیں، بدونِ اذن بھی مستند وظائف اور اعمال درست ہیں، البتہ بسا اوقات پڑھنے والے کو ان اعمال و وظائف سے متعلق بزرگوں کے تجربات کی روشنی میں اپنے احوال کے لیے اوراد کی مناسب تشخیص، مفید ہدایات، فیض کا حصول اور کلمات وغیرہ کی اصلاح مقصود ہوتی ہے، اس لیے بعض اعمال و وظائف میں بزرگوں سے راہ نمائی لی جاتی ہے، اسی کو ''اذن'' اور ''اجازت'' کہتے ہیں۔ چنانچہ حکیم الامت رحمہ اللہ اسی نوعیت کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

عملیات میں اجازت دینے کی حقیقت اور اس کا فائدہ

سوال کیا گیا کہ عملیات تعویذات میں اجازت کی کیا ضرورت ہے؟

عملیات دو قسم کی ہیں: ایک تو وہ جن کا اثر دنیاوی ضرورتوں کا پورا ہونا ہے۔ اس میں اجازت کا مقصد تقویتِ خیال (یعنی خیال کو مضبوط کرنا) ہے؛ کیوں کہ رواج اور عادت کی وجہ سے پڑھنے والے کو یہ اطمینان ہو جاتا

---

[1]: ردالمختار علی درالمختار حظر اباحت جلد ۹ صفحہ ۵۲۳

[2]: فتح الباری کتاب الطب جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۱

[3]: فتح الباری کتاب الطب جلد ۱۱ صفحہ ۳۰

ہے کہ اجازت کے بعد خوب اثر ہو گا۔ اور اثر ہونے کا دار و مدار قوتِ خیال پر ہے اور اجازت وغیرہ قوتِ خیال کا ذریعہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اجازت دینے والے کی توجہ بھی اس کی طرف ہو جاتی ہے، اس سے اس کے خیال کے ساتھ ایک دوسرا خیال مل جاتا ہے جس سے عمل پڑھنے والے کے خیال کو تقویت پہنچتی ہے۔

دوسرے وہ اعمال جن کا ثمرہ اخروی ہوتا ہے (یعنی آخرت میں ثواب ہو گا) سو ایسے اعمال میں اجازت کی کوئی ضرورت نہیں، ثواب اور اللہ کا قرب ہر حالت میں یکساں ہو گا اور اگر اس کو اجازتِ حدیث وغیرہ پر قیاس کیا جائے تو صحیح نہیں؛ کیوں کہ وہاں اجازت سے سند کی روایت مقصود ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص روایت کا اہل نہیں ہوتا۔ اسی طرح میرا خیال ہے کہ ہر شخص وعظ کا بھی اہل نہیں جس کی حالت پر اطمینان ہو جائے کہ وہ گڑبڑ نہ کرے گا اس کو اجازت دینا چاہیے۔

الغرض اخروی اعمال میں اجازت کے کوئی معنی نہیں بلا اجازت بھی (ان اعمال کے کرنے سے) ثواب میں کمی نہ ہو گی۔ البتہ ماثور (یعنی مسنون) دعاؤں میں الفاظ و اعراب کی تصحیح بھی مقصود ہوتی ہے سو جس کو استعداد نہ ہو (جو صحیح نہ پڑھ سکتا ہو) اس کے لیے اجازت میں یہ مصلحت ہے کہ استاد صحیح کرا دے گا، اور جس کو اتنی استعداد ہو کہ وہ خود صحیح پڑھ سکتا ہو اس کو اس کی بھی ضرورت نہیں"۔[1]

حقیقت اجازتِ وظائف

سوال) ۳۴۸۷ : (قدیم ۶ / ۲۱۴-خط کا جواب جو حضور نے روانہ کیا مجھ کو ملا۔ عرض یہ ہے کہ جس مضمون کو میں نے دیکھ کر حضور کو تکلیف دی وہ یہ ہے کہ فتاویٰ امداد یہ جلد سوم صفحہ ۱۴۰ (ا) پر دلائل الخیرات کے پڑھنے پڑھانے کا اور اجازت لینے کا سوال ہے اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ کا جواب ہے اور حضور نے اس کے فوائد کی تشریح کی دو قسمیں بیان فرمایا ہے: ایک اجر و ثواب، دوسرے کیفیت باطنی بلا سند پڑھنے میں اجر و ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔ البتہ کیفیتِ باطنی میں تفاوت ہوتا ہے، بعدہ حضور کا اسمِ مبارک ہے۔ اسی مضمون کو دیکھ کر میرے دل میں خیال ہوا کہ حضور کی تصنیف مناجاتِ مقبول روزانہ منزل عرصہ سے پڑھتا ہوں، مگر

[1]: اشرف العملیات

حضور سے اجازت نہیں لی۔ اگر حضور کی اجازت مل گئی تو دو چند فائدہ کی امید اور دل میں خوشی زیادہ پڑھنے کی ہو گی؟

الجواب :السلام علیکم۔ اول تو وہ صرف توجیہ ہے، جوابِ بالا کی، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ میری اصلی رائے ہو۔ دوسرے تفاوت کی کوئی حد بیان نہیں کی گئی۔ ممکن ہے وہ تفاوت غیر معتد بہ ہو جس کو آپ نے دو چند قرار دے لیا۔ تیسرے یہ تفاوت اس شخص کے لیے ہے جو تربیتِ باطنہ کا شیخ سے تعلق رکھتا ہو کہ طریقِ تربیت مشابہ علاجِ طبی کے ہے کہ مریض اپنی رائے سے کوئی عمل نہیں کر سکتا، اس کی مصالح کو طبیب ہی سمجھتا ہے۔ اسی طرح سالک طریقِ مصالح کی تشخیص میں شیخ کا محتاج ہے؛ اس لیے اس کی اجازت کی ضرورت ہے۔ آپ کا یہ تعلق جس سے ہو اس بنا پر تمام اذکار کی اس سے اجازت لینا چاہیے۔ ۴/ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ "۔ (تتمہ ۵، ص ۱۵۷)(6/214 کتاب السلوک، طبع: دارالعلوم کراچی)[1]

"**الإجازة من الشيخ غير شرط جواز التصدي للإقراء والإفادة فمن علم من نفسه الأهلية جاز له ذلك وإن لم يجزه أحد وعلى ذلك السلف الأولون والصدر الصالح وكذلك في كل علم وفي الإقراء والإفتاء خلافا لما يتوهمه الأغبياء من اعتقاد كونها شرطا وإنما إصطلح الناس على الإجازة لأن أهلية الشخص لا يعلمها غالبا من يريد الأخذ عنه من المبتدئين ونحوهم لقصور مقامهم عن ذلك والبحث عن الأهلية قبل الأخذ شرط فجعلت الإجازة كالشهادة من الشيخ للمجاز بالأهلية**[2]

تعارف اور حکمت مشروعیت

ہر انسان بلا امتیاز مرد وزن غریب و مالدار نیک و بد مرض کا شکار ہو سکتا ہے اور مرض میں مبتلا ہونے کے بعد اس سے خلاصی اور کے تدارک کی تدبیریں اپناتا ہے جس کو علاج کہا جاتا ہے علاج کے لیے جس طرح تداوی تغذی جراحت اور دیگر مادی طریقے استعمال کیے جاسکتے ہیں اس طرح بعض بیماریوں کے علاج کے لیے روحانی

---

[1]: امدادالفتاوی

[2]: الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی(1/273)

طریقے بھی اختیار کئے جاسکتے ہیں مثلاً نظر بد شیطانی اثرات جنات یا ارواح خبیثہ کے اثرات نفسیاتی امراض بعض وبائی امراض، زہر پیئے، جانوروں اور حشرات کے اثر سے تحفظ وغیرہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے بذات خود اور صحابہ کرامؓ سے مذکورہ طریقہ علاج کے متعلق کئی احادیث اور آثار ثابت ہیں محدثین کرام نے کتاب الطب باب العوذہ اور باب العین جیسے ابواب قائم کیے ہیں۔

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ بندے کے کلام کا اثر ثابت تو رب العالمین کے کلام کا اثر نہ ہونا کیسے درست ہو سکتا ہے[1]

چنانچہ قرآن کریم کا قلوب کے لیے شفا ہونا اور شرک و کفر، اخلاق رذیلہ، توہمات اور امراض باطنہ سے تعوذ کی نجات کا ذریعہ ہونا یقینی ہے ارشاد باری تعالی(وننزل من القران ما هوشفاء ورحمةللمومنين)[2]

تعویذ اور اذکار سے علاج کا شرعی حکم

نبی کریم ﷺ بذات خود معوذتین کے ذریعے اپنے آپ پر دم فرمایا کرتے تھے اس طرح مرض الموت میں حضرت عائشہؓ معوذتین پڑھ کر آپ ﷺ کے ہاتھوں پر دم کر کے آپ ﷺ کے ہاتھوں کو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھیں حضرت عوف بن مالکؓ اور عمرو بن حزمؓ نے جب آپ ﷺ سے دم تعویذ اور دم وغیرہ کے متعلق استفسار کیا تو آپ ﷺ نے ان کی تعویذات کے الفاظ اور کلمات دیکھنے کے بعد فرمایا(لا بأس بالرقى مالم يكن فيه شرک و من استطاع ان ينفع اخاه فلينفعه)[3]

ترجمہ: تعویذ میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرکیہ الفاظ نہ ہو اور جس شخص کو یہ قدرت حاصل ہو کہ اپنے بھائی کو نفع دے سکے تو چاہیئے اس کو نفع دے۔

تعویذ اور دم وغیرہ کے جواز کی شرائط

---

[1]: فتح الباری کتاب الطب

[2]: سورة بنی اسرائل

[3]: فتح الباری کتاب الطب

(۱)دم اور تعویذ وغیرہ اللہ تعالی کے کلام یعنی قرآن کریم کے ذریعے ہو یا اللہ کے اسماء وصفات سے ہو۔

(۲)جھاڑ پھونک اور تعویذ عربی زبان میں ہو یا ایسی زبان میں ہو جس کا معنی و مفہوم معلوم ہو تا کہ کفر و شرک اور ارواح خبیثہ سے استعانت کا معمولی شبہ بھی باقی نہ رہے۔

(۳)دم اور تعویذ کو حرف علاج اور شفا کا سبب تعویذ کہا جائے اور حقیقی مؤثر اور شفا دینے والا اللہ تعالی کو مانا جائے اگر مذکورہ شرائط میں سے کوئی بھی نہ ہو تو کم از کم حکم کراہت کا ہے علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں۔(وعلی کراھة الرقی بغیرکتاب اللہ علماءالامة)[1]

کلمات اور مواد کے اعتبار سے تعویذ کی قسمیں ان کا حکم

علامہ ابن حجرؒ نے قرطبیؒ سے تعویذ کی تین قسمیں نقل کی ہیں۔

(۱)پہلی قسم دور جاہلیت کی تعویذات ہیں یعنی جن کا معنی معلوم نہ ہو اس قسم کی تعویذوں سے اجتناب واجب ہے ہو سکتا ہے کہ ان میں شرکیہ الفاظ ہوں۔

(۲)جو تعویذ اللہ تعالی کے کلام یا اس کے اسماء وصفات پر مشتمل ہو تو یہ جائز ہے۔

(۳)جس تعویذ میں کسی فرشتے نیک بندے یا پیغمبر کا تذکرہ ہو یا کسی معظم مخلوق، مثلا عرش، خانہ کعبہ، مسجد نبوی، روضہ اطہر وغیرہ کا تذکرہ ہو تو ایسی تعویذوں میں اگر استعانت نہ ہو بلکہ محض تذکرہ ہو تو پھر بھی چھوڑ دینا بہتر ہے اس لیے عظمت کسی وقت شرک تک بھی پہنچ سکتی ہے اور اگر استعانت ہو تو ان سے احتراز واجب ہے۔[2]

دم جھاڑ پھونک اور تعویذ وغیرہ کے مختلف طریقے

دم جھاڑ پھونک کے جو طریقے احادیث مبارکہ یا آثار صحابہ و تابعین سے ثابت ہیں یا متقدمین فقہاء اور محدثین کی نظر سے گزرے ہیں اور انہوں پر خاموشی اختیار کی ہے ان کی اجمالی فہرست یہ ہے۔

---

[1]: فتح الباری کتاب الطب جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۳

[2]: فتح الباری کتاب الطب: جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۳

(۱) مریض پر قرآن کی تلاوت یا کوئی دعا وغیرہ پڑھ کر دم کیا جائے۔

(۲) مُتاثرہ جگہ پر قرآن آیت یا دعا وغیرہ سے دم کیا ہوا پانی چھڑکا جائے یا پیئے وغیرہ رکھ دیا جائے۔

(۳) کاغذ وغیرہ پر لکھ کر گلے یا بازو وغیرہ کے ساتھ باندھ لیا جائے یا لٹکایا جائے۔

(۴) کسی پلیٹ وغیرہ پر سیاہی سے لکھ کر اس میں پانی ڈال کر مریض کو پلایا جائے۔[1]

تعویذات اور مقدس کلمات کے تقدس کی رعایت

اگر تعویذ کسی چمڑے یا کپڑے میں پوشیدہ نہ ہو تو بیت الخلاء اور بیوی سے صحبت کے وقت اسے اتارنا چاہیے تاہم اگر چمڑے یا کپڑے میں ہو تو جنابت، حیض، بیت الخلاء یا صحبت کے وقت بھی پہنا جا سکتا ہے کسی بھی ایسے جھنڈے کپڑے چٹائی یا جائے نماز پر اللہ کا نام، قرآنی آیات وغیرہ لکھنا مکروہ ہے جس کے متعلق یہ گمان ہو کہ زمین پر گر جائے گا یا لوگ اس پر بیٹھیں گے یا لوگ اس کی تعظیم نہیں کر سکیں گے یہی حکم ان حروف کا بھی ہے جن کو الگ الگ لکھ کر کلمہ میں اتصال باقی نہ رہے اس لیے قرآنی حروف اور کلمات کا تقدس یکساں ہے۔[2]

فصل چہارم:

متفرق مسائل

(۱) تعویذات اور دم وغیرہ کے بدلے اجرت لینا جائز ہے اس لے کے یہ عبادت نہیں بلکہ ایک علاج ہے اگرچہ قران ہی کے ذریعے کیوں نہ ہو۔[3]

(۲) اہل کتاب سے دم یا تعویذ کروانا جائز ہے بشرطیکہ وہ اللہ تعالی کے ناموں یا اللہ تعالی کی کتاب (تورات وانجیل) سے ہو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ایک یہودیہ سے حضرت عائشہؓ پر دم کروایا تھا

---

[1]: ردالمختار حظراباحت جلد۹ صفحہ۵۲۳

[2]: (ردالمختار حظر اباحت :جلد۹ صفحہ۵۲۳)

[3]: (ردالمختار کتاب الاجارہ:جلد۹ صفحہ۷۸)

(۳) اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی محبت حاصل کرنے کے لیے دم دورد یا تعویذ کر لیے تو ایسا کرنا حرام ہے تاہم یہ بات اس وقت ہے جب یہ تعویذ کسی سحر یا ارواح خبیثہ اور شیاطین کے مدد سے ہو آپ ﷺ نے اس کو ''التولۃ '' کہہ کر شرک قرار دیا ہے جس کا مطلب گزر گیا اگر کسی صحیح طریقے سے تعویذ یا دم وغیرہ کروالیا جائے تو کوئی قباحت نہیں۔[1]

(۴) نجومیوں کے پاس جانا اور ان پر یقین کرنا گناہ کبیرہ ہے اور ان کو عالم الغیب یا موثر حقیقی سمجھنا کفر ہے اور کسی عامل وغیرہ کے لیے ان مشابہت اختیار کرنا سخت مکروہ ہے۔[2]

تعویذات باندھنے کی شرعی حیثیت

سوال: ہمارے علاقہ میں بعض لوگ تعویذ باندھنے سے منع کرتے ہیں اور یہ دعوی کرتے ہیں کہ تعویذ باندھنا شرک ہے اور یہ حضرت ابن مسعودؓ کی روایت ''التمائم والرقی والتولۃ من الشرک'' دلیل میں پیش کرتے ہیں

جواب: کچھ پڑھ کر مریض پر دم کرنا یا کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کر کے مریض کو پلانا یا لکھ کر گلے میں لٹکانا یہ سب کچھ درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہیں۔

(۱) تعویذ قرآنی آیات واحادیث مبارکہ میں وارد شدہ دعاؤں یا اللہ تعالی کے اسماوصفات یا ایسے کلمات پر مشتمل ہو جن کا بیان واضح ہو اور مفہوم شریعت کے مطابق ہو۔

(۲) ان تعویذات میں غیر اللہ سے مدد نہ مانگی گئی ہو یعنی کلمات شرکیہ یا شرک کا وہم پیدا کرنے والے کلمات پر مشتمل نہ ہو۔

(۳) تعویذ کے موثر حقیقی ہونے کا عقیدہ نہ رکھے بلکہ اسباب کے درجہ میں شمار کر کے اللہ تعالی کی ذات موثر حقیقی ہونے کا عقیدہ ہو۔

---

[1]: (فتاوی الهندیه والمعالجات جلد۵ صفحه۳۵۶)

[2]: (فتاوی هندیه جلد۵ صفحه۳۵۶)

ان شرائط کے ساتھ تعویذ لٹکانا شرعاً جائز ہے اور اس کو شرک کہنا سراسر جہالت ہے اور جن روایت میں تعویذ کو شرک کے ساتھ موسوم کیا گیا ہے اس سے مراد زمانہ جاہلیت میں رائج تعویذات ہیں جن میں شرکیہ الفاظ پائے جاتے تھے۔ اور غیر اللہ یعنی جنات وغیرہ سے استعانت اور مدد حاصل کی جاتی تھی اور اللہ کے سوا دوسری مخلوق سے بھی مضرتوں کو دفع کرنے اور منافع حاصل کرنے کا اعتقاد پایا جاتا اس لے شریعت ایسی تعویذوں کو ناجائز قرار دیتی ہے لہٰذا اب بھی اگر کوئی اس اعتقاد کے ساتھ تعویذ لٹکائے بلاشبہ ناجائز اور شرک کے مترادف ہے اور اس کی دلیل:

عن عوف بن مالکؓ قال :کنا نرقی فی الجاھلیة فقلنا: یا رسول اللہ کیف تری فی ذلکْ؟ فقال:اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی مالم تکن شرقا:وفی المجھور مزاوجه التوفیق بین النھی عن الرقیه والاذن فیھا۔[1]

ترجمہ: حضرت عوف ابن مالک اشجعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں جھاڑ پھونک کے ذریعے منتر پڑھا کرتے تھے پھر (جب اسلام کا زمانہ آیا) تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ ان منتروں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

حبِ زوجین کا تعویذ

میاں بیوی کی موافقت کے لیے تعویذ کرنا مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی کے حقوقِ واجبہ ادا نہیں کرتا تو اس نیت سے تعویذ کرنا جائز ہے کہ دونوں میں موافقت ہو جائے اور شوہر حقوق کو ادا کرنے لگے۔ مگر عامل یہ تصور نہ کرے کہ شوہر اس پر فریفتہ ہو جائے بلکہ ادائے حقوقِ واجبہ کا تصور کرے اور جس کو آج کل تسخیر کہتے ہیں اس کا قصد نہ کرے۔ تعویذ دینے اور لینے والے سب کو اس کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اگر کسی بزرگ کو دیکھا ہو کہ وہ میاں بیوی میں محبت ہونے کے لیے عمل کرتے ہیں تو وہ اس درجہ کا عمل کرتے ہیں جس سے میاں حقوقِ واجبہ ادا کرنے لگے۔ یہ نہیں کہ مغلوب الحواس ہو جائے۔ حضرت مولانا عبد الحی لکھنویؒ نے اپنی کتاب ''نفع المفتی والسائل'' ص ۵ میں یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ عورت کا خاوند کو رضامند کرنے کے واسطے تعویذ بنانا حرام ہے کیا یہ صحیح ہے؟

[1]: (حوالہ ابی داود کتاب الطب ما جاءفی الرقی جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۶)

رضامند کرنے کے دو درجے ہیں: ایک درجہ وہ جس سے حقوقِ واجبہ میں کوتاہی نہ کرے۔ دوسرا درجہ وہ جس میں حقوقِ غیر واجبہ میں اس کو مجبور کیا جائے۔ پہلے درجے کی تدبیر مباح ہے۔ اگرچہ اس میں جبر ہی سے کیوں نہ کام لیا جائے۔ اور دوسرے درجے کی تدبیر اگر جبر کی حد تک نہ ہو تو جائز ہے اور اگر جبر کی حد تک ہو تو حرام ہے۔بس اس مسئلے میں قواعد شرعیہ سے دو قیدیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ تعویذ یا عمل ایسا ہو جس سے معمول (یعنی جس پر عمل کیا گیا ہے وہ) مضطر (مجبور) نہ ہو جائے۔ دوسری قید یہ کہ حقوقِ غیر واجبہ کے لیے یہ تدبیر نہ کی جائے۔ اگر ایک قید بھی مرتفع ہو جائے گی (نہ پائی جائے گی) تو حرام ہو جائے گی۔

شوہر بیوی کے درمیان تفریق

نیز حضور ﷺ پر سحر کیے جانے کا ذکر موجود ہے اس سلسلے میں خود آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے العین حقّ کہ نظر لگ جانا حق ہے پھر آپ سے اس کا علاج اور بچھو کے کاٹنے پر دم کرنا بھی کتب حدیث میں منقول ہے۔ الغرض باطنی قوت کے ذریعہ بھی انسان میں قسم قسم کے تصرفات کا ہو جانا مشیت خداوندی سے ممکن ہے اور یہ باطنی قوت شیطانی بھی ہو جاتی ہے رحمانی ناجائز بھی اور جائز کو بھی اگر ناجائز اغراض و مقاصد میں استعمال کیا جائے تو وہ بھی ناجائز ہو جاتی ہے شریعت میں اس کے مفصل احکام بیان کے گئے ہیں جن سے واقفیت ضروری ہے۔ بد قسمتی سے اس پر فتن دور میں تمام معاملات کی طرح اس بارے میں افراط و تفریط ہوتی چلی آئی ہے ایک طبقہ نے تو اس کو ایسا شجر ممنوع قرار دیا کہ اس کو مطلقا بدعت و شرک قرار دیا جائز عملیات جائز اغراض کے واسطے سے بھی ان کے نزدیک قطعی ناجائز ہوتے ہیں اس کے بر خلاف دوسرا طبقہ اس میں ایسا غرق ہوا کہ حلال و حرام کا امتیاز باقی نہ رکھا اور اس درجہ اس کو موثر سمجھ لیا کہ گویا عملیات و تعویذات سے مشیت خداوندی کے بغیر بھی سب کچھ ہو سکتا ہے اور بزرگوں کے تعویذ کے بعد نہ اللہ تعالی سے دعا و انابت کی ضرورت اور نہ اصلاح کی طرف توجہ۔ بزرگوں کی بزرگی بھی اس وقت تک ہے جب ان کا کام ہوتا رہے اس کے بغیر ان کی بزرگی غیر مقبول غیر مسلم لوگوں کے نزدیک بزرگوں سے حاصل کرنے کی اگر چیز ہے تو صرف تعویذ اور دعا اور کتنے جنہوں نے بزرگی و تعوس کے لباس میں لوگوں لے ایمان و مال میں ڈاکہ ڈالنا شروع کر دیا اور جاہل قوم ہے جو بد عقیدہ کی وجہ سے جال میں پھنسی ہی جا رہی ہے۔

چیونٹی چیونٹے دفع کرنے کا عمل

مولانا شیخ محمد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میرے گھر میں چیونٹے بہت کثرت سے پھیل گئے میں نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک سوراخ میں سے آرہے ہیں میں نے اس سوراخ پر یہ آیت لکھ کر رکھ دی (یاایھاالنمل ادخلوا الی اخرہ لا یشعرون) بس وہی سوارخ میں (سارے چیونٹے) سمٹ کر رہ گئے۔

عملیات اسی طرح شروع ہوے ہیں کہ جو آیت جس موقع کے مناسب ہوئی وہی لکھ کر دے دی بس اس سے اثر ہونا شروع ہو گیا اور عاملین کہ یہاں جو خاص ترکیبیں عمل کرنے ہیں اس کے متعلق فرمایا کہ یہ سب الباقی نہیں ہیں زیادہ تر کچھ قیاسات ہیں کچھ مناسبات ہیں کچھ تجربہ ہیں مثلا بچہ صحیح سالم پیدا ہونے کے لیے ایک مشہور عمل سورت الشمس کا ہے جو حضرت شاولی اللہ صاحب نے القول الجمیل میں نقل فرمایا ہے یہ بہت مفید عمل ہے جیسا بارہا تجربہ کیا جاچکا ہے لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ سورت الشمس کو بچہ کے صحیح سالم ہونے کیا مناسبت ہے؟

ایک مدت کے بعد سمجھ میں آیا کہ اس صورت میں جو آیت ہے (ونفس وما سواھا) قسم ہے اس کی جس نے اس کو ٹھیک بنایا پس اتنے جز سے مناسبت ہے اور ایسی ایسی مناسبتیں تو ہر آدمی بہت سی آدمی تجویز کر سکتا ہے۔

چنانچہ میں خود بہت سی چیزیں اس قسم کی مناسبتوں کی بنا پر تجویز کرلیتا ہوں اور اکثر اثر بھی ہوتا ہے مثلا ایک بی بی صاحبہ (جن کا مجھ سے پردہ نہیں تھا) وہ مانگ نکال رہی تھیں اور کوشش کے باوجود وہ سیدھی نہ نکلی تھی میں نے محض مناسبت سے انہیں یہ بتلایا کہ (اھدنا الصراط المستقیم) پڑھ کر نکال لو چناچہ پہلی ہی مرتبہ میں سیدھی مانگ آئی۔

میں نے عملیات میں بھی اپنی طرف سے ایسی ہی مناسبتوں کی بناء پر کچھ نہ کچھ تصرف کر رکھا ہے مثلا ولادت کی اسانی کے لیے ان آیتوں کا تعویذ مشہور ہے (اذاالسماءانشقت واذنت لربھا وحقت) میں نے اس میں اتنا بڑھا دیا (خلقه فقدره ثم السبیل یسره) کیوں کہ یہ آیت تو خاص اس باب میں ہے اور پہلی آیتیں اس

باب میں نہیں ان میں زمین آسمان کا ذکر ہے صرف والقت ما فیھا وتخلت کی مناسبت سے یہ تعویذ لکھا جاتا ہے۔

فصل خامس:

آداب التعویذ

۱۔بے وضو قرآنی آیت کاغذ یا طشتری پر لکھنا جائز نہیں۔

۲۔بلا وضو اس کاغذ یا طشتری کو چھونا جائز نہیں۔ پس چاہیے کہ لکھنے والا اور طشتری یا تعویذ کا ہاتھ میں لینے والا سب باوضو ہوں ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

تعویذ کا ادب یہ ہے کہ اس کو کاغذ میں لپیٹ دیا جاوے

میرا معمول یہ ہے کہ میں تعویذ پر ایک سادہ کاغذ لپیٹ دیتا ہوں تاکہ لینے والے کو بے وضو تعویذ کا چھونا جائز رہے۔

کیا تعویذ پڑھنے سے اس کا اثر کم ہو جاتا ہے؟

ایک عالم صاحب کے سر میں شدت کا درد ہوا۔ انھوں نے ایک درویش (صوفی صاحب) سے تعویذ لیا اس کے باندھتے ہی فوراً درد جاتا رہا۔ بڑا تعجب ہوا تعویذ کھول کے دیکھا تو اسم میں صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ ان کے خیال میں یہ بات آئی کہ یہ تو میں بھی لکھ سکتا تھا اس خیال کے آتے ہی فوراً درد شروع ہو گیا۔ اب لاکھ تعویذ باندھتے ہیں اور کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ اسی لیے اکثر تعویذ دینے والے تعویذ کو کھول کر دیکھنے سے منع کیا کرتے ہیں تاکہ اعتقاد کم نہ ہو۔ دریافت کرنے پر فرمایا کہ تعویذ کے نہ پڑھنے کا اثر میں بھی کچھ واقعی دخل ہے کیوں کہ ابہام میں عقیدہ زیادہ ہوتا ہے۔ ورنہ پڑھ لیا جائے تو معمولی سی چیز معلوم ہوتی ہے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم جانتے تھے اور عقیدے کو اثر میں دخل ہے اور تعویذوں میں تو بہت دخل ہے۔

جب تعویذ کی ضرورت باقی نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے

جب تعویذ کی ضرورت نہ رہے بہتر ہے کہ اس تعویذ کو دھو کر وہ پانی کسی پاک جگہ چھوڑ دے۔ 1 جب تعویذ سے کام ہو چکے تو اس کو قبرستان میں کسی احتیاط کی جگہ دفن کر دے۔

استعمال شدہ تعویذ دوسرے کو بھی دیا جا سکتا ہے

ایک شخص نے پوچھا کہ اگر تعویذ سے فائدہ ہو جائے (اور اب اس کی ضرورت نہ ہو) تو دوسرے کو دے دیں (تاکہ اس کے کام آجائے)؟ فرمایا: ہاں، باسی تھوڑا ہی ہو جائے گا (البتہ جن تعویذوں میں خاص طور پر کسی کا نام لکھا جاتا ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہوں گے مگر یہ کہ اس دوسرے شخص کا بھی وہی نام ہو)۔

فکر اور غصے کی حالت میں تعویذ نہ لکھنا چاہیے

میں غصے اور تشویش کی حالت میں تعویذ نہیں لکھا کرتا کیوں کہ تعویذ میں قوتِ خیالیہ کا اثر ہوتا ہے (جو یکسوئی سے حاصل ہوتا ہے) اور اس وقت یکسوئی ہوتی نہیں اس لیے کہہ دیتا ہوں کہ اثر نہ ہوگا۔ اگر اثر منظور ہو تو پھر آنا۔

تعویذ لینے والے کو پوری بات کہنا چاہیے کہ کس چیز کا تعویذ چاہیے، بچے زندہ رہنے کے تعویذ کی فرمائش

ایک شخص نے تعویذ مانگا مگر یہ نہیں کہا کہ کس چیز کا۔ حضرت والا نے فرمایا کہ یہ کام بھی میرا ہے کہ یہ دریافت کروں کہ کس مرض یا کس ضرورت کے لیے تعویذ چاہیے؟ ارے بھائی جہاں جس کام کو جایا کرتے ہیں پوری بات کہا کرتے ہیں۔ اب بتلاؤ کس چیز کا تعویذ چاہیے؟ عرض کیا کہ بچے زندہ نہیں رہتے۔ فرمایا: بندۂ خدا پہلے ہی بات کیوں نہیں کہی تھی۔ زبان سے کہنے میں کون سی مشکل بات ہے۔ بھائی مجھے ایسا تعویذ نہیں آتا جس سے بچے زندہ رہا کریں۔ اور حضرت عزرائیل پر بھی پہرہ ہو جائے۔ کسی مرض کے لیے ضرورت ہو یا کسی حاکم کے سامنے جانا ہو ان کے لیے تو تعویذ ہوا کرتے ہیں۔ موت کے روکنے کے لیے بھی کہیں تعویذ سنا ہے؟ اثر نہیں ہوتا۔ اسی لیے اکثر تعویذ دینے والے تعویذ کو کھول کر دیکھنے سے منع کیا کرتے ہیں تاکہ اعتقاد کم نہ ہو۔ دریافت کرنے پر فرمایا کہ تعویذ کے نہ پڑھنے کا اثر میں بھی کچھ واقعی دخل ہے کیوں کہ ابہام میں عقیدہ زیادہ ہوتا ہے۔ ورنہ پڑھ لیا جائے تو معمولی سی چیز معلوم ہوتی ہے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم جانتے تھے اور عقیدے کو اثر میں دخل ہے اور تعویذوں میں تو بہت دخل ہے۔

عین رخصتی کے وقت تعویذ کی فرمائش کرنا تہذیب کے خلاف ہے

ایک صاحب نے جو کئی روز سے ٹھہرے ہوئے تھے عین چلنے کے وقت تعویذ مانگا۔ گاڑی کا وقت بھی قریب تھا۔ حضرت نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: کئی روز سے قیام تھا اس وقت کہاں چلے گیے تھے؟ جو عین چلنے کے وقت تعویذ کی ضرورت ظاہر کی۔ لوگوں میں سلیقہ ہی نہیں رہا جس سے کام لینا ہو اس کی سہولت و آرام کا بھی تو لحاظ رکھنا چاہیے۔

تعویذ لینے والوں کی ظلم وزیادتی

ایک مصیبت یہ ہے کہ تعویذ مانگنے میں لوگ ستاتے بہت ہیں پوری بات نہیں کہتے، حتی کہ بار بار پوچھنے پر بھی صاف بات نہیں کہتے، اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ ایک لڑکے نے آکر تعویذ مانگا اور یہ نہیں بتلایا کہ کس چیز کا تعویذ چاہیے، حضرت والا نے فرمایا کہ ابھی سے بد تمیزی کی باتیں سیکھنا شروع کر دیں؟ ایک صاحب نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ گھر والوں نے تعلیم نہیں دی۔ فرمایا کہ بالکل غلط ہے۔ گھر والے ضرور کہتے ہیں کہ فلاں چیز کا تعویذ لے آؤ۔ اس سے زیادہ بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ سیدھی بات ہے، اور سیدھی بات فطری ہوتی ہے، اس کے بتلانے کی کیا ضرورت۔ ایک شخص مکان سے تعویذ لینے چلا اور یہ بھی اس کے ذہن میں ہے کہ فلاں چیز کے لیے تعویذ کی ضرورت ہے اور فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ آکر خود ہی سب کہہ دے کہ اس کام کا تعویذ چاہیے۔ اس میں تعلیم کی کون سی ضرورت ہے؟ پھر حضرت والا نے اس لڑکے سے فرمایا کہ تم نے اس وقت بد تمیزی کی جس سے طبیعت سخت پریشان ہوگئی۔ اس لیے آدھ گھنٹے کے بعد آؤ اور آکر پوری بات کہو اس میں تہذیب کی تعلیم بھی ہے اور دوسرے کی پریشانی بھی کم ہو جائے گی تب تعویذ ملے گا اور اگر پھر پوری بات نہ کہو گے تو پھر بھی تعویذ نہ ملے گا۔ اس وقت وہ لڑکا چلا گیا اور آدھ گھنٹہ کے بعد آکر پوری بات کہی اور تعویذ دے دیا گیا۔

تعویذ لینے والوں کی زبردست غلطی

ایک شخص نے تعویذ کی درخواست کی کہ تعویذ دے دو۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھا۔ پھر اس نے زور سے بلند آواز سے کہا کہ تعویذ دے دو۔ فرمایا کہ میں نہیں سمجھا۔ پھر اس نے کہا: بخار کے لیے۔ فرمایا: یہ بات پہلے کیوں نہیں کہی تھی؟ یہ قصہ ہو ہی رہا تھا کہ اتنے میں ایک اور صاحب نے کہا کہ تعویذ دو۔ فرمایا کہ دیکھیے ابھی یہ بات ہو ہی رہی ہے اور پھر وہی غلطی یہ صاحب کر رہے ہیں۔ فرمایا: میری نظر منشا پر ہوتی ہے (یعنی میں یہ

دیکھتا ہوں کہ کسی شخص نے جو غلطی کی ہے اس کا اصلی سبب کیا ہے)؟اس واسطے مجھے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔لوگ یہاں آکر صرف یہ کہہ دیتے ہیں کہ تعویذ دے دو اور پوری بات بیان نہیں کرتے۔ اور حکومت میں (سرکاری کاموں میں) یاڈاکٹروں کے پاس جاکر پوری بات سوچ سوچ کر کرتے ہیں تو اس کا سبب یہ ہوا کہ اس چیز کی قدر ہے اور تعویذ کی قدر نہیں۔ گو یہ بھی دنیاہے مگر دین کے رنگ میں ہے اور دین کی قدر نہیں۔اور جو مشائخ اصلاح نہیں کرتے، وہ کچھ تو اس لیے کون جھک جھک کرے؟اور کبھی یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ معتقدین کم نہ ہو جائیں۔لوگ آکر ادھوری بات کہہ کر مجھے تکلیف دیتے ہیں اور میں اپنی تکلیف کو ظاہر کرتا ہوں تولوگ مجھ کو بداخلاق کہتے ہیں۔ بتاؤ بھلا تکلیف دینا تو بداخلاق نہیں اور اس کا اظہار بداخلاقی ہے۔یہ تو ایسا ہوا کہ کوئی کسی کو پیٹے اور وہ چلائے تو کہنے لگیں کہ کیوں چلّاتا ہے؟

ایک لفافے میں ایک سے زائد تعویذ نہ لینا چاہیے

ایک صاحب کا خط آیا ہے تین تعویذ منگائے ہیں۔نہ معلوم بیگاری ٹٹو سمجھتے ہیں۔میں نے لکھ دیا ہے کہ ایک لفافے میں صرف ایک تعویذ منگاؤ۔اسی طرح ایک جج صاحب کا طاعون کے زمانے میں خط آیا تھا۔چھ تعویذ ایک دم منگائے تھے۔ میں نے ایک تعویذ لکھ کر بھیجا اور لکھ دیا کہ اس کی کسی سے نقل کرالیں۔2فرمایا: ایک صاحب نے ایک خط میں چار تعویذ اکٹھے مانگے ہیں۔اگر دس خط ہوں اور سب میں ایک ایک تعویذ کی فرمائش ہو تو یہ آسان ہے۔ مگر چار تعویذ کی فرمائش ایک ہی خط میں یہ گراں ہے۔اتنی فرصت کس کو ہے؟ایک لکھ دیا ہے، باقی نقل کرالینا۔3فرمایا: جن خطوط میں تعویذوں کی فرمائش ہوتی ہے ان سے میرا بڑا جی گھبراتا ہے۔ایک صاحب کا خط آیا ہے جس میں ایک ہی قسم کے دس بارہ تعویذوں کی ایک دم فرمائش ہے۔واہیات لوگوں کو خالی بیٹھے بیٹھے ایسی ہی سوجھتی ہے۔اگر اس طرح تعویذ لکھے جایا کریں تو ایک محکمہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔باقاعدہ ایک دفتر ہو جس میں منشی رہیں تاکہ ان لوگوں کا یہ کام ہو مجھے اتنی فرصت کہاں؟ ایک تعویذ لکھ کر ان کو لکھ دوں گا اور جتنی ضرورت ہو آپ خود کسی سے نقل کروالیں۔ فرمایا: آج ایک خط آیا تھا دوپہر ہی اس کا جواب لکھ دیا۔اس میں لکھا تھا کہ ایک آسیب کا تعویذ چاہیے لیکن لفافے پر نہ خود پتا لکھا نہ اس پر ٹکٹ چسپاں کیے اس بدفہمی کو ملاحظہ فرمائیے۔کہاں تک بیٹھا ہوا ان کوتاہیوں کی تاویلیں کروں۔ کوئی حد بھی ہے؟ پتہ لکھنا اور ٹکٹ چسپاں کرنا یہ

میرے ذمہ رکھا ہے۔ میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ تم پر خود آسیب ہے، جس نے تمہارے دماغ کو مجنون کر دیا ہے، پہلے اپنا علاج کرو۔ تمہیں اتنی تمیز نہ ہوئی کہ جب تم لفافے پر پتا لکھ سکتے تھے اور ٹکٹ بھی چسپاں کر سکتے تھے، پھر کیوں ایسا نہیں کیا؟ جب تم نے اپنے کرنے کا کام نہیں کیا تو مجھ سے کسی کام کی امید کرنا یہ کم عقلی اور بد فہمی نہیں تو اور کیا ہے؟ اس کے بعد فرمایا کہ گالیاں تو بہت دیں گے، دیا کریں، آخر ایسی غلطی کرتے کیوں ہیں؟ ان بے فکروں کو ذرا حقیقت کا پتہ تو چلے اور یہ تو معلوم ہو کہ جس سے خدمت لیا کرتے ہیں اس کی بھی کچھ رعایت کیا کرتے ہیں اور اس کے بھی کچھ حقوق ہوا کرتے ہیں۔

تعویذ پر اجرت لینے کا بیان جھاڑ پھونک اور عمل و تعویذ کرنا عبادت نہیں

تعویذ نقش لکھنا خود دنیا ہی کا کام ہے۔ وہ تو ایسا ہی ہے جیسے حکیم جی کا نسخہ لکھنا عبادت نہیں ہے۔ اس پر اگر اجرت بھی لے تو کچھ حرج نہیں اور قرآن پاک پڑھنا عبادت ہے اس کا ثمرہ (ثواب) آخرت میں ملے گا۔ اس کی صریح دلیل یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ: اقْرَؤُوْا الْقُرْآنَ وَلا تَأْكُلُوْا بِه۔ یعنی قرآن پڑھو اور اس کے عوض میں کھاؤ نہیں۔ ایک حدیث تو یہ ہے، اور ایک دوسری حدیث شریف میں ایک اور قصہ آیا ہے کہ چند صحابہؓ سفر میں تھے۔ ایک گاؤں سے گذر ہوا ان گاؤں والوں نے ان کو کھانا تک نہ کھلایا۔ وہاں اتفاقاً ایک شخص کو سانپ نے کاٹ لیا۔ ایک شخص ان کے پاس آیا اور پوچھا کہ: أفيكم راقٍ؟ کیا تم لوگوں میں کوئی منتر پڑھنے والا ہے؟ ایک صحابی تشریف لے گیے اور یہ کہا کہ ہم اس وقت دم کریں گے جب ہم کو سو بکریاں دو۔ انھوں نے وعدہ کر لیا۔ انھوں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا۔ سبحان اللہ ان حضرات کی کیا پاکیزہ زبان تھی فوراً شفا ہو گئی۔ ایسا ہو گیا جیسے رسّی میں سے کھول دیتے ہیں۔ اس نے حسبِ وعدہ سو بکریاں دیں وہ لے کر اپنے ساتھیوں میں آئے۔ بعض صحابہ نے کہا کہ ان کا لینا حرام ہے۔ بعض نے کہا: حلال۔ جب حضور ﷺ کے یہاں حاضر ہوئے تو اس کا استفتا کیا گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ کھاؤ بلکہ میرا بھی حصہ لگاؤ۔ اب بظاہر اس حدیث میں اور گذشتہ حدیث میں تعارض معلوم ہوتا ہے، لیکن حقیقت میں کوئی تعارض نہیں۔ اس قصے میں تو قرآن کو جھاڑ پھونک کے طور پر پڑھا گیا ہے، اور اس طور سے پڑھنا عبادت نہیں ہے، اس لیے اس پر معاوضہ لینا جائز ہے۔ اور اقْرَؤُوْا القرآن ولا تأكلوا به۔ (یعنی قرآن

پڑھ کر اس کے عوض میں کھاؤ نہیں)۔ اس میں قرأتِ قرآن سے قرأت بطور عبادت ہے۔ اس لیے اس پر معاوضہ لینا حرام اور دین کو دنیا سے بدلنا ہے۔

فصل ششم:

وظیفہ اور تعویذ کا پیشہ

تعویذ اور نقش اگر شریعت کے موافق ہو اور کوئی دھوکہ بازی نہ کی جائے اس پر اجرت لینا جائز ہے۔ لیکن ناجائز عملیات یا جائز عملیات لیکن ناجائز مقاصد کے واسطے کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ افسوس ہے کہ اکثر لوگوں نے اس کو پیشہ بنالیا ہے اور اسی کو کمائی کا ذریعہ بنالیا ہے۔ اور جائز ناجائز کا فرق کیے بغیر روپے گھسیٹنے کی فکر میں لگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں، ہدایت فرمائیں۔

غلط اور جھوٹے تعویذ گنڈوں کا پیشہ

زانیہ کی اجرت اور جھوٹے تعویذ گنڈے، فال کھلائی کا نذرانہ وغیرہ سب حرام ہے۔ آج کل پیرزادے ان دونوں بلاؤں میں مبتلا ہیں۔ رنڈیوں سے خوب نذرانے لیتے ہیں اور خود واہی تباہی تعویذ گنڈے کرتے ہیں۔ فال کھولتے ہیں اور لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔

ہر تعویذ میں بسم اللہ لکھنے کی تجویز اور ایک بڑا مفسدہ

لوگ تعویذ مانگتے ہیں پوری بات نہیں کہتے اس میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اسی تکلیف سے بچنے کے لیے میں نے ایک مرتبہ یہ تجویز کی تھی کہ جو بھی تعویذ کے لیے آیا کرے گا۔ اس سے کچھ نہ پوچھوں گا بس بسم اللہ شریف کا تعویذ بنا کر دے دیا کروں گا اس تجویز کی مشق کرنے کے لیے منتظر رہا کہ کوئی تعویذ والا آئے تو اس تدبیر پر عمل کروں۔ اتفاق سے دو شخص آئے اور انھوں نے آکر حسبِ معمول جاہلوں کی طرح صرف اتنا ہی کہا کہ تعویذ دے دو۔ یہ نہیں کہا کہ کس چیز کا تعویذ۔ میں نے ان کے کہتے ہی بسم اللہ شریف کا تعویذ لکھ کر دے دیا۔ اس قسم کا یہ پہلا ہی تعویذ بنایا تھا وہ لے کر چل دیا۔ میں اپنی اس تجویز پر بہت خوش ہوا۔ اور خدا کا شکر ادا کیا کہ تدبیر کامیاب رہی نہ کچھ سننا، نہ پوچھ گچھ۔ بڑا آسان طریقہ سمجھ میں آیا۔ میں نے مولوی شبیر علی صاحب سے کہا کہ میں نے تعویذ کے متعلق بڑی سہولت کی تجویز نکالی ہے اور وہ تدبیر بیان کی۔ وہ بولے کچھ معلوم بھی ہے جن دو لوگوں

کو تعویذ دیا تھا وہ کیا کہتے جا رہے تھے ؟ یہ کہتے جا رہے تھے کہ دیکھو ہم نے کچھ بھی نہیں کہا اور تعویذ مل گیا۔ ان کو تو بغیر بتلائے ہوئے دل کی خبر ہو جاتی ہے۔ تب اس تجویز کو بھی سلام کیا۔ یہ حالت ہے عوام کے عقائد کی۔ اگر مجھ کو یہ واقعہ معلوم نہ ہوتا تو خود یہ تجویز کتنے بڑے فساد کا ذریعہ بن جاتی۔ ایک بار ان ہی پریشانیوں کی وجہ سے کہ لوگ آ آکر پریشان کرتے ہیں یہ خیال ہوا تھا کہ ایک شخص کو رجسٹر لے کر خانقاہ کے دروازے پر بٹھلا دوں اور جو آیا کرے اس کی حاجت (جو بھی ضرورت ہو) لکھ کر مجھ کو دکھلا دیا کرے۔ مگر اس میں وہی مصیبت پیشِ نظر ہو گئی کہ اس میں مقرّب سمجھنے کا سخت اندیشہ ہے۔ تھوڑے دنوں بعد لوگ ان واسطہ صاحب کی پرستش کرنے لگیں گے۔ یہ سمجھ کر کہ یہ بڑا مقرّب ہے۔ پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچ جائے۔ تعجب نہ تھا کہ رجسٹر بھرنے کی فیس آنے والوں سے وصول کرنے لگتا۔ اس لیے آنے والوں کی بے ہودہ حرکات سے تکلیف اٹھانا گوارہ کرتا ہوں۔ مگر بحمد اللہ کسی کو واسطہ اور مخصوص نہیں بنا کر ایک کی روایت کو دوسرے پر حجت نہیں بناتا اور یہ عدل ہے، اس پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، اور ان کا فضل سمجھتا ہوں۔ دوسرے ان واسطہ صاحب کو خود بھی اپنے مقرب ہونے کا وہم ہو جاتا اس میں ان کا بھی نقصان تھا۔

ناجائز عملیات اور ناجائز تعویذ ا تا ایسے تعویذ جن کے معنی معلوم نہ ہوں اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز کا نقش ہے ناجائز ہیں

بعض الفاظ جن کے معنی معلوم نہ ہوں، یا ایسا نقش جس میں ہندسے لکھے ہوں لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز کے ہندسے ہیں ایسے نقش و تعویذ کا استعمال ناجائز ہے۔ جیسا کہ اکثر تعویذ لکھنے والوں کا آج کل یہی حال ہے کہ اس نقش کی حقیقت بھی معلوم نہیں ہوتی لیکن ویسے ہی کسی کی تقلید سے یا کسی کتاب و بیاض وغیرہ سے نقل کر کے لکھ دیتے ہیں۔ البتہ جو (عملیات) منصوص ہیں (جیسے سورہ واقعہ کا پڑھنا یا حرز ابی دجانہ) وہ اس سے مستثنیٰ ہیں اگرچہ ان کے معنی معلوم نہ ہوں (تب بھی ان کا ستعمال جائز ہے)۔ اسی طرح کسی معتبر عالم بزرگ سے جو نقش منقول ہو جس کے بارے میں یقین ہو کہ وہ ناجائز نقش نہیں کرتے۔ ان کے بتلائے ہوئے بھی نقش استعمال کرنا جائز ہو گا۔ اگرچہ اس کے معنی معلوم نہ ہوں۔

جس عمل اور تعویذ کے معنی خلافِ شرع ہوں ناجائز ہے

جن عملیات و تعویذات کے معنی خلافِ شرع ہوں ان کا استعمال ناجائز ہے۔ ''مشکوٰۃ شریف'' کتاب الطّب میں حضرت عوف بن مالک الا شجعیؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ہم زمانۂ جاہلیت میں رقیہ یعنی جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَابَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْه شِرْكٌ۔ کہ اپنے عملیات (جھاڑ پھونک منتر) مجھ پر پیش کرو۔ جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو۔ 1 یہ حدیث اس مضمون میں صریح ہے۔ آج کل بہت لوگ اس میں بھی مبتلا ہیں۔ مثلاً (ایسے عملیات کرتے ہیں جن میں) کسی مخلوق کو ندا ہوتی ہے خواہ پڑھنے میں یا لکھنے میں، جیسے بعض تعویذوں میں: أَجِبْ يَا جِبْرَائِيْلُ يَا مِيْكَائِيْلُ ہوتا ہے۔ اور کسی عمل میں: يا دَرْدَائِيْلُ يَا كَلْكَائِيْلُ ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ: يَا شَيْخ عَبْدُ الْقَادِرِ شَيْئًا لِلّٰه کا ورد کرتے ہیں۔ یا مثلاً بعض تعویذوں میں گو ندا و دعا نہیں ہوتی بلکہ کسی بزرگ کا توسل ہوتا ہے، یا ان کے نام کی نذر و نیاز ہوتی ہے (اور نذر و نیاز جائز بھی ہے) لیکن اس کے اثر مرتب ہونے میں ان بزرگوں کا دخل بھی سمجھتے ہیں۔ یہ سب شرعاً ممنوع اور باطل ہے۔ ایسے ہی عوارض کی وجہ سے حدیثوں میں آیا ہے کہ: إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَشِرْكٌ۔ رَوَاه أَبُوْدَاوُد، كَذَا فِي ''الْمِشْكَاه'' كِتَابُ الطِّبِّ۔ یعنی جھاڑ پھونک اور عملیات شرک ہیں۔ اس سے اسی قسم کے عملیات مراد ہیں۔ اسی طرح وبا اور ایسی ہی بیماری میں بھینٹ کے اعتقاد سے بکرا ذبح کرتے ہیں جو کہ شرک ہے۔

فصل ہفتم:

حروف صوامت سے علاج

اگر کسی کو جن یا جادو اور نظر بد یا اور کوئی جسمانی مسئلہ ہو یا آسیب ستا تا ہو اور کسی طور پر بھی باز نہ آتا ہو تو حروف سے علاج کریں انشاء اللہ شفاء کاملہ نصیب ہو گی یہ طریقہ خطا نہیں کرتا۔

ہزار مرتبہ ازمودہ طریقہ ہے لیکن پہلے حروف صوامت کی زکوۃ ادا کرنی ہو گی زکوۃ اس طرح ادا کی جائے کہ چاند گرین یا سورج گرین میں ۵۴۳ مرتبہ ان حروف صوامت کو کالی سیاہی سے لکھا جائے اور زمین دفن کیا۔

(ا)حروف صوامت یہ ہیں۔

(اجد،رسص،طعک،لموۃ)

بس زکوۃ ادا ہو گئی اب جب کوئی مریض آسیب زدہ کا علاج کریں حروف صوامت ۱۳ مرتبہ لکھ کر اس کے گلے میں تعویذ ڈالیں اور ۱۳ مرتبہ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر دم کریں اور اس سے پورے بدن کی سر کی مالش کرنے کا مشورہ دیں انشاء اللہ ۷ روز کے اندر مکمل صحت یاب ہو گئ اور اس سے اس کی علاج ہو گی۔ انشاء اللہ

تشخیص امراض جادو بذریعہ علم الاعداد

ذیل میں وہ طریقے امراض وسحر دئے جارہے ہیں جن کو حکماء الاعداد قدیم وجدید اکثر حضرات اپنے استعمال میں لاتے ہیں اور اسے اب تک درست مانتے ہیں اور اس سے تشخیص امراض کرتے ہیں(مولف نے بھی کئی مرتبہ ان کو ازمایا ہے اور انہیں مفید پایا ہے)

ضروری ہدایات

عامل کا فرض ہے وہ سائل کا سوال غور سے سنے اور اسے ذھن میں رکھے کہ سائل کا کیا معلوم کرنا چاہتا ہے سوال کے مطابق جواب معلوم کرنے کے بعد سائل کو بڑے آرام اور تسلی سے سمجھائے تاکہ اسے اطمینان قلب ہو اگر سائل پریشان ہو تو عامل کا کام ہے کہ اس کی پریشانی دور کرے اور اس کا علاج روحانی طریقہ سے کرے اس صورت میں مصنف کی خدمات بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

علم الاعداد سے حساب لگانا

یہ بہت ضروری اور ہم فن ہے اور کوئی عمل ایسا نہیں جس میں اعداد کی قید نہ ہو کسی آیت یا اسم کا نقش تو اعداد کے بغیر پر نہیں سکتا اس کتاب میں اعداد نکالنے اور اس کا نقش بنانے کا طریقہ اور ضروری امور میں ان سے

کس طرح کام لیا جاسکتا ہے اس کے ساتھ مالو اعداد سے حساب لگانا وضاحت کے ساتھ تحریر کیا جارہا ہے اس عدول کو غور سے سمجھیں۔

حروف کے اعداد

ا ۱	ب ۲	ج ۳	د ۴	ہ ۵	و ۶	ز ۷
ح ۸	ط ۹	ی ۱۰	ک ۲۰	ل ۳۰	م ۴۰	ن ۵۰
س ۶۰	ع ۷۰	ف ۸۰	ص ۹۰	ق ۱۰۰	ر ۲۰۰	ش ۳۰۰
ت ۴۰۰	ث ۵۰۰	خ ۶۰۰	ذ ۷۰۰	ض ۸۰۰	ظ ۹۰۰	غ ۱۰۰۰

دنوں کے اعداد

شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہار شنبہ	پنجشنبہ	:::::::::
ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۳۵۷	۳۸۷	۳۶۷	۴۲۲	۵۶۶	۴۱۲	۱۱۸

میں نے اعداد نکالنے کے کئی طریقے تحریر کئے ہیں۔ جن میں سے دو بہت مشہور ہیں ایک اعداد قمری دوسرا شمسی، اعداد قمری کی جدول کر دی گئی ہے اعداد شمسی سے کس طرح اور کیا کام لیے جاسکتے ہیں یہاں اس کی ضرورت نہیں اس لیے اعداد قمری پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے عام طور پر اس سے کام لیا جاتا ہے کسی آیت یا نا کے

اعداد لکالنے ہوں تو اس میں جو حروف ہوں ان کے اعداد اس نقشہ کو دیکھ کر نکال لیں مثلا: محمد فیصل ص:م:ح:م:د:ف:ی:ص:ل: حروف میں ان کا مجموعہ ۳۲۰ اعداد ہے۔

(نوٹ) اردو میں کچھ حروف زائد استعمال ہوتے ہیں مثلا، پ، چ، ژ، گ؛ اس لیے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ پ، ب، میں شامل ہو گا۔ چ، ج، میں ژ، ز میں گ، ک میں شمار ہو گا اس طرح (پ ۲) (چ ۳) (ژ ۷) (گ ۲۰) کے عدد ہوں گے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیں کہ جو حروف لکھنے میں آتے ہیں ان کے دو گنے اعداد شمار کرتے ہیں یہ طریقہ خود ساختہ اور غلط ہے۔

اعداد سے حساب لگانا

مریض کے متعلق اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ جسمانی مرض ہے یا سحر جادو کسی نے کیا ہے یا آسیب ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کے نام کے حروف اور اس دن سائل نے سوال کیا ہے اس دن کے حروف لے کر دونوں کے اعداد نکال لے جائے پھر دونوں کے اعداد جمع کر کے ۴ سے تقسیم کریں اگر ۳ باقی رہے خلل آسیب اور اگر ۲ باقی رہے تو مرض جسمانی ہے اور اگر ا باقی رہے تو اندرونی بیماری ہے یعنی بخار ہے اور اور اگر ۴ سے برابر تقسیم ہو جائے تو سحر جادو کا تصور کریں اور جو معلوم ہو جائے اس کا علاج کریں مثلا سائل نے شنبہ یعنی ہفتہ کے روز سوال کیا کہ میری بہن جس کا نام اکبری ہے اس کو کیا مرض ہے تو شنبہ ہفتہ کے اور اکبری کے اعداد نکالے جائے گے۔

ش	ن	ب	ہ	ا	ک	ب	ر	ی
۳۰۰	۵۰	۲	۵	ا	۲۰	۲	۲۰۰	۱۰

ان سب کو جمع کیا جائے تو ۵۹۰ ہوئے ان کو ۴ سے تقسیم کیا ۵۹۰۔۴ تو ۲ بچے معلوم ہوا کہ مرض جسمانی ہے سحر آسیب جادو وغیرہ نہیں ہے۔

مریض صحت یاب ہو گا کہ نہیں

مریض کا نام اور مریض کی ماں کا نام کے اعداد اور جس دن سوال کیا ہے اس دن کے اعداد جمع کر کے (۳) پر تقسیم کریں اگر (ا) بچے تو مرض سخت ہے مگر مکمل صحت پائے گا اگر (۲) بچے مرض درمیانہ ہے تو علاج

سے جلد شفاء ہو گی اور اگر (۳) بچے یعنی برابر تقسیم ہو جائے تو علامت زیست منقطع کی ہے خواہ مرض ہو یا آسیب وغیرہ (جنات اور آسیب کا توڑ ہے)

اس دواء سے فائدہ ہو گا یا نہیں

سب دواؤں کے نام اور دن کے اعداد نکال کر جمع کر کے (۳) سے تقسیم کریں اگر (۱) بچے تو فائدہ ہے اگر (۲) بچے تو حکم میانہ یعنی مضر نہ مفید اور اگر (۳) بچے تو اس دوا سے نقصان پہنچے کا اندیشہ۔

اعداد سے جادو کی جگہ معلوم کرنا

اعداد مجموعہ کو مقرر عدد میں تبدیل کریں اس مفرد عدد کا نتیجہ دی گئی ترتیب میں دیکھیں جو حلیہ لکھا ہوا ہو وہ سائل کو اچھی طرح سمجھا دیں۔

(۱) رنگت سیاہی معلوم ہے۔

(۲) سفیدی مائل رنگ چیرے پر زخم کا نشان ہے۔

(۳) گندمی رنگ درمیانہ قد داہنے پاؤں پر نشان ہے۔

(۴) کھلا کھلا چہرہ دراز قد رنگت پیلی ہے۔

(۵) رنگت سیاہ ہے ماتھے پر زخم یا چوٹ کا نشان ہو۔

(۶) رنگت بہت سفید ہو۔

(۷) زرد رنگت جسم فربہ قد چھوٹا ہو۔

(۸) درمیانہ قد رنگت گندمی بائیں پر نشان ہو۔

(۹) دراز قد رنگت کالی موٹی آنکھیں ہیں۔

خوش قسمت اور بد قسمت اعداد۔۔۔

علم نجوم کے تناظر میں

فیثاغورث کے مطابق:۔

طاق اعداد کو جفت اعداد پر ترجیح دی جاتی ہے اور حتیٰ کہ ان طاق اعداد کے مابین بھی بنیادی اعداد کو ترجیح دی جاتی ہے۔

وہ اعداد جو جز ضربی میں حل بھی نہیں ہوسکتے۔ وہ بنیادی اعداد کہلاتے ہیں۔ مثلاً

1 2 3 5 7 11 17 19

23 29 31 37 41 43 47 53 59

61 67 71 73 83 89 97

علم الاعداد کے کچھ ماہرین کے مطابق مہینے کی بد قسمت تواریخ درج ذیل ہیں۔

2 5 11 13 15 18 30

اور مہینے کی خوش قسمت تواریخ درج ذیل ہیں؛۔

1 3 7 9 10 12 16 17

19 20 21 22 27 28

تاہم ہم درج بالا نکتہ نظر سے اختلاف رکھتے ہیں، جو کچھ ایک شخص کو گوشت ہے وہ ایک دوسرے شخص کی زہر ہے،

ہر ایک دن کچھ لوگوں کیلئے خوش قسمت ہو گا، اور کچھ لوگوں کیلئے بد قسمت ہو گا، اور کچھ لوگوں کیلئے کسی بھی اہمیت کا حامل نہ ہو گا۔

ہر ایک شخص جب وہ خوش قسمت واقع ہوتا ہے، وہ ایک بڑی سائیل کا حامل ہوتا ہے، جو کئی برسوں پر محیط ہوتی ہے، یعنی وہ ایک اعلیٰ عہدہ حاصل کرتا ہے، یا ایک اعلیٰ سطح کا کاروبار کرتا ہے، کاروباری لین دین میں منافع کماتا ہے، یا دیگر میدانوں میں کامیابی کے مدد گار ھتا ہے۔

اس بڑے دورانیے کے دوران کچھ دن بد قسمت ثابت ہوسکتے ہیں۔ یا اس قدر خوش تاریخ

9=7+2----27-----

مہینہ-----8-----8=8

سال------1908------1+9+0+8=18----1+8=9

مجموعہ:-9+8+9=26----2+6=8

تقدیری عدد=8

اس تقدیری عدد کے مطابق مسٹر ایکس کی زندگی میں بہت سے اہم واقعات اس کی عمر کے درج ذیل برسوں کے دران پیش آئے ہوں گے۔

17-----26-----35------44-------53-----62

وہ برس جن کے دوران یہ اہم واقعات منظر عام پر آئے تھے۔ان کا جب مجموعہ کیا جاتا ہے تو وہ 8 آتا ہے جو کہ وہی ہے جو اس کا تقدیر عدد ہے۔

ہم ڈبلیو ای گلیڈ اسٹون کی مثال پیش کر سکتے ہین جو ڈاکٹر یونائیٹ کر اس نے دی ہے۔

ڈبلیو ای گلیڈ اسٹون کے تقدیری عدد کی اس کی زندگی میں اہمیت عدد--5

تاریخ پیدائش -----1809-12-29----2+9+1+2+1+8+0+9

=32....3+2+=5

پہلی مرتبہ پارلیمنٹ کے لئے انتخاب

1832+1+8+3+2=14...4+1=5

حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد 887---8+8+7=23---3+2=5

ماں کا انتقال مہینے کی 23 تاریخ کو ہوا۔2+3=5

23 تاریخ کو چانسلر بنا---2+3=5

23 تاریخ کو نا آبادیاتی سیکرٹری بنا---2+3=5

گلاسکو کی آزادی 1865-11-1 ← 1+1+8+6+5=23=23 2+3=5

ملین کی آزادی 1877-11-7

+1+1+8+7=23 ← 3+2=5

انگلستان کا وزیر اعظم بنا 1868 11+8+6+8=23 3+2=5

اس وقت اس کی عمر 59 ← 5+9=14 ← 4+1=5

جب وہ مڈلو ٹھیئن اور لیتھ واپس آیا 1886-7-2

← 2+7+1+8+8+6=32 ← 3+2=5

تیسری انتظامیہ سے واپس آیا 1886-07-20

وفات پائی 1898-05-19

← 1+9+5+1+8+9+8=41 ← 4+1=5

اپنے میں دفن ہوا۔ 1898-05-25

← 2+5+5+1+8+9+8=41 ← 4+1=5

رچرڈ ویگنز کے تقدیری عدد کی اس کی زندگی میں اہمیت عدد 4

اس کے نام کے 13 حروف ہیں۔ 1+3=4

تاریخ پیدائش 1813 ← 1+8+1+3=13 ← 1+3=4

جس عمر میں سکول چھوڑا 13 ← 1+3=4 ← 1+3=4

جتنے اوپیرا لکھے 13 ← 1+3=4 ← =4

جتنی خواتین سے محبت کی 13 ← 1+3=4 ← =4

اس کے خطاب میں جتنے الفاظ تھے 13 ← 1+3=4 ← =4

تاریخ وفات: 1883-02-13

← 1+3+2+1+9+8+3=26 ← 2+6=8

اس کی بیوی کی تاریخ وفات: 1930

اس کے سسر کے نام کے حروف 13 ← 1 + 3 = 4

اس کے دوا و پیرا کا آغاز اور اختتام ہوا 13 تاریخ ← 1 + 3 = 4

3 او پیرا کا پر یمیئر ہوا 13 تاریخ ← 1 + 3 = 4

استعمال کیا جا ہے۔

تاہم ہم کسی قدر خصوصیات کا حاکہ پیش کر رہے ہیں جو شمسی مہینوں پر بنیاد کرتا ہے۔ قبل اس کے ہم شمسی مہینوں کا نظریہ پیش کریں یہ ضروری ہے کہ آپ یہ سمجھ سکیں کہ شخصیت کی خصوصیات کا علم مخفی / پوشیدہ اور وہ خصوصیات جن کے ہم حامل بن سکتے ہیں دونوں کا علم ہماری معاونت سر انجام دے سکتا ہے۔ کہ ہم اپنی زندگی کے نمونے کو بہتر بنا سکیں۔

بحری جہاز کا کپتان ایسی صورت میں اپنا جہاز بہتر طور پر چلا سکتا ہے۔ اگر اس کے علم میں یہ بات ہو کہ پانی کہاں پر گہرا ہے اور سمندر کے کس قمام پر چٹانیں اور پہاڑیاں موجود ہیں۔

اس لئے پہلا کام یہ ہے کہ ہم اپنی خامیوں اور برائیوں سے آگاہ ہوں اور اس امر سے بھی آگاہ ہوں کہ کن معاملات میں ہم برتر ہیں یا برتری کے حامل بن سکتے ہیں۔

دوسرا کام یہ ہے کہ ہم نے ان معاملات میں بہتری پیدا کرنی ہے جن میں ہم کمی کا شکار ہیں اور ان میدانوں میں ہمیں جدوجہد کرنی چہائے جس میں فطرت نے ہمیں فوائد سے ہمکنار کیا ہے۔

باب نمبر:2

فصل اول:

شمسی مہینے کیا ہیں؟

ہم نے گزشتہ باب میں منطقۃ البروج کا تذکرہ کیاہے۔ ہم نے یہ تذکرہ بھی کیا ہے۔ کہ منطقۃ البروج 12 برجوں میں منقسم ہے۔ یہ برج کہلاتے ہیں ہر ایک برج میں سورج تقریباً ایک ماہ کیلئے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ تقریباً ایک ماہ کا دورانیہ، اس کا آغاز اس وقت سے ہونا ہے۔ جب سورج ایک برج میں داخل ہوتا ہے، اس میں سے

عرضاً گزرتا ہے، اور مابعد اس میں نکل جاتا ہے، یہ ایک شمسی مہینہ کہلاتا ہے۔ سورج کے ہر برج میں داخلے کی تواریخ، اور ہر برج سے نکلنے کی تاریخ درج ذیل میں پیش کی گئی ہیں اور شمسی مہینوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔

تواریخ	شمسی مہینے
21مارچ 21اپریل	منطقتہ البروج کا پہلا برج(Aries)
21اپریل 21مئی	منطقتہ البروج کا دوسرا برج(Tearus)
21مئی تا21جون	منطقتہ البروج کا تیسرا برج(Gimini)
21جون تا23جولائی	منطقتہ البروج کا چوتھا برج(Cancer)
23جولائی تا23اگست	منطقتہ البروج کا پانچواں برج(Leo)
23اگست تا23ستمبر	منطقتہ البروج کا چھٹا برج(Virgo)
23ستمبر تا24اکتوبر	منطقتہ البروج کا ساتواں برج(Libra)

باب نمبر5

آپ کی پیدائش کا مہینہ

علم نجوم اور پامسٹری کی مانند عم الاعداد بھی پیش گوئی کرنے کی سائنس ہے، لیکن ان کے برعکس علم الاعداد کی بنیاد بنیادی طور پر اعداد ہیں، علم الاعداد کی پیش گئیاں درج ذیل بنیاد پر کرتی ہے۔

علم الاعداد کی پیش گوئیاں درج ذیل بنیاد پر کرتی ہیں۔

- کسی فرد کی تاریخ پیدائیش
- پیدائیش کا دن
- پیدائش کا مہینہ
- پیدائش کا سال

درج بالا معلومات وہ معلومات ہیں جو کسی کے علم میں بخوبی ہوتی ہیں۔ تاریخ پیدائش کی بنیاد پر جو پیشن

گوئی کی جاسکتی ہے اس کا تذکرہ ابتدائی ابواب میں پیش کیا جاچکا ہے، اس حوالے سے ہم نے کسی قدر مزید تذکرہ پیش کرنا ہے، یہ تذکرہ تاریخ پیدائش کے کمپاؤنڈ (مرکب) عدد کے حوالے سے پیش کیا جائے گا۔

مرکب عدد کیا ہے؟

اسے کسی ے استعمال کیا جاسکتا ہے ؟

اس کا تذکرہ مابعد آنے والے باب میں پیش کیا جائے گا، زیر نظر باب میں ہم پیدائش کے مہینے کے حوالے سے بحث کریں گے۔

پیدائش کا وہ مہینے جن کا ہم حوالہ پیش کر رہے ہیں وہ ''سال کے مہینے'' ہر گز نہیں جو عام طور پر استعمال کیے جاتے ہیں یا سمجھے جاتے ہیں۔

آپ کو یاد ہو گا کہ پیدائش کی تواریخ اور بنیادی اعداد کا تذکرہ کرتے ہوئے۔۔۔ہم نے پیدائش کے دوراپنے کا تذکرہ کیا تھا، ہم اسے پیدائش کا سال نہیں کہتے، کیونکہ اگر ہم محض ''سال کا مہینہ'' بیان کرتے ہیں، تب قارئین اس بیان کو جنوری، فروری، مارچ، تھ گدمڈ کر دیں گے جو عیسوں کیلنڈر کے مطابق ہیں اور آج کل دنیا بھر میں یہی کلینڈر۔

تقدیری اعداد

اب تک ہم اعداد کی مخفی اور پر اسرار اہمیت پر بحث کر چکے ہیں۔ اور اس امر کو بھی زیر بحث لاچکے ہیں کہ تاریخ پیدائش۔۔۔بنیادی عدد تک کم کرتے ہوئے کیسے ایک فرد کی شخصیت اور کردار پر اثر انداز ہوتی ہے۔

ہم نے شخصیات کی خصوصیات بھی بیان کی ہیں جو اس شمسی مہینے پر بنیاد کرتی تھیں۔ جس مہینے میں ایک فرد نے جنم لیا تھا۔۔۔اور ان کے موافق اور غیر موافق سال بھی بیان کر چکے ہیں۔

زیر نظر باب میں ہم درج امور زیر بحث لائیں گے۔

- تاریخ پیدائش کی اہمیت
- پیدائش کے مہینے کی اہمیت

❖ پیدائش کے سال کے اہمیت

واضح رہے کہ ہم یہ بحث ایک فرد کی قسمت میں اس کے بنیادی عدد کے حوالے سے کریں گے۔ وہ عدد جو بنیادی عدد تک کم کیا جاتا ہے۔

یہ عدد تقدیری عدد کہلاتا ہے۔۔۔ ایک فرد کی زندگی میں

یا

پر از واقعات عدد کہلاتا ہے۔۔۔۔ ایک فرد کی زندگی میں

اس پہلو پر پہلے بات نہیں کی گئی ہے۔ اب ہم نیا اصول متعارف کروا رہے ہیں۔ جس کے تحت تاریخ پیدائش کا عدد۔۔۔ ہمراہ پیدائشی کی پیدائش کے مہینے اور پیدائش کے سال کے اعداد بھی جمع کئے جاتے ہیں۔

آیئے ہم درج ذیل مثال زیر غور لاتے ہیں:

فرض کریں کہ مسٹر ایکس نے 27 اگست 1908ء (1908-08-27) کو جنم لیا تھا، اس کا تقدیری عدد، یا مرکب عدد، جو روحانی عدد بھی کہلاتا ہے، درج ذیل سے معلوم کیا جائے گا۔

23 اکتوبر تا 23 نومبر	منطقۃ البروج کا آٹھواں برج (Scorpio)
23 نومبر تا 2 دسمبر	منطقۃ البروج کا نواں برج (Aries)
21 دسمبر تا 20 جنوری	منطقۃ البروج کا دسواں برج (Capricon)
20 جنوری تا 19 فروری	منطقۃ البروج کا گیارھواں برج (Aquarious)
19 فروری تا 21 مارچ	منطقۃ البروج کا بارھواں برج (Pisces)

شمسی مہینے کلینڈر کے مہینوں کے مطابق یا موافق نہیں ہوتے۔

کسی بھی برس کی 21 مارچ تک، سورج منطقۃ البروج کے 12 ویں برج (Pisces) میں ہوتا ہے۔ 21 مارچ کے بعد یہ منطقۃ البروج کیے پہلے برج (Aries) میں جاتا ہے۔

علم الاعداد کے کچھ ماہرین مردوں اور خواتین کی خصوصیات کا شمار ان کی جنوری فروری وغیرہ وغیرہ میں جنم لینے کے حوالے سے کرتے ہی، یعنی کیلنڈر کے مہینوں کے حوالے سے کرتے ہیں۔ ہم اس عمل کو سائنٹفک قرار نہیں دیتے۔

ایسے لوگوں کی خصوصیات جنہوں نے 21 مارچ سے قبل جنم لیا ہے۔ کیسے ایسے لوگوں کی خصوصیات کے ساتھ متفق ہو سکتی ہیں جنہوں نے 21 مارچ کے بعد جنم لیا ہے؟

لیکن یقیناً ایک ہی شمسی مہینے میں جنم لینے والے لوگ کچھ مشترک خصوصیات کے رجحانات کے حامل ہو سکتے ہیں۔

شخصیت کی خصوصیات جو شمسی مہینوں پر بنیاد کرتی ہیں۔

اب ہم ہر ایک شمسی مہینے میں جنم لینے والے لوگوں کی خصوصیات کا تذکرہ پیش کریں گے۔ اس سے قبل ہم مختلف تواریخ کو جنم لینے والے لوگوں کی خصوصیات کا تذکرہ پیش کر چکے ہیں۔

انہیں ان خصوصیات کے ساتھ مرکب کرنا ہو گا۔ جو مختلف شمسی مہینوں کے دوران جنم لینے کے لئے سے بیان کی گئی ہیں۔

منطقتہ البروج کا پہلا برج (21 مارچھ تا 21 اپریل) (Aries)

انگلستان کا وزیر اعظم بنا 1868 1+8+6+8+=23 3+2=5

اس وقت اس کی عمر 59 ← 5+9=14 ← 4+1=5

جب وہ مڈلو تھیئن اور لیتھ واپس آیا 1886-7-2

← 2+0+7+1+8+8+6=32 ← 3+2=5

وفات پائی 1898-5-19

← 1+9+5+1+8+9+8=41 ← 4+1 =5

اپنے میں دفن ہوا 1898-05-25

← 2+5+5+1+8+9+8=41 4+1=5

رچرڈ ویگزک ے تقدیری عدد کی اس کی زندگی میں اہمیت عدد۔۔۔4

اس کے نام کے 13 حروف ہیں۔ =1+3=4

تاریخ پیدائش 1813 ← 1+8+1+3=13 ← 1+3=4

جس عمر میں سکول چھوڑا 13 ← 1+3=4 ← =4

جتنے اوپیرا لکھے 13 ← 1+3=4 ← =4

جتنی خواتین سے محبت کی 13 ← 1+3=4 ← =4

اس کے خطاب میں جتنے الفاظ تھے 13 ← 1+3=4 ← =4

تاریخ وفات 13-02-1883

← 1+3+2+1+9+8+3=26 ← 2+6=8

اس کی بیوی کی تاریخ وفات 1930

← 1+9+3+0=13 ← 1+3=4

اس کے سسر کے نام کے حروف 13 ← 1+3=4

اس کے ددا اوپیرا کا آغاز اور اختتام ہوا 13 تاریخ ← 1+3=4

3 اوپیرا کا پریمیئر ہوا 13 تاریخ ← 1+3=4 استعمال کیا جاتا ہے۔

تاہم ہم کسی قدر خصوصیات کا خاکہ پیش کررہے ہیں جو شمسی مہینوں پر بنیاد کرتا ہے، قبل اس کے ہم شمسی مہینوں کا نظریہ پیش کریں یہ ضروری ہے کہ آپ یہ سمجھ سکیں کہ شخصیت کی خصوصیات کا علم مخفی / پوشیدہ اور وہ خصوصیات جن کے ہم حامل بن سکتے ہیں دونوں کا علم ہماری معاونت سرانجام سے سکتا ہے۔ کہ ہم اپنی زندگی کے نمونے کو بہتر بنا سکیں۔

بحری جہاز کا کپتان ایسی صورت میں اپنا جہاز بہتر طور پر چلا سکتا ہے۔ اگر اس کے علم یں یہ بات ہو کہ پانی کہاں پر گہرا ہے اور سمندر کے کس مقام پر چٹانیں اور پہاڑیاں موجود ہیں۔

اس لئے پہلا کام یہ ہے کہ ہم اپنی خامیوں اور برائیوں سے آگاہ ہوں اور اس امر سے بھی آگاہ ہوں کہ کن معلومات میں ہم برتر ہیں یا برتری کے حامل بن سکتے ہیں۔

دوسرا کام یہ ہے کہ ہم نے ان معاملات میں بہتری پیدا کرنی ہے جن میں ہم کمی کا شکار ہیں۔ اوران میدانوں میں ہمیں جدوجہد کرنی چاہے۔ جس میں فطرت نے ہمیں فوائد سے ہمکنار کیا ہے۔

شمسی مہینے کیا ہیں؟

ہمنے گزشتہ باب میں منطقۃ البروج کا تذکرہ کیا ہے۔ ہم نے یہ تذکرہ بھی کیا ہے کہ منطقۃ البروج 12 برجوں میں منقسم ہے۔ یہ برج کہلاتے ہیں ہر ایک برج میں سورج تقریباً ایک ماہ کیلئے ظاہر ہوتا ہے، یہ تقریباً ایک ماہ کا دورانیہ اس کا آغاز اس وقت سے ہوتا ہے جب سورج ایک برج میں داخل ہوتا ہے، اس میں سے عرضاً گزرتا ہے۔ اورمابعد اس میں نکل جاتا ہے، یہ ایک شمسی مہینہ کہلاتا ہے۔ سورج کے ہر برج میں داخلے کی تواریخ اور ہر برج سے نکلتے کی تاریخ درج ذیل میں پیش کی گئی ہیں اور شمسی مہینوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔

تواریخ	شمسی مہینے
21مارچ تا21اپریل	منطقۃ البروج کا پہلا برج(Aries)
21اپریل تا21مئی	منطقۃ البروج کا دوسرا برج(Tearus)
21مئی تا21جون	منطقۃ البروج کا تیسرا برج(Gimini)
21جون تاجولائی	منطقۃ البروج کا چوتھا برج(Cancer)
21جولائی تا23اگست	منطقۃ البروج کا پانچواں برج(Leo)
23اگست تا23ستمبر	منطقۃ البروج کا چھٹا برج(Virgo)
23ستمبر تا24اکتوبر19	منطقۃ البروج کا ساتواں برج(Libra)
24اکتوبر تا23نومبر	منطقۃ البروج کا آٹھواں برج(Scorpio)
23نومبر تا21دسمبر	منطقۃ البروج کا نواں برج(Aries)

21 دسمبر تا 20 جنوری	منطقتہ البروج کا دسواں برج (Capricon)
20 جنوری تا 19 فروری	منطقتہ البروج کا گیارہواں برج (Aquarious)
19 فروری تا 21 مارچ	منطقتہ البروج کا بارہواں برج (Pisces)

شمسی مہینے کیلنڈر کے مہینوں کے مطابق یا موافق نہیں ہوتے:

کسی بھی برس کی 21 مارچ تک سورج منطقتہ البروج کے 12 ویں برج (Pisces) میں ہوتا ہے، 21 مارچ کے بع د منطقتہ البروج کئے پہلے برج (Aries) میں جاتا ہے۔

علم الاعداد کے کچھ ماہرین مردوں اور خواتین کے خصوصیات کا شمار ان کی جنوری فروری وغیرہ وغیرہ میں جنم لینے کے حوالے سے کرتے ہیں۔ یعنی کیلنڈر کے مہینوں کے حوالے سے کرتے ہیں، ہم اس عمل کو سائنٹفک قرار نہیں دیتے۔

ایسے لوگوں کی خصوصیات جنہوں نے 21 مارچ سے قبل جنم لیا ہے۔کسے ایسے لوگوں کی خصوصیات کے ساتھ متفق ہوسکتی ہیں جنہوں نے 21 مارچ کے بعد جنم لیا ہے؟
لیکن یقیناً ایک ہی شمسی مہینے میں جنم لینے والے لوگ کچھ مشترک خصوصیات کے رجحانات کے حامل ہوسکتے ہیں۔

شخصیت کی خصوصیات جو شمسی مہینوں پر بنیاد کرتی ہیں:

اب ہم ہر ایک شمسی مہینے میں جنم لینے والے لوگوں کی خصوصیات کا تذکرہ پیش کریں گے،اس سے قبل ہم مختلف تواریخ کو جنم لینے والے لوگوں کی خصوصیات کا تذکرہ پیش کرچکے ہیں،انہیں ان خصوصیات کے ساتھ مرکب کرن ہوگا جو مختلف شمسی مہینوں کے دوران جنم لینے کیلئے سے بیان کی گئی ہیں۔

منطقہ البروج کا پہلا برج (21 مارچ تا 21 اپریل)(Aries)

تقدیری اعداد

اب تک ہم اعداد کی مخفی اور پراسرار اہمیت پر بحث کرچکے ہیں اور اس امر کو بھی زیر بحث لاچکے ہیں کہ تاریخ پیدائش بنیادی عدد تک کم کرتے ہوئے کیسے ایک فرد کی شخصیت اور کردار پر اثرانداز ہوتی ہے۔

ہم نے شخصیات کی خصوصیات بھی بیان کی ہیں جو اس شمسی مہینے پر بنیاد کرتی تھیں۔ جس مہینے میں ایک فرد نے جنم لیا تھا اور ان کے موافق اور غیر موافق سال بھی بیان کر چکے ہیں، زیر نظر باب میں ہم درج امور زیر بحث لائیں گے۔

- ❖ تاریخ پیدائش کی اہمیت
- ❖ پیدائش کے مہینے کی اہمیت
- ❖ پیدائش کے سال اہمیت

واضح رہے کہ ہم یہ بحث ایک فرد کی قسمت میں اس کے بنیادی عدد کے حوالے سے کریں گے۔ وہ عدد جو بنیادی عدد تک کم کیا جاتا ہے۔

یہ عدد تقدیری عدد کہلاتا ہے۔۔۔ ایک فرد کی زندگی میں

یا

پر از واقعات عدد کہلاتا ہے۔۔۔۔ ایک فرد کی زندگی میں۔

اس پہلو پر پہلے بات نہیں کی گئی ہے، اب ہم ایک نیا اصول متعارف کروا رہے ہیں، جس کے تحت تاریخ پیدائش کا عدد ہمراہ پیدائشی کی پیدائش کے مہینے اور پیدائش کے سال کے اعداد بھی جمع کیے جاتے ہیں۔

آیئے ہم درج ذیل مثال زیر غور لاتے ہیں:۔

فرض کریں کہ مسٹر ایکس نے 27 اگست 1908ء (27-08-1908) کو جنم لیا تھا۔

اس کا تقدیری عدد یا مرکب عدد جو روحانی عدد بھی کہلاتا ہے درج ذیل سے معلوم کیا جائے گا۔

اس کے کام کے مجموعے کا آغاز ہوا۔ 1912

← 1+9+1+2=13 ← 1+3=4

اس کے کام کے مجموعے کا اختتام ہوا 1930

← 1+9+3+0=13 ← 1+3=4

والدہ کے نام کے حروف 13 ← 1+3=4

اس تھیوری کے مطابق تقدیری اعداد درج ذیل ہمدرد اعداد کے حامل ہوتے ہیں۔

تقدیری عدد	ہمدرد اعداد
1	3۔5۔اور7
2	4۔۔۔اور8
3	1۔5۔6۔7اور9
4	2اور8
5	3،1،اور7
6	3اور9
7	3،1،اور5
8	2اور4
9	3اور6

ڈاکٹر یونائیٹ کراس نے کچھ مثالیں پیش کی ہیں جن کا تذکرہ ہم نے درج بالا میں کہ ہے، تاہم ہم تاریخ پیدائش کے بنیادی عدد کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

ہم نے درج بالا معلومات اس لئے فراہم کی ہیں تاکہ قارئین درج بالا تھیوری کے ساتھ اپنی زندگی کا جائزہ لے سکیں اور اپنے دوستوں اور واقف کاروں کی زندگیوں کا بھی جائزہ لے سکیں، اگر وہ اپنے تقدیری اعداد کے مطابق اہم واقعات کی رونمائی پاتے ہیں تب وہ اسی طرح روبہ عمل رہ سکتے ہیں۔

میں قدم رکھنے والے صبر و استقلال سے کام لینے والے اور محنت کرنے والے حضرات جب تو اپنی آنکھوں سے فوائد مرتب ہوتے دیکھ لیں واللہ المومن۔

دراصل یہ نسخہ علم النقوش کے صحیح علم کامل ہے، حروف پر اس سے بہتر کتاب دنیائے عملیات میں نہ مل سکے گی، جو اس ترتیب اور خلاصے سے لکھی گئی ہو، اس میں نہ صرف عملیات ہی ہیں۔ بلکہ ریاضیت، قواعد اور خواص کی

جامع تفصیل موجود ہے۔ جو شخص بھی اس کا غور سے مطالعہ کریگا وہ نقوش کے علم پر پورا پورا عبور حاصل کریگا۔ اور اس علم کی نئی باریکیوں سے آگاہ ہو جائے گا، میرا یہ دعویٰ ہے کہ اس کتاب کی تعلیم حاصل کر لینے کے بعد علامل پر نہ صرف عملیات کی تمام کتابیں اسان ہو جائیں گی بلکہ اپنے اندر وہ نقوش کو مرضی کے مطابق وضع کرنے اور ان سے کام لینے کی قوت پیدا کرے گا، اس کتاب میں تمام اعمال مستند ہیں۔ اکثر میرے مجرَبات میں سے ہیں اور اکثر تصرفات سی ہیں، ضرورت پر اعمال اختیار کرنا نقوش لکھنا جائز کام ہے۔ نظر بد سے بچنے کے لئے حضرت ﷺ حضرت حسین کے گلیوں میں تعویذ لکھ کر ڈالا کرتے تھے۔ حدیث شریف کا مطالعہ کریں تو دعائیں درود، درود وظائف کو عظیم ذخیرہ جو مختلف امراض اور تکالیف کے لئے پائیں گے۔ میری یہ کتاب ایک مخصوص علم اور فن سے تعلق رکھتی ہے اپنی وسعت علمی اردو آمنیت عملی کی بنا پر تشریحات میں کوئی کسر اٹھا نہیں رہی۔ دعا ہے کہ خدا آپ کو اس سے فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ذہن کو قلوب کو پیش کریں۔

ب) اگر کسی وقت طالع کا طلوع ہو اس وقت اگر کس عملیات تیار رکے جائیں تو آسانی ہے انجام پذیر ہوتے ہیں اگر ان میں کوئی شخص کوکب ہو یا شخص کوکب کی نظر ہو تیر کی طرح تیز کام کرتا ہے بر خلاف اس کے اگر معوجہ الطلوع برب میں سعد کوکب کی معد نظرہ ہو تو عمل مشکل سے انجام پذیر ہوتا ہے یا بالکل نہیں ہوتا، اگر معوجہ الطلوع میں نیک عمل اختیار کرینگے تو عمل باطل ہو جائے گا۔

بروج معوجۃ الطلوع یہ ہیں جدی، دلو، حوت حمل، ثور، جوزا

4۔ ثمر کی حالت کا اندازہ کریں اس کے مزاج کو سمجھیں کہ عمل کرتے وقت وہ سعد حالت ہیں یا نہیں ہے۔

قمر گوشت سے تب پاک ہوتا ہفے جب کہ گرہن نہ ہو تحت الشعاع نہ ہو طریقہ محرر نہ ہوں، عقرب میں نجا تہوط ہو دبال اور نظرات نحس سے وابستہ نہ وہ تب جارک اعمال سعر میں اپنا فعل ظاہر کرتا ہے، ورنہ سختی اور پریشانی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا اور عمل ضائع ہو جاتا ہے بلکہ بعض اوقات نتیجہ الٹ ظاہر ہوتا ہے، ہاں البتہ شخص عمل ہو تو قمر کی نحوست میں قدر بھی زیادہ ہو گی۔ اتنی ہی عمل کو قوت دے گی۔

5۔ بروج کی ماہیت تین ہوتی ہے۔ 1۔ منقب 2، ثابت 3، اذڈ جسدین و۔ اگر عمل صدادیت میں ہے اور درد شخصوں کے درمیان خصوصیت کرانا مقصود ہے کہ ان میں ایک ہی تاثیر ظاہر کرے تو نوح پر اس وقت عمل لکھنا

چاہیے۔ کب کہ ظائع وقت برج منقلب ہو شخص برج طالع میں ہو اور قمر اس سے ساتویں گھر میں ہو۔ کا صاحب طالع اور قمر کا مقابلہ ہو اور ساعت زحل یا مریخ کی ہو کا قمر نحوست میں ہو یا یا شخص نظر ہو تو ایسے وقت میں عمل مقہورئی عدا نفاق عدارت طلاق اور فساد ڈالوانے کے تیار کر کے فریقین کے گھروں میں دفن کر دینا چاہیے۔ یا سکی گزر گاہیں وطن کو دینا چاہیے۔

مجروج منقلب۔ عقل سرطان میزان اور جدی ہے۔

ب)اسی طرح اگر عمل محت کا ہے کسی شخص کی کیس سلسلے میں تسخیر کی ضرورت ہے گو یہ اس وقت کرتے جائیں جب کہ ظائع وقت بروج زہ جسدین میں سے قمر برج طالع میں ہو شمسی قمر کی آپس میں نظر شیٹ اور ساعت زہرہ مشتری کی ہو یا گر طالع میں زہروق یا مشتری سے کوئ ستا مواد قمر کے ساتھ کی نظر سعہ ہو یا سعد کو اکب کے نظرات طالع سے مصر ہوں اور قرم ہر قسم کی فوت سے پاک ہو تو تب و تسخیر میں تیار کرنا بہت موثر قواعد استخراج موازین عملیات طلسم اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ ان کے لئے پوری پوری موافقت کے سامان نیا کے جائیں ان موازین کے مہیا کرنے میں جو اثر پیدا کرتے ہیں۔ وقت اسخراج سب سے اہم اور مشکل ہے یہ جان لیں کہ قمر ہماری دنیا کے فعلی نظام کا حکمران جب تک یہ موافق نہ ہو افعال میں تاثیر پیدا نہیں ہوئی۔ لہذا مندرجہ ذیل امور کا استخراج عمل میں لائین، آیا یہ دن مطلوبہ عمل کے موافق ہے اس امر کو جاننے کے لئے یہ معلوم کریں کہ کفر کن منزل پر ہے قرم کی روزانہ حرکات سے ہر روز کے سعد آئین اعمال کا علم ہو گا۔ یونانی تفویم سے قمر کی وٹامنز حرکات بروج و منازل میں معلوم کی جاسکتی ہے، یہ معلوم کرین کیہ عمل دن کو کرنا ہے یارات کو وجدید ہے کہ دن کے س طالع برو روزی ہے کئے جاتے ہیں اور رات کے اعمال طالع بروج لیلی میں کئے جائے گے۔ ان طالعوں میں قمر حرکت کی رہاہوں یعنی قمر گو ان میں رکھنا چاہیے۔ لہذا جان لیں کہ طالع بروج روزی سے ہوا اور عمل راتک کو کرنا تو فاسد ہو جائے گی۔ اور اسی طرح بروج لیلی سے ہو اور عمل رات کو کریں گے تو ناسہ ہو جائیگا، دشواری کا اندیشہ ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ ترتیب وار ایک برج دن سے متعلق ہے درد سرارت سے اسی طرح کہ برج حمل دن دے متعلق ہے اور برج ثورات حل ہذا التعیاس بر کی بہ لحاظ روئیں دو قسمیں ہوئی ہیں ایک مستغیثہ الطلوع کہلاتے ہیں

دوسرے معوجہ اگر عمل سعد ہوں کو اکبر کی نظر بھی اور طالع وقت مستغیثہ طلوع اختیار کیا جائے تو آسانی سے انجام ہیں اور اگر سعہ کواکب کی نظر بھی ان سے سعد ہو یا سعد کوکب ان کے اندر حرکت کر رہا ہو تو عمل سے بہت موثر ہگا بر خلاف اس کے اگر بروج مستغیثہ الطلوع کے ساتھ کواکب کی نظر ہو یا اس میں کوئی شخس کوکب حرکت کر رہا ہو تو عمل فاسد ہو جائے گا۔ اور اسکا اثر ظاہر ہونا مشکل ہو گا۔

ہاروت اور ماروت

یہ دونوں فرشتے تھے جو شہر بابل میں بصورت انسان رہتے تھے، وہ علم سحر سے واقف تھے، جو کوئی سحر سیکھنے کا طالب ان کے پاس جاتا اور تو وہ اس کو منع کرتے کہ اس میں ایمان جانے کا خطرہ ہے اس پر بھی اگر وہ باز نہ آتا تو اس کو سکھا دیتے اللہ تعالیٰ کو ان کے ذریعہ بندوں کی آزمائش منظور تھی جیسا کہ خوبصورت انسانی شکل میں فرشتوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو آزمایا تھا۔

صاحب تفسیر حقانی لکھتے ہیں۔ ہاروت و ماروت شہر بابل میں دو شخص تھے جن کو ان کے عجائب افعال اور نیک چلن کی وجہ سے لوگ فرشتہ کہتے تھے اور ان کا یہ لقب مشہور ہو گیا تھا۔ یہ دو شخص اس فن سے واقف تھے مگر اس کو برا سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ جو شخص ان کے پاس سیکھنے آتا اس سے یہ کہہ دیتے تھے کہ بھائی خدا نے یہ علم ہمیں تمہاری آزمائش کے لیے دیا ہے اس کو نہ سیکھو ورنہ ایمان جاتا رہے گا۔

جسم میں سوئیاں اور کیل کیوں چبتے ہیں

اگر مریض اس کفیت کا ذکر کرے تو ڈاکڑ اور عام حضرات اس کو گرمی خشکی کی وجہ بتاتے ہیں لیکن گرمی خشکی سے جو چبھن کی تکلیف ہوتی ہے وہ ادویات اور ٹھنڈی غذائیں استعمال کرنے سے ختم ہو جاتی ہے اور وہ تکلیف اتنی سخت بھی نہیں ہوتی جتنی جادو جنات میں استعمال شدہ سوئیاں اور کیل یا کبھی کبھار بلیڈ دیتے ہیں جادوئی عمل میں متعلقہ شخص کو ہر وقت پریشان اور نامعلوم بیماری میں مبتلا رکھنے کے لیے جادوگر جس انسانی حصے کو تکلیف کے لئے ٹارگٹ کرتا ہے، ان حصوں میں گڑیا

کے، کبھی بکرے کے، سر یا دل میں اور کبھی جادوئی تعویذات میں سوئیاں بلیڈ پیوست کرکے یا تو قبرستان یا پھر ویران جگہ میں دفن کر دیتا ہے اگر مزید شدید تکلیف دینی ہو تو ان جادوئی اشیا کو پہلے آگ میں جلا کر پھر ان کو دفن کرتا ہے جس کے نتیجے میں مریض کی جان پر بن جاتی ہے کبھی سر کبھی دل کبھی ہاتھ اور کبھی پاؤں میں چھبن اور جسم میں کٹ لگنے کی تکلیف ایسے محسوس ہوتی ہے جیسے حقیقت میں کوئی تکلیف دے رہا ہو یہ چُھبن کسی بھی دوایا غذا سے ٹھیک نہیں ہوتی اور مریض چِلّاتا ہے عجیب سی چھبن اور درد ہوتی ہے جسے وہ عام الفاظ میں کسی کو سمجھا بھی نہیں پاتا اگر آپ ایسی کفیت میں مبتلا ہیں اور تشخیص و علاج کی ضرورت ہو کسی نیک عالم اور عامل سے اپنا علاج کروائے۔

جادو کی وجہ سے 18 امراض

یہ خواتین کے لئے ایک نہایت تکلیف دہ اور پریشان کن مرض ہے۔اس میں بعض اوقات بچے پیٹ میں ہی مرجاتے ہیں ۔بعض دفعہ چوتھے پانچویں مہینے میں حمل ساقط ہوجاتا ہے۔بعض دفعہ پیدا ہونے کے بعد پہلے یا چھٹے مہینے میں فوت ہوجاتے ہیں۔پیدا ہوکر مرنے والے بچے عام طورپر آخر میں سبز رنگ کے دست کرتے ہوئے جان ہار جاتے ہیں اور آخر میں ان کا رنگ بھی سبز پڑجاتاہے۔بعض خواتین کو اس طرح کاہوتا ہے کہ حمل لڑکے کا ہو تو ساقط ہوجاتاہے،اور لڑکی کا ہوتو پرو ان بھی چڑھتاہےاور بچی بھی نارمل حالت میں پیدا ہوتی ہے۔جبکہ بعض کا اس کے برعکس ہوتا ہے۔

کئی دفعہ بچہ تو پیدا ہو جاتا ہے لیکن بچہ اکثر بیمار رہتا ہے اور اسکا وزن کم ہوتا جاتا ہے اکثر دست ہوتاہےاور جسم میں حرارت رہتی ہے جیسے بخار ہو اور بچہ اکثر روتااور ڈرتا ہے جسم کو ایسا لگتا ہے جیساکسی نے پکڑ کر جھٹکا دیا ہو یا ماں اور بچہ دونوں بیمار ہوتے ہیں۔

فصل ثانی:

عورتوں میں اٹھراہ کی چند عام علامات

1. جسم پر نیل پڑ جانا
2. ماہواری خراب رہنا
3. جسم میں سستی اور کمر میں درد ہو
4. ہاتھوں کا سو جانا
5. سر کا سو جانا
6. برے برے خواب آنا

اولاد کا پیدا نہ ہونا جبکہ طبی طور پر میاں بیوی ٹھیک ہو اگر کسی عورت کو یہ علامات ہیں تو اِسے کسی کامل روحانی معالج سے اپنی تشخیص کروالینی چاہیے روحانی علاج کے بعد طبی علاج بھی فائدہ دے گا جو ادویات پہلے اثر نہیں کرتی تھیں اب مکمل فائدہ کرے گی،یہ مرض اکثر عورت سے دوسری عورت یا بچے کو منتقل ہو جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ آٹھ قسم کا ہے(واللہ اعلم) کوئی مخالف جادو سے بھی یہ مسائل پیدا کر سکتا ہے اور جنات کے اثر سے بھی یہ تکلیف ہو سکتی ہے اور بعض اوقات طبی اور قدرتی وجوہات بھی اس مرض کا سبب بن سکتی ہیں لیکن اصل وجہ کامل معالج ہی بتا سکتا ہے۔

7 شادی میں رکاوٹیں ڈالنے کا جادو

عموماً علامات کچھ اس طرح کی ہو سکتی ہیں

1۔ دائمی سر درد

2۔ سینے میں شدید گھٹن کا احساس، خاص طور پر عصر کے بعد سے لے کر آدھی رات تک

3۔ منگیتر کو بدصورت منظر میں دیکھنا

4۔ بہت زیادہ پریشان حالی

5۔ نیند کے دوران بہت زیادہ گھبراہٹ

6۔ کبھی کبھی معدے میں شدید درد

7۔ پیٹھ کی نچلی ہڈیوں میں درد

یہ جادو کیسے ہوتا ہے؟

کوئی کینہ پرور اور سازشی انسان پلید جادوگر کے پاس جاتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ فلاں آدمی کی بیٹی پر جادو کر دو تاکہ وہ شادی نہ کرسکے، جادوگر اس کا اور اسکی ماں کا نام اس سے پوچھ لیتا ہے، پھر اس کا کوئی کپڑا طلب کرتا ہے، اس کے بعد اس پر جادو کر دیتا ہے اور اس سلسلے میں ایک یا ایک سے زیادہ جنات کی ڈیوٹی لگادیتا ہے، جو اپنی ڈیوٹی انجام دینے کے لئے اس عورت کا پیچھا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر اسے موقع مل جائے تو اس میں داخل ہو جاتا ہے، پھر اُسے اِس حد تک پریشان کرتا ہے کہ جو بھی منگنی کا پیغام لے کر اس کے پاس جاتا ہے، وہ اس کے ساتھ شادی کرنے سے فوراً انکار کر دیتی ہے، اور اگر اس میں داخل ہونے کا موقع نہ ملے تو باہر باہر سے جن کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر مرد کو اس عورت کے سامنے بدصورت ثابت کرے، اور خود اس عورت کو مردوں کے ذہنوں میں بدصورت عورت کے طور پر ثابت کرے، چنانچہ وہ عورت ہر مرد کے ساتھ شادی کرنے سے بلاوجہ انکار کرتی ہے، اور اگر کوئی مرد اسکے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار ہو بھی جائے تو شیطان اس کے دل میں مسلسل وسوسے ڈالتا ہے اور اسے اس سے بد ظن کر دیتا ہے۔ اور ایسا بھی ہوتاہے کہ اس عورت کے گھر میں جو شخص بھی اس عورت کے ساتھ شادی کرنے کی نیت سے داخل ہوتا ہے، اسے شدید گھٹن کا احساس ہوتا ہے اور اس کا گھر اسے جیل خانہ لگتا ہے، اس کے بعد وہ دوبارہ اس گھر میں داخل ہونے کا سوچتا بھی نہیں۔

سحر استحاضہ

سحر استحاضہ کیسے ہو جاتا ہے؟

اس قسم کا جادو صرف عورتوں پر ہوتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جادوگر ایک جن کو اس عورت پر مسلط کر دیتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے،اور اس کی یہ ڈیوٹی لگاتا ہے ہے کہ وہ اسے استحاضہ کی بیماری میں مبتلا کردے، چنانچہ جن عورت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کی رگوں میں خون کے ساتھ ساتھ گردش کرتا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے:(الشیطان یجري من آدم مجری الدم)شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

(البخاری:ج4،ص282،الفتح۔مسلم:ج14،ص155،نووی)

اور دوران گردش جب وہ رحم کی رگوں میں پہنچتا ہے تو ان میں ایڑ لگا دیتا ہے جس سے ان رگوں سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔حضرت حمنۃ بنت جحش نے جب استحاضہ کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:(إنما هی رکضة من رکضات الشیطان) (الترمذی :حسن صحیح) استحاضہ تو صرف شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اور ایک روایت میں یوں ہے:(انما هو عِرق ولیس بالحیضة)(رواه أحمد والنسائی باسناد جید)

یہ تو ایک رگ سے بہنے والا خون ہے، حیض نہیں ہے۔

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ استحاضہ عورت کے رحم میں موجود رگوں میں سے کسی ایک رگ میں شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

استحاضہ کیا ہوتا ہے؟

ابن اثیر کہتے ہیں:استحاضہ یہ ہے کہ حیض کے دنوں کے بعد بھی عورت کو خون آتا رہے۔

(النہایہ:ج1،ص469)

جادو جنات کے اسباب

آج کا مضمون انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ہمارے معاشرے کی ایک خاص تعداد اس مرض اور وہم میں مبتلا ہے۔ یہ سچ بھی ہے اور کسی حد تک ایک وہم بھی۔ اسے جادو یا بد اثرات یا پھر شیطانی اثرات کا نام دیا جاتا ہے۔

ایک تحقیق جو میری بساط میں تھی وہ اس بارے میں کیا کہتی ہے، آج آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس سلسلے میں اساتذہ، علماء اور مشائخ کی مدد بھی حاصل کی۔ خصوصاً علماء حق سے مشاورت کی۔

جادو، بد اثرات یا شیطانی اثرات کیا ہیں؟

میں نے ان تین معاملات کو یکجا اس لیئے کر دیا ہے کہ ان کی علامات اور اثرات ملتے جلتے ہیں اور اس مختصر تحریر میں ان کو جامعیت سے بیان کرنا ہی بہتر ہے۔

جب کسی فرد پر جادو ، جنّات، بد اثرات حاوی ہو جائیں تو اس سے رحمتِ الٰہی بھی اٹھ جاتی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ نماز، قرآن، شرعی احکام، خلوص و وفا، حسنِ سلوک، آدابِ معاشرت، حقوق العباد، تعلیم و تعلم اور فکرِ آخرت اس کے ذہن سے نکل جاتے ہیں۔ جادو ایک شیطانی عمل ہے اس لیئے شیطان اپنے حملے میں کامیاب ہو کر اس انسان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات سے دور کر دیتا ہے۔ جادو کی سب سے بڑی نحوست یہی ہوتی ہے کہ بندہ عبادات اور اچھائی کے کاموں سے دور ہو جاتا ہے اور وہ مزید ایسے عمل کرتا ہے جس سے رحمت کی بجائے اس پر زحمت نازل ہوتی ہے۔ یوں بے برکتی اور نحوست کا یہ سلسلہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس بندے کو اپنے اوپر کیئے گئے جادو کا احساس بھی نہیں ہوتا اور وہ کفرانِ نعمت کرتا رہتا ہے۔ اگر کوئی اس کو سمجھانے کی کوشش کرے تو وہ الٹا اس کو برا کہے گا اور خود کو درست بتائے گا۔ جادو کی نحوست کی وجہ سے وہ اپنا علاج کروانے کی توفیق سے بھی محروم رہتا ہے اور اس کی یہ نحوست آہستہ آہستہ اہلِ خانہ اور عزیز و اقارب تک بھی جا سکتی ہے۔ جادو کا بنیادی مقصد تو کسی کی زندگی تباہ کرنا، اسے ہلاک کرنا، مصیبت میں مبتلا کرنا، ذہنی سکون چھیننا اور اذیت و پریشانیوں میں مبتلا کرنا ہوتا ہے۔

جادو کے اثرات و علامات آپ حضرات ملاحظہ فرما لیں۔

جادو کیسے ہوتا ہے؟

بہت سارے لوگ جادو یا جنات کا پتہ چلنے کے فوری بعد پہلا سوال یہ کرتے ہیں کہ یہ جادو جنات کس نے بھیجے ہیں؟ اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے تو گھروں میں آگ لگ جائے۔ کیونکہ بہت

سارے واقعات میں انتہائی قریبی عزیز ہی ملوّث ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس پر غور نہ کریں کہ یہ حرکت کس نے کی بلکہ اس کے علاج پر توجہ مرکوز کریں۔

اسی طرح ہمارے معاشرے میں موجود جہالت، دین و شریعت سے ناواقفیت کی وجہ سے لوگ مبتلائے مصیبت ہوتے ہیں اور وہ تصور کرتے رہتے ہیں کہ فلاں نے مجھ پر جادو کیا ہے۔ میری اپنی معلومات کے مطابق75 فیصدلوگ ایسے ہیں جن پر جادو یا شیطانی اثرات ان کی اپنی غلطیوں، بد اعمالیوں اور شرعی احکام کی خلاف ورزیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

جادو، جنات اور شیطانی اثرات کی چند وجوہات ملاحظہ فرمائیں۔

1. وضو اور غسل کا شرعی طریقہ نہ جاننا۔
2. قرآن کریم کو اس کے آداب کے خلاف پڑھنا۔
3. نماز کی پابندی نہ کرنا۔
4. نماز کے احکام،فرائض اور واجبات سے ناواقف ہونا۔
5. غیبت اور چغل خوری کرنا۔
6. لباس گندہ رکھنا۔
7. جسم ناپاک رکھنا۔
8. گھر کے اندر ناپاک کپڑوں کو رکھنا، خصوصاً خواتین حیض ونفاس والے کپڑے استعمال کے بعد دیر تک گھر میں رکھتی ہیں
9. سب گھر والوں کا ایک ہی کنگھی استعمال کرنا
10. ایک دوسرے کا لباس پہن لینا
11. جھوٹ بولنا

12. ننگے سر بیت الخلا میں جانا۔

13. خواتین کا سر کے بال کھلے رکھنا اور ننگے سر گھومنا، ابرو اور بھوئیں بنوانا، علماء نے اسے حرام قرار دیا اور ایسے کرنے والی پر لعنت کی وعید آئی

14. نیل پالش کا استعمال کرنا کہ اس میں حرام اجزاء ہوتے ہیں اور اس سے وضو اور غسل بھی نہیں ہوتا۔

15. ازدواجی تعلقات میں غیر فطری طریقہ اختیار کرنا اور غیر شرعی حرکات کرنا۔

16. خواتین کا گھر سے باہر جاتے ہوئے خوشبو، عطر اور پرفیوم لگانا، ایسی عورت کو حدیث میں بدکارہ اور زانیہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

17. بیت الخلا میں جا کر گنگنانا اور گفتگو کرنا۔

18. ستر عورت کی خلاف ورزی اور بے پردگی کرنا۔

19. سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب کرنا۔

20. قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب کرنا۔

21. انبیاء ورسلِ عظام علیہم السلام،اصحابِ رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین،اولیاءاور علمائے حق کی شان میں گستاخی کرنا۔ایسے شخص کو توبہ بھی بمشکل ہی نصیب ہوتی ہے۔

22. یتیم اور بیوہ کا مال کھانا۔

23. سود کھانا یا کھلانا۔

24. رشوت دینا یا دلانا۔

25. ناجائز منافع خوری۔

26. کسی بے گناہ پر تہمت اور الزام لگانا۔

27. جھوٹی قسم کھانا۔

28. قرآن کی تلاوت کے وقت شور کرنا۔

29. اوندھے منہ یعنی اُلٹا لیٹنا کہ یہ اہلِ جہنّم کا طریقہ ہے۔

30. فجر کے وقت سوتے رہنا۔

31. قرآن کو بے وضو ہاتھ لگانا۔

32. والدین کی نافرمانی کرنا۔

33. گھر میں کتا پالنا

34. شراب و نشہ۔

35. جوا کھیلنا۔

36. حرام غذا کھانا۔

37. غریب کا حق نا دینا۔

38. زکوٰہ ادا نہ کرنا۔

39. شرک اور بدعت میں مبتلا ہو جانا، یعنی کفار و مشرکین کی رسومات میں مبتلا ہو جانا۔

ہمارے دیہاتی معاشرے میں شادی بیاہ، موت اور دیگر مواقع پر بہت ساری خرافات موجود ہیں جو خالصتاً ہندوانہ رسومات ہیں۔ اس طرح حاملہ خواتین کے بارے میں بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ یہ تمام امور، جنّات، جادو اور شیطانی اثرات کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔

اب اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو سمجھ آ جائے گی کہ یہ وہ کام ہیں جن سے شریعت نے منع کیا ہے۔ جب بھی کسی کام میں شرعی احکام کی خلاف ورزی ہو گی اسی وقت شیطان کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ جب رحمان کی بجائے شیطان کو دعوت دی جائے گی تب ہی تباہی ہو گی۔

ضروری نہیں کہ مذکورہ تمام خامیاں موجود ہوں تو ہی جادو ہوتا ہے، ان میں سے کوئی ایک حرکت بھی تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔ تاہم جس کو اللہ توبہ کی توفیق دے وہ واپس رحمتِ الٰہی کے دریا میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔

کالا علم یا سفلی علم کیا ہے؟ اس کی کیا حقیقت ہے؟

آج کل یہ سوال ہر دوسرے بندے کو پریشان کر رہا ہے، میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ آپ کو ہر ممکن حد تک تسلی بخش معلومات اور تجربات پیش کر سکوں .سب سے پہلے تو یہ بات سمجھ لیجیے کہ جادو ٹونا یا سفلی کوئی ماورائی افسانہ یا سنی سنائی چیزیں نہیں ہیں، یہ ویسے ہی ایک علم ہے جیسے باقی علوم ہیں، لیکن آپ اسے منفی علم کہیں گے کہ یہ اللہ کی مخالفت مول لے کر پڑھا پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے .جادو کا ہونا تسلیم کیا گیا لیکن یہ کہا گیا کہ بحیثیت علم کے یہ ایک حقیقت ہے جو شیاطین اور ان کے پیروکار اختیار کرتے ہیں.اگر آپ کالے جادو کی ابتداء کی بات کریں تو یہ حضرت آدم کی خلقت کے ساتھ ہی ہو گئی تھی کہ شیطان کو جو طاقت اور اختیارات دیے گئے، اس نے وہ ہر ناجائز اور ناپاک کام کے لیے اختیار کیے، ظاہر ہے یہی کالا جادو ہے، اور یہی کالے علم کی حقیقت ہے .ہر وہ لفظ جو خدائی احکامات یا اوصاف کی مخالفت میں کہا جائے، وہ جادو ہے یا ناپاک اور نجس شے ہے.کالے علوم کا اصل منبع ہندو مذہب ہے جس کا سرچشمہ کالی ماتا یا درگاہ دیوی ہے۔اسی طرح ہر مذہب میں مذہب مخالف لوگ یا عناصر موجود ہوتے ہیں،اور اپنی جگہ سفلی علوم کے ماہر ہیں، جو عیسائیت کا منکر ہے، عیسائی عقیدے پر یقین نہیں رکھتا،اور بائبل سے ہٹ کر کسی علم کے ذریعے کوئی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے یا کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو وہ جادوگر ہے .اسی طرح باقی الہامی مذاہب کی مثال پیش کی جا سکتی ہے سوائے ہندو مذہب کے، جس کی تعلیمات کا سرچشمہ یہی سفلی علم

ہے.ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا ہے کہ جادو سیکھنے کی پہلی شرط قرآن کی بے حرمتی اور کچھ ایسی حرکات کرنا ہے جس سے کوئی بھی انسان سرے سے دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے .اب وہ حرکات کیا ہیں، انھیں بغور پڑھیے اور گانٹھ باندھ لیجیے.جادو سیکھنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ قرآن کو نعوذ باللہ کسی بھی قرآنی صفحے یا صفحات کو پاؤں تلے رکھ کر وظیفہ کیا جاتا ہے، اس کے لیے گندی ترین جگہ جیسے باتھ روم یا نجاست والی جگہ کا انتخاب کیا جاتا ہے، عورتوں کے حیض والے خون سے، اور ان کپڑوں پر جن پر خون لگا ہو، ان پر مقدس الفاظ اُلٹ کر لکھے جاتے ہیں، اس دوران چلہ کشی وغیرہ کی جاتی ہے، یہ عامل بننے کی ابتداء ہے۔اب آپ دیکھ لیں کہ جس کام کی ابتداء یہ ہے، اس کی انتہا اور اسفلیت کیا ہوگی؟ آپ نے کہانیوں اور ناولز میں پڑھا ہوگا کہ الو کا گوشت اور کھال وغیرہ جادو ٹونوں میں استعمال کی جاتی ہے، صرف یہی نہیں، حالت جماع میں جو نجاست بدن سے نکلتی ہے اسے بھی تعویذ لکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اور انسان اسفل السافلین میں شمار ہونے لگتا ہے .انسانی بدن کی نجاست کے علاوہ ناپاک جانوروں کی غلاظت، خون، کھوپڑیاں عملیات میں استعمال کی جاتی ہیں، بعض اوقات جو لوگ قبرستان میں سخت قسم کی چلہ کشی وغیرہ کرتے یا کرواتے ہیں،اس میں مردوں کی توہین،ان کے ساتھ بد فعلی،اور اس قسم کے ہزاروں ایسے کام کیے جاتے ہیں جس کے بارے میں عام انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو ان شیطانی اعمال سے بچائے۔آمین

میاں بیوی کی جدائی: نفرت اور طلاق کی وجہ

یہ مسلہ کئی دفعہ ذاتی پسند نا ملنے پر اور کئی دفعہ گھریلو مسائل اور دوسروں کی دخل اندازی سے پیش آسکتا ہے اور ایک خفیہ وجہ جادو جنات بھی ہوسکتی ہے شیطان کا سب سے پسندیدہ فعل میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہے اس جادو کی نوبت زیادہ تر تب آتی ہیں جب ایک لڑکی یا لڑکے کو اپنے تابع کرکے اپنی خواہش پوری کرنی ہو یا کسی سے انتقام لینا اور ذلیل ہوتے دیکھنا ہو اکثر دیکھا گیا کہ خاندان میں کچھ لوگ رشتہ جوڑنا چاہتے ہوں اور گھر والے بات نا مانیں اور انکار کردیں تو رشتہ مانگنے

والے جادو گر کے پاس جاتے ہیں کہ یہ رِشتہ ہمیں ہی ملے اگر ہمیں نہ ملے جہاں بھی یہ رشتہ طے ہو ختم ہو جائے آخر کار ذلیل ہو کر ہمارے ہی پاس آئے اور انکا سر نیچا ہو اس صورتحال میں دونوں پر جادوئی عمل کیا جاتا ہے طلاق تک لے جانے کے لیے عورت کے یا مرد کے ذہن میں نفرت اور وساوس اور غصہ پیدا کیا جاتا ہے وہ ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں قربت کے تعلقات میں دلچسپی ختم اور کبھی کبھی مرد وقت مباشرت اپنے آپ کو ناکارہ پاتا ہے اور عام حالات میں تندرست ہوتا ہے بعض دفعہ عورت پر عمل ہونے کی صورت میں عورت مرد کو اپنے قریب نہیں آنے دیتی یہاں تک کہ طلاق مانگتی ہے کہ مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا اور اگر کسی مجبوری سے رہے بھی تو مرد میں اور صحبت میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی یہ کفیت جادو جنات کی وجہ سے ہوتی ہے یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر جنات عورت پر عاشق ہوجائیں تو وہ بھی عورت اور مرد کو ملنے نہیں دیتے جن اس عورت کو اپنی ملکیت سمجھتا ہے عورت کے ساتھ ازدواجی فعل خود کرتا ہے واضح رہے کہ جن کے اس فعل سے عورت کو کوئی سکون حاصل نہیں بلکہ تکلیف اور پریشانی ہوتی ہے عورت کے ذہن میں مرد کے بارے میں نفرت اور وسوسے ڈالتا ہے) مفہوم القران (جنت میں ایسی پاک عورتیں ہونگی جنہیں نہ کسی انسان نے نہ کسی جن نے چُھوا ہو گا اور مرد کے جسم کو کمزور کر دیتاہے جو عورت مرد سے بیزار ہوکر دوری اختیار کرتی ہےاور عورت اس صورت حال میں بے قصور ہوتی ہے عام صورت حال میں بھی میاں اور بیوی بات بے بات پر لڑپڑتے ہیں یا بلا وجہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی اور اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے ہیں اور مسئلہ اخر کار طلاق تک چلاجاتاہے اور بعد میں دونوں سر پکڑکے بیٹھ جاتے ہیں کہ یہ کیا کیا۔

جادو وجہ ہلاکت

جادو دین میں ہلاکت لانے والے کئی امور کا جامع ہے مثلا جنّوں اور شیطانوں سے مدد طلب کرنا، غیر اللہ سے دل کا ڈرنا، اللہ پر توکل کو چھوڑ بیٹھنا اور لوگوں کے مفادات و ذرائع معاش کو تباہ کرنے کے درپے ہونا وغیرہ۔ جادو معاشرے کی جڑیں کاٹنے اور اس کی بنیادیں گرانے والا آلہ ہے

اور یہ خاندانوں میں جھگڑے و فسادات پیدا کرنے کا سبب بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا ہے ": سات مہلک چیزوں سے اجتناب کروصحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم وہ کون کونسی ہیں ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا:ان میں سے ایک یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

جادو

1. اس شخص کو قتل کرنا جس کی جان کو ناحق مارنا اللہ نے حرام کر رکھا ہے۔
2. سود خوری کرنا۔
3. یتیم کا مال کھانا۔
4. دوران جنگ (میدان سے) پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلنا۔
5. اور بھولی بھالی پاکدامن و بے قصور عورتوں پر تہمت و بہتان لگانا

جادو اور جنات کے اثرات کی نشانیاں

آج ہم بات کریں گے کہ جادو اور جنات کے اثر کرجانے پر کیا کیا مسائل اور علامات ہو سکتی ہیں جادو جنات کی محض چند یہی علامات نہیں صرف قارئین کو جادو جنات کی پہچان کے قریب کرنا مقصود ہے ان میں سے کوئی ایک علامت اگر کسی شخص یا گھر کے اندرپائی جاتی ہو تو اسے شرعی معالج سے تصدیق کرالینی چاہیے جبکہ کچھ علامات تو بجائے خود جادو کی تصدیق کرتی ہیں ۔ایسی علامات کی موجودگی میں قرآن وسنت کے ذریعے فوری علاج ضروری ہے بصورتِ دیگر غلط نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔جادو کی علامات دو طرح کی ہیں:

(ا)حالتِ نیند کی علامات (۲)حالتِ بیداری والی علامات

جادو کی اصل اقسام توکم ازکم اتنی ہیں

جتنے دنیا میں جادوگر پائے جاتے ہیں ۔ان میں سے ہمارے علم یا تجربہ میں آنے والی اقسام کی تفصیل اس طرح سے ہے:

کلام کا جادو:

اس قسم کے جادو میں ساحر کسی بھی قسم کی پڑھائی کے ذریعے کسی شخص پر سحر کرتا ہے ۔

تعویذ جلانا:

بعض دفعہ خاص قسم کا تعویذ لکھ کر اسے جلانے سے مطلوبہ شخص پر جادو مسلط کیا جاتا ہے ۔یہ طریقہ محبت اور ہلاکت کے لئے زیادہ استعمال کیاجاتاہے ۔

تعویذ دفنانا:

بعض خاص قسم کے مقاصد کے لئے جادوگر تعویذ لکھ کر اسے زمین میں،قبر میں،مطلوبہ شخص کے گھر میں یااس کے راستے میں دفنا دیتاہے۔ایسے تعویذ ہلاکت،جدائی اور محبت کیلئے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

تعویذ بہانا :

بعض دفعہ عامل تعویذ کوپانی میں بہاکر مختلف قسم کے مقاصدحاصل کرتاہے۔

تعویذ پلانا:

بعض مقاصد) محبت ، ہلاکت ، بیماری وغیرہ (کے لئے مطلوبہ فردکوتعویذ پانی میں گھول کر پلایا جاتا ہے اور اس سے مطلوبہ نتائج زیادہ جلدی اور زیادہ پختہ نکلتے ہیں ۔

سحری اشیاء کھلانا:

بعض دفعہ ساحر کسی چیز پر پڑھائی کرکے دیتاہے کہ مطلوبہ شخص کو یہ کھلا دیاجائے ۔ محبت ، بیماری ، ہلاکت اور نفرت کے لئے ایسے عملیات بہت عام ہیں۔

مسان کی راکھ کھلانا :

بعض عملیات میں جادو گر کسی کھانے پینے کی چیز میں ہندوؤں کی مرگھٹ سے مردوں کو جلا ئے جانے والی راکھ ملا کر مطلوبہ شخص کو کھلا تا ہے۔ایسا عمل ہلاکت اور بیماری کے لئے کیا جاتا ہے اور نہایت خطرناک بھی ہوتا ہے اور اس کا علاج بھی بہت مشکل ہوتا ہے۔

تعویذ ہوامیں لٹکانا:

بعض مقاصد کے لئے ساحر کوئی تعویذ لکھ کر سائل کو دیتا ہے کہ اسے اپنے گھر میں، ویرانے میں ، قبرستان میں یامطلوبہ شخص کے گھر کے پاس لٹکا دو۔ ایسے تعویذ محبت کیلئے بھی کار آمد ہوتے ہیں اور جدائی کے بعض اعمال میں بھی استعمال ہوتے ہیں ۔

پتلے میں سوئیاں چبھونا:

بعض دفعہ ساحر مطلوبہ شخص کے نام پر کپڑے کا ایک پتلا بناتا ہے اور اس کو جن اعضاء کی بیماریوں میں مبتلا کرنا ہوان اعضاء میں سوئیاں چبھوکر وہ پتلا کسی قبر وغیرہ میں دفن کردیتاہے ۔ کچھ عرصے کے اندر اندر مسحور شخص کو ان اعضاء میں طرح طرح کی تکلیفیں شروع ہوجاتی ہے جن اعضاء) پیٹ،دل،دماغ، گردے (میں ساحر نے سوئیاں چبھوئی ہوتی ہیں ۔بعض دفعہ زیادہ مدت گذر جانے اور سوئیوں کو زنگ لگ جانے کے بعد ایسے مسحور کا علاج دشوار اور بعض دفعہ ناممکن ہوجاتاہے۔

موم کی گڑیا پر عمل:

بعض دفعہ جادوگر موم کے پتلے پر عمل کرکے اسے ہلکی آنچ پر رکھنے کو کہتا ہے۔ جوں جوں اسے تپش پہنچتی ہے تو ں توں اس کا مسحور پر اثر ظاہر ہوتاہے ۔ اگر محبت کے لئے ایسا عمل کیاگیا ہوتو اس کے دل میں طالب کے لئے محبت ، کشش ، تپش اور بے قراری پیدا ہوتی ہے اور اگر ہلاکت یابیماری کے لئے کیا گیا ہوتو اسے طرح طرح کی جسمانی بیمار یاں لاحق ہوتی ہیں اور وہ بستر سے لگ جاتاہے۔

ہنڈیا چلانا ،مٹھ چلانا :

یہ ایک نہایت خطرناک اور مہلک عمل ہے اس عمل سے مطلوبہ شخص منٹوں میں ہلاکت کا شکار ہوجاتاہے۔اسے ہانڈی چلانا بھی کہا جاتا ہے اور مٹھ چلانا بھی جادو گر ایک پتلے پر عمل کرکے اسے ایک ہنڈیا میں ڈال کر ایسی جگہ آکر اس پر پڑھائی کرتا ہے جہاں سے اس ہنڈیااور مطلوبہ شخص کے گھر کے درمیان کوئی آبی گذر گاہ(دریا ، نہر ، پانی کا نالہ)حائل نہ ہو۔ اس عمل سے وہ ہنڈیا ہوامیں اڑتی مطلوبہ شخص کے گھر تک پہنچتی ہے اور اس کی چھت کے قریب پہنچ کرباقاعدہ اردویا مقامی زبان میں ہدف کو چیلنج کرتی ہے کہ میں آگئی ہوں۔ تو اگر اپنا بچاؤکر سکتا ہے تو کرلے ۔اس آواز کے ساتھ دھڑام سے وہ ہنڈیا مکان کی چھت پر یااس گھر کا صحن ہوتو صحن میں گر کر پھٹ جاتی ہے ۔ اور اس کے پھٹتے ہی مطلوبہ شخص کادل یا جسم کا کوئی اور عضوِ رئیسی پھٹ جاتاہے اور ہسپتال پہنچنے سے پہلے اس کی موت واقع ہوجاتی ہے ۔

ہنڈیاکا عمل پلٹنا:

منزل اور آیت الکرسی کا چلہ مکمل کرنے کے بعد اگر خدا نخواستہ کسی عامل کوایسی ہنڈیا کا سامنا کرنا پڑجائے۔ خواہ وہ اس پر حملہ آور ہو یا کسی اور پر حملہ آور ہو ۔تو وہ عامل شہادت کی انگلی سے اس ہنڈیا کو کچھ پڑھے بغیر صرف اشارہ کرکے یہ کہے کہ جس طرف سے آئی ہو، اسی طرف واپس پلٹ جاؤ تو وہ ہنڈیا اس جادو گر پر پلٹ جاتی ہے اور اسے بچنے کا موقعہ بھی نہیں دیتی ۔

بکری کی سری سے جادو:

بعض عملیات ایسے ہیں جوجادو گر بکرے کی سری پر کرتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر بیماری اور ہلاکت کے ہوتے ہیں۔ یہ سری قبر میں دفنائی بھی جاتی ہے اور ویرانے یامطلوب کے راستے میں میں پھینکی بھی جاتی ہے ۔

گدھے کے چمڑے پر عمل:

ہلاکت اور بیماری کے بعض عملیات گدھے کے چمڑے پر کئے جاتے ہیں ۔ گدھے کے چمڑے پر دماغ کو متأثر ، ماؤف یاخراب کرنے والے اور کسی کی محبت میں دیوانہ بنانے والے عملیات زیادہ کئے جاتے ہیں ۔

اُلّو کے خون سے:

بیماری اور ہلاکت کے بدترین سحری عملیات میں سے ایک یہ ہے کہ جادوگر الو کے خون سے کاغذ پر تعویذ لکھ کر استعمال میں لاتا ہے۔اُلّو کے خون سے محبت اور تسخیرِ خصوصی کے عملیات بھی کئے جاتے ہیں۔اور سائنس کی سرچ کے مطابق اُلّو کے خون میں پاگل کے خلیات بھی پائے جاتے ہیں۔

اُلّو کی کھال سے:

اُلّو کے خون کی طرح اس کی چمڑی پر بھی تعویذ لکھا جاتا ہے اور اسے بھی متعدد مقاصد میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ماہواری کا خون:

تسخیر ومحبت کے عملیات میں جادوگر، عورتوں سے ان کی ماہواری کا خون منگواکر اس پر عمل کرتے اور اسے جلاکر اس کی راکھ شربت میں ملا کر خاوند) یا مطلوبہ شخص (کو پلا نے کیلئے کہتے ہیں۔

جادو کیا ہے؟

عربی میں اسے سحر کہتے ہیں۔انگلش میں میجک اور فارسی میں آسیب۔

جادو ایک ایسا علم ہے جو کلیۃً "خرابی اور بیماری پر مشتمل ہے جس کے ذریعے سے دوسرے کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔فائدہ نہیں کیونکہ جادو میں صرف شر ہے خیر کا کوئی پہلو نہیں۔

جادو کرنے والا اسلام کی نظر میں انتہائی ذلیل ہے یہ شخص نجس رہتا ہے بے نماز اور بد عقیدہ ہوتا ہے چند الٹے سیدھے الفاظ پڑھ کر انسانیت پر ظلم عظیم کرتا ہے اور اپنے حسد کی آگ بجھانے یا چند ٹکوں کی خاطر ضمیر فروشی کرتا ہے۔یہی وجہ ہے اسے بغیر حساب کتاب جہنم کی آگ میں جھونکا جائے گا۔

(ا) قرآن مجید میں مذمت

قرآن پاک میں شدید الفاظ میں ایسے فعل کرنے والے کے فعل بد کی مذمت کی ہے۔

سورہ بقرہ 102: شیطانوں نے کفر اختیار کیا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔

سورہ یونس 77: جادوگر کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ چونکہ فلاح نہیں ہے اسی وجہ سے حضرت موسیٰؑ کے سامنے جادوگر عاجز آ گئے اور فرعون کے روبرو بھرے دربار میں بول اُٹھے۔

سورہ اعراف 121۔122: ہم عالمین کے رب پر ایمان لائے موسیٰؑ اور ہارونؑ کا رب۔ دنیا میں حق باطل دونوں قوتیں موجود ہیں جو ہمیشہ برسرپیکار رہتی ہیں آدمؑ کے بالمقابل مقابل ابلیس آیا۔ ابراہیمؑ کا مقابلہ نمرود سے ہوا۔

حضور اکرم حضرت محمد مصطفیؐ کا مقابلہ ابوجہل اور ابولہب سے رہا نتیجہ کیا ہوا حق غالب آیا باطل کو منہ کی کھانا پڑی اور ہمیشہ کے لئے رُسوا ہو گیا یاد رکھیں۔ نورانی الفاظ کے اثرات ہمیشہ ایک وقت معین کے بعد ظلماتی تاثرات پر غالب آتے ہیں یقین کامل کا ہونا ضروری ہے۔

احتیاط: یہ جادو بہت خطرناک ہیں ان سے ضرور بچیں، حُسن کا جادو، عشق کا جادو، نظر کا جادو، آواز کا جادو، روپے پیسے کا جادو، اقتدار کا جادو، حرص کا جادو، عورت کا جادو۔

ان جگہوں سے بچ کر گزریں۔ چوک میں بکرے کی سری پڑی ہو۔ چوراہے پر مسور کی دال اور چاول پڑے ہوں گوشت کی بوٹیاں بکھری ہوں۔ کپڑے کی گُڑیا پڑی ہو۔ کلیجی پھینکی گئی ہو۔ خون آلودہ کپڑے رستے میں رکھ دئے ہوں۔ ٹوٹا ہوا مجسمہ رکھا گیا ہو۔ انڈے کے چھلکے پڑے ہوں۔ غیر متوقع طور پر چھڑکاؤ کیا گیا ہو۔

علاج در علاج

وہم و گمان سے بچیں ہر ایک خرابی کو جادو کا اثر نہ سمجھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہونا انسان کے لئے لازم ہے۔ اسلامی اقدار کو اپناتے ہوئے نماز۔ روزہ۔ پاکیزگی۔ صدقہ۔ خیرات۔ رزق حلال۔ راست گوئی۔ خدمت خلق کا خاص خیال رکھیں کسی کو اذیت نہ دیں حق غضب نہ کریں جب تک بد نظری یا جادو کا یقین نہ ہو جائے اقدام نہ کریں کیونکہ آپ کی پرہیزگاری سب سے بڑا شافی علاج ہے۔

سحر کو دفع کرنا

باوضو ہو کر جائے نماز پر بیٹھ جائیں آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دیں جب ولا یودہ حفظھما ---- العظیم پر پہنچیں چھے مرتبہ تکرار کریں اور آیت الکرسی ھُم فیھا خالدون تک مکمل کریں دائیں بائیں دم کریں۔ جن۔ بھوت ۔پریت۔ بدروح۔ شریر روحیں سب بھاگ جائیں گی چند روز ایک وقت ایک جگہ پر مسلسل بجالائیں جب جائے نماز کے نیچے سیاہ نشان نظر آئے مطمئن ہو جائیں کہ خدا کے فضل سے پورا گھر صاف ہو گیا ہے۔

سحر زدہ کے لئے جادو عورت پر ہو یا مرد پر یا کسی بچے پر

توبسم اللہ الرحمن الرحیم ایک مرتبہ سورہ فاتحہ سات مرتبہ آیت الکرسی سات مرتبہ سورہ کافرون سات مرتبہ سورہ فلق سات مرتبہ سورہ ناس سات مرتبہ سات روز تک مسلسل مریض پر علیحدہ دم اور پانی پر علیحدہ دم کر کے دم کئے ہوئے پانی کو 12 گھنٹوں میں ایک ایک گھونٹ پلائیں انشاء اللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

جادو شیطانی فعل ہے جس کا کرنا گناہ کبیرہ ہے اسلام میں اس کو سختی سے منع کیا گیا ہے

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو جادو گروں کے شر سے بچائے۔ اور تمام بیماروں کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ اسکے چل جانے سے انکار ممکن نہیں سورہ الفلق اسکے علاج کے لیے ہی ات ہے۔

اس سے پہلے کہ جادو کی علامات بیان کروں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کچھ لوگ کہتے ہیں۔ آج کے جدید دور میں جب تمام امراض کا علاج ادویات سے ممکن ہے تو ان چیزوں پر یقین کرنا جہالت ہے ہر بندے پر جادو اثر کرے یا سارے مسائل جادو سے ہی پیدا ہوں یہ ضروری نہیں کچھ لوگ ہر مسلے کو جادو جنات سے تشبیہ دیتے ہیں جو کے درست نہیں ان پر اسرار مسائل کی حقیقی وجہ طبی ہے یا روحانی؟ صرف کامل روحانی معالج ہی بتا سکتا ہے رہی بات ہر مرض کا دوا سے علاج ممکن ہونا یہ بات کافی حد تک درست بھی ہے لیکن ہمیں اکثر مریض دیکھنے کو ملتے ہیں جن کو کسی بھی دوا سے فائدہ نہیں ہوتا کسی میڈیکل ٹیسٹ میں مرض بھی نہیں ملتی۔ بندہ پھر بھی بیمار ہوتا ہے جیسے ہی کوئی اللہ کا بندہ کلام الہی سے دم کرے تو اسے شفا ہونا شروع ہو جاتی ہے مطلب یہ کہ روحانی بیماریوں کا علاج کلام الہی اور طبی امراض کا علاج دوا سے ہو گا۔

جادو اور جنات سے ظاہر ہونے والی چند علامات

جادو جنات کا اثر جب بھی کسی انسان پر ہوتا ہے تو اس کی واضح علامات ہوتی ہیں شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ کسی پر جادو ہو اور اس میں کوئی علامت بھی نہ پائی جائے یاد رہے کہ یہ علامات بکثرت بار بار ظاہر ہوتی ہیں یہ ان علامات کی تصدیق ان مختلف مریضوں نے بھی کی ہے جو ایک عرصہ سے ان مسائل میں مبتلا رہے اور بعد میں روحانی علاج سے مکمل صحت یاب ہوئے۔ جادو جنات کے مریضوں کو ان علامات کا سامنا ہو سکتا ہے۔

نیند میں جادو کی علامات میں سے چند یہ ہیں

1. ہوا میں اڑنا،
2. سمندر پہاڑ دیکھنے،
3. درندے شیر کُتّا جنگلی جانور سانپ بچھو چھپکلی بلی، قربانی کے جانور بڑا گوشت دیکھنا بندر بیل اونٹ خنزیر وغیرہ
4. نیند میں رونا چیخنا یا ہنسنا آوازیں دینا جھٹکے لگنا جیسے کسی نے پکڑ کر ہلایا ہے کسی کو اپنا پیچھا کرتے دیکھنا اور خوفزدہ ہو کر بھاگنا۔
5. برھنہ مناظر دیکھنا یا کسی کو جنسی زیادتی کرتے محسوس کرنا، ڈراونی شکلیں دیکھنا خود کو بلند جگہ سے گرتا دیکھنا نیند کا کچا ہونا، رات کو نیند کا نہ آنا نیند میں سختی کے ساتھ ہونٹ چبانا انسانی غلاظت دیکھنا
6. قبریں مردے دیکھنا کھنڈرات میں خود کو دیکھنا ویران جگہوں پر دیکھنا، اونچے لمبے یا چھوٹے قد کے سیاہ ہیولے دیکھنا جاگنے کے بعد خواب بھول جانا۔
7. سوتے میں دیکھنا کہ اسے کوئی چیز کھلائی جارہی ہے اور جاگنے کے بعد اس کو محسوس کرنا کہ کچھ کھایا ہے
8. عیسائیوں کے گرجے صلیب کے نشان اور پادری وغیرہ یا کسی مخصوص دین کے شعار دیکھنا۔

جاگتے ہوئے جادو کی علامات

1. جاگنے کے بعد جسم کا درد کرنا بہت تھکاوٹ محسوس کرنا۔

2. طبیعت میں چڑچڑاپن اور تنہائی پسند ہو جانا۔

3. چھوٹی چھوٹی باتوں پر شدید غصہ آنا اور اگر غلطی اپنی بھی ہو تب بھی اقرار نہ کرنا۔

4. رشتہ داروں گھر والوں اور دوست احباب سے بلاوجہ اچانک بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہو جانا بہت زیادہ شکوک پیدا ہونا ازدواجی معاملات منقطع ہو جانا۔

5. ہر وقت یہ محسوس ہونا کہ کوئی دیکھ رہا ہے کوئی میرے ساتھ ہے، انجانا سا خوف کہ گھر سے نکلا تو مر جاوں گا موت کے وسوسے آنا کہ آج مر جاوں گا کل مر جاوں گا۔

6. ذھن کا ماؤف ہو جانا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جانا، محسوس کرنا کہ یہ کام کوئی زبردستی کروا رہا ہے یا کہلوا رہا ہے۔ گھر والوں بیوی بچوں والدین بہن بھائیوں سے نفرت محسوس کرنا غیر ارادی حرکات کا سرزد ہونا۔

7. سر سینے کمر کے نچلے حصے یا کندھوں میں دباو بوجھ اور درد محسوس ہونا جسم کے کسی ایک حصے میں عموماً سر یا معدے میں مستقل درد رہنا اور کسی بھی دوائی سے افاقہ نہ ہونا اور متلی ہونا یا قے آنے کا احساس ہونا لیکن نہ آنا پاوں کی ایڑیوں اور پنڈلیوں میں درد رہنا۔

8. آنکھوں میں تیز چمک کا پیدا ہونا سانس لینے میں تنگی ہونا اور دل کی دھڑکن کا تیز ہونا۔

9. سستی کا عادی ہو جانا بکثرت جمائیاں آنا بہت زیادہ بھولنا اور بکثرت نیند کا آنا۔

10. نماز قرآن اذان وغیرہ سے کراھت تنگی محسوس ہونا اور دین کے بارے میں کفریہ خیالات آنا مسجد جانے سے گھبرانا دل کا تنگ پڑنا، بیت الخلاء میں دیر تک ٹھہرنا اور گناہوں کی جانب شدت سے لپکنا۔

11. بلاوجہ رونے کا دل کرنا گھر میں دل نہ لگنا بے چین رہنا۔

12. ایسا محسوس ہونا کہ کوئی آوازیں دے رہا ہے۔

13. جسم میں کٹ لگنا خون کے چھینٹے گرنا جسم پر بال نظر آنا، بالوں اور کپڑوں کا کٹنا آنکھوں کے سامنے دھاگے بال سانپ وغیرہ نظر آنے۔

14. بہت سخت بدبو کا محسوس ہونا منہ سے یا جسم سے پیٹ میں بہت زیادہ گیس کا ہونا۔

15. کاروبار کا اچانک بند ہو جانا۔

16. بعض لوگوں کے چہرے برے نظر آنا ان کے دیکھتے ہی نفرت کے جذبات پیدا ہونا یا کسی ایک شخص کی ناچاہتے ہوئے بھی بے دام غلامی۔

17. رشتوں کا آنا لیکن بلا سبب بات ٹوٹ جانا۔

18. ایام میں بے ربطگی ہونا۔

19. ایسا محسوس ہونا کہ کسی نے سوئی چبھوئی ہے اس کی تکلیف کا محسوس کرنا یا یوں لگنا جیسے کسی نے سر میں کوئی ٹھنڈی باریک نوکیلی چیز داخل کی ہے۔

تنبیہ

اگر مریض جسمانی طور پر بیمار ہو اور ڈاکٹر اس کی بیمارے کے بارے حتمی رائے نہ دے رہے ہوں ہر ایک کی مختلف رائے ہو ڈاکٹری رپورٹس کلیئر ہوں تو یہ بھی جادو کہ واضح نشانی ہے حمل کا بار بار ضائع ہونا حمل کا نہ ٹھہرنا بچوں کا مر جانا آئے دن بلاوجہ حادثات کا سامنا رہنا، بار بار رشتوں کا ٹوٹنا طے نہ ہونا، ہونا ہر کوشش کے بعد بھی ناکامی ہونا، میاں بیوی کے درمیان بلاوجہ نفرت جھگڑے، اکثر دورے پڑنا بے ہوشی طاری ہونا۔ جادو جنات کے علاج کے لیے اول آخر درود ابراہیمی ایک بار اور درمیان میں سورہ الفلق اور سورہ الناس گیارہ گیارہ بار روزانہ پانی پر دم کر کے استعمال کریں یا اپنے اوپر دم کریں اکیس دن تک۔ اللہ تعالی شفاء دے گا۔

نوٹ

جادو جنات کا اثر اگر سخت ہو تو کسی اچھے اعتماد والے اسلامی روحانی معالج سے رجوع کریں۔ اگر آپ کسی اوپر بیان کیے گیے مسائل میں مبتلا ہیں تو آپ کے مسائل کی حقیقی وجہ اور علامات ان شاء اللہ بذریعہ قرآن ہم خود بتائیں:

جادو و آسیب کی (25) علامات

جادو جنات کا روحانی علاج

جادو و آسیب کی (25) علامات:

1. جاگنے کے بعد جسم کا درد کرنا، بہت زیادہ تھکاوٹ محسوس کرنا۔
2. طبیعت میں چڑچڑاپن اور تنہائی پسند جانا۔
3. ہر وقت یہ محسوس کرنا کہ کوئی دیکھ رہا ہے کوئی ساتھ ہے۔
4. ذہن کا ماؤف ہو جانا، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جانا اور غیر ارادی حرکات کا سرزد ہونا۔
5. محسوس کرنا کہ یہ کام کوئی زبردستی کروا رہا ہے یا کہلوا رہا ہے۔
6. گھر والوں، بیوی بچوں، بہن بھائیوں سے نفرت محسوس کرنا۔
7. عورتوں کے بال جھڑنا، جسم میں کٹ لگنا، خون کے چھینٹے گرنا، جسم پر بال نظر آنا، بالوں اور کپڑوں کا کٹنا، آنکھوں کے آگے دھاگے، بال، سانپ وغیرہ نظر آنا۔
8. آنکھوں میں تیز چمک کا پیدا ہونا، سانس لینے میں تنگی ہونا، دل کی دھڑکن تیز ہونا۔
9. چھوٹی چھوٹی باتوں پر شدید غصّہ آنا اور غلطی اپنی بھی ہو تب بھی اقرار نہ کرنا۔
10. رشتے داروں، دوست و احباب سے بلا وجہ اچانک بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہو جانا، بہت زیادہ شکوک پیدا ہونا، ازدواجی تعلقات منقطع ہو جانا۔
11. انجانہ سا خوف کہ گھر سے نکلا تو مر جاؤں گا، موت کے وسوسے آنا کہ آج مر جاؤں گا کل مر جاؤں گا۔
12. سر، سینے، کمر کے نچلے حصّے یا کاندھوں میں دباؤ، بوجھ اور درد محسوس ہونا، جسم کے کسی ایک حصّے میں عموماً سر یا معدے میں مستقل درد رہنا اور دوائی سے افاقہ نہ ہونا، متلی ہونا یا قے آنے کا احساس ہونا لیکن نہ آنا، پاؤں کی ایڑیوں اور پنڈلیوں میں درد رہنا۔

13. سستی کا عادی ہو جانا، بکثرت جمائی آنا، بہت زیادہ بھولنا اور بکثرت نیند آنا۔

14. نماز، قرآن، اذان وغیرہ سے تنگی محسوس کرنا اور دین کے بارے میں کفریہ خیالات کا آنا، مسجد جانے سے گھبرانا، دل کا تنگ پڑنا۔

15. بیت الخلاء میں دیر تک ٹھہرنا اور گناہوں کی جانب شدّت سے لپکنا۔

16. بلاوجہ رونے کا دل کرنا، گھر میں دل نہ لگنا، بے چین رہنا۔

17. ایسا محسوس ہونا کہ کوئی آوازیں دے رہا ہے۔

18. جسم سے یا منہ سے بہت سخت بدبو کا محسوس ہونا۔

19. کاروبار کا اچانک بند ہو جانا۔

20. رشتوں کا آنا لیکن بلا سبب ٹوٹ جانا۔

21. عورتوں کے مخصوص ایام میں بے ربطگی ہونا۔

22. کسی کو حد سے زیادہ چاہنے لگ جانا، اس کا غلام بن جانا۔

23. شادی کے برسوں بعد بھی حمل نہ ٹھہرنا یا حمل گر جانا۔

24. بے تکی باتیں کرنا، ٹکٹکی باندھکر ترچھی نگاہ سے دیکھنا۔

25. اپنی حالت، شکل وصورت کا کوئی خیال نہ رکھنا، منہ اٹھا کر کہیں بھی چلتے رہنا، ویران جگہوں پر سو جانا، مرگی کے دورہ آنا۔

درج بالا علامات میں سے کوئی ایک علامت اگر کسی شخص یا گھر کے اندر پائی جاتی ہو تو اسے شرعی معالج سے تصدیق کرا لینی چاہیے جبکہ کچھ علامات تو بجائے خود جادو کی تصدیق کرتی ہیں۔ ایسی علامات کی موجودگی میں قرآن وسنت کے ذریعے فوری علاج ضروری ہے بصورتِ دیگر غلط نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔ جادو کی علامات دو طرح کی ہیں:

حالتِ نیند کی علامات حالتِ بیداری اور دورانِ دم ظاہر ہونے والی علامات

حالتِ نیند کی علامات

1. بے خوابی: انسان کافی دیر تک بالکل سو نہ سکے۔
2. قلق و ملال: کثرتِ بیداری کی وجہ سے طبیعت میں اکتاہٹ اور گھبراہٹ وغیرہ رہے۔
3. گھٹن: خواب میں ایسا منظر دیکھنا کہ کوئی گلا دبا رہا ہے، کوئی پیچھے لگا ہوا ہے یا سینے کے اوپر دباؤ کی کیفیت ہے اور چاہتے ہوئے بھی کسی کو مدد کے لیے نہیں بلا پاتا۔
4. ڈراؤنے خواب: مثلاً خواب میں دیکھے کہ کوئی مجھے قتل کر رہا ہے، کنویں میں گرا رہا ہے، چھت اور بلندی سے پھینک رہا ہے یا گر رہا ہے۔
5. خواب میں سانپ، کتے، بلی، بھینس جیسے جانور وغیرہ دیکھے۔
6. نیند کے دوران دانت پیسنا۔
7. نیند کے دوران ہنسنا یا کلام کرنا۔

حالتِ بیداری اور دورانِ دَم ظاہر ہونے والی علامات

1. ذکرِ الٰہی: نماز، اطاعتِ الٰہی کے کاموں میں رکاوٹ ہونا۔
2. اذان یا تلاوت قرآن اور مسنون اذکار سن کر بے چین ہونا۔
3. نصابی و غیر نصابی کتب، بالخصوص قرآنِ مجید پڑھتے ہوئے سر درد، گھبراہٹ اور بے چینی کا محسوس ہونا اور بار بار امتحان میں فیل ہونا۔
4. دائمی سر درد ہونا۔
5. کسی عضو میں ایسا درد ہو کہ طب انسانی اس کے علاج سے عاجز آچکی ہو۔
6. سوچ و بچار میں ذہنی انتشار کا شکار ہونا۔

7. ہر وقت سستی و کاہلی کا شکار ہونا۔

8. پریشان خیالی، حواس باختگی اور شدید نسیان کا شکار ہونا۔

9. سینے میں شدید گھٹن کا احساس، کبھی کبھی معدے، کمر، اور کندھوں میں شدید درد کا ہونا۔

10. مختلف اوقات میں دورے پڑنا اور پاگلوں جیسی کیفیت طاری ہونا جاری ہے۔

جادو و جنات کی علامات

1. سر درد ہونا
2. پورے جسم میں درد ہونا
3. پورا جسم گرم رہنا ناک اور منہ سے گرم ہوا نکلنا یا جسم میں آگ کی تپش محسوس ہونا
4. خواب میں پاخانہ، گندگی وغیرہ دیکھنا یا اپنے جسم پر گندگی دیکھنا خود کو لیٹرین میں دیکھنا
5. آنکھیں جلنا اور لال رہنا
6. جنسی خواہش کا حد سے بڑھنا مطلب طلب میں زیادتی آنا
7. کمر اور گردوں میں درد ہونا
8. دل کی دھڑکن کا تیز ہوجانا اور گھبراہٹ محسوس کرنا
9. پیشاب اور پاخانہ بار بار آنا
10. سانس مشکل سے آنا اور سینے میں درد ہونا
11. چڑچڑا ہوجانا
12. چہرے کا کالا ہونا جتنا جادو سخت ہوتا ہے چہرہ اتنا زیادہ سیاہ ہوتا ہے
13. چہرہ بھیانک ہونا یا چہرے پہ دانے نکلنا

14. بے سکونی محسوس کرنا

15. سب کچھ ہونے کے باوجود خوش نہ رہنا

16. پیٹ کا کھایا پیا غائب ہو جانا مطلب کچھ دیر بعد محسوس کرنا کہ کھانا نہیں کھایا

17. نماز سے دور اور اللہ سے محبت میں کمی آجانا

18. جسم میں سوئیاں چبھنا

19. دماغ کا ٹھیک کام نہ کرنا اور چیزیں رکھ کر بھول جانا پھر بعد میں تلاش کرتے رہنا۔

20. پیٹ میں درد پڑ جانا اور دست)اسہال (جیسا پاخانہ کرنا

21. گلہ خراب ہونا اور درد ناہونا بعض اوقات کچھ کو محسوس ہوتا ہے کہ کوئی گلہ دبا رہا ہے۔

22. خواب میں ڈرنا اور عجیب و غریب خواب نظر آنا بعض اوقات کوئی جانور تنگ کرتا ہے جس جانور کے خون سے جادو کیا ہوگا اکثر وہی نظر آتا ہے جیسے کتا ،بلی ،سانپ، لال بیگ ،بچھو وغیرہ

23. معدہ میں درد اور متلی)قے ،الٹی (کا آنا یا قے آنے جیسا محسوس ہونا یہ اکثر ان کو ہوتا ہے جن کو تعویذ کھلائے یا پلائے گئے ہوں

24. خالی اور ڈھیلا ہو جانا یعنی نکما ہو جانا سستی چھانا اور سوتے رہنا

25. خود سے نفرت ہونا یعنی اکتا جانا اور بیزاری محسوس کرنا

26. بلا وجہ کی تھکاوٹ ہونا

27. نماز میں دل نہ لگنا یا بھول جانا

28. سینہ میں جلن اور تزابیت ہونا

29. ہاتھ، پاؤں سن ہو جانا مطلب سو جانا

30. ٹانگوں میں درد ہونا

31. مرد کو بار بار احتلام ہونا

32. عورت کو حیض)ماھواری (میں بے قاعدگی ہونا اگر اولاد کی بندش کا جادو ہو تو کم ہو گی جبکہ زیادہ ہو تو کسی نے برائی پر اکسانے یا سزا دینے کیلیے کیا ہے۔

33. نیند نہ آنا

34. زندگی میں دلچسپی ختم ہونا

35. جسم کی رگیں کھینچنا اکثر گردن اور کندھوں کی طرف ہوتا ہے

36. غصہ زیادہ آنا

37. ہر کام میں جلدی کی کوشش کرنا مگر پورا نہ کر پانا

38. جسم میں بے حد کجھلی یا خارش ہونا

39. بلاوجہ لوگوں سے نفرت ھونا

40. گھر میں خون کے چھینٹے آنا یا کپڑوں پہ آنا کٹ لگنا کپڑو پر قرآن مجید کی آخری دو سورتیں ہر قسم کے جادو سے بچاو کا بہترین زریعہ ہیں کثرت سے ان کی تلاوت کرنی سے جادو کے اثرات انسان پر نہیں ہوتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام کے لئے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے "قل ہو اللہ احد"، "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" پڑھ کر ان پر

پھونکتے تھے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر، چہرہ اور جسم کے آگے کے حصہ سے شروع کرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔ بخاری۔ باب فضل المُعَوذات

جادو کی علامات

ہم ان علامات کی طرف اشارہ کرتے جائیں جن سے ظاہری طور پر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شاید جادو کا معاملہ چل رہا ہے۔

یہاں ہم مختصراً چند ایسے نقصانات کا ذکر کرتے ہیں جو عام طور پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جادو کی صرف یہی چند قسمیں ہیں۔ بلکہ ان کا تذکرہ محض اپنے قارئین کو جادو کی پہچان کے قریب تر لانے کے لئے کر رہے ہیں۔

(۱) میاں بیوی کی جدائی:

بعض دفعہ جادو کی وجہ سے میاں اور بیوی کے درمیان نفرت اور پھوٹ پیدا کر دی جاتی ہے۔ جو چلتے چلتے طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ اگر دیکھیں کہ میاں اور بیوی بات بے بات پہ لڑ پڑتے ہیں یا بلاوجہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی اور اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے ہیں اور بعد میں سر پکڑ کے بیٹھ جاتے ہیں کہ یہ ہم نے کیا کیا؟ تو پانی سروں سے اونچا ہونے سے پہلے کسی ماہر معالج سے رابطہ کرلیں یا آگے آنے والے اعمال کا انتخاب کرلیں۔

(۲) بیوی کا خاوند سے نفرت:

بعض دفعہ کسی کو کسی گھر سے اکھاڑنے کے لئے ایسا جادو کیا جاتا ہے کہ وہ شخص ہر جگہ خوش باش رہتا ہے لیکن اس گھر (یا دکان وغیرہ) میں آتے ہی اس کا دل اداس اداس، پریشان سا رہنے لگتا ہے۔ وہاں گھٹن سی محسوس ہوتی ہے جو وہاں سے باہر نکلتے ہی ختم ہو جاتی ہے۔

(۳) گھر میں دل نہ لگنا:

بعض دفعہ میاں بیوی میں مشترکہ نفرت کی بجائے یکطرفہ نفرت کا عمل کیا جاتا ہے۔ اگر میاں پر جادو کیا گیا ہے تو وہ بیوی سے نفرت کرنے لگے گا اور بیوی پر کیا گیا ہے تو وہ خاوند سے نفرت کرنے لگے گی۔ کسی کسی وقت

جب وہ شخص (میاں یا بیوی) اس سحری جال سے باہر آتا ہے تو اسیا حساس ہوتا ہے کہ یہ میں کیا کر رہا ہوں؟ لیکن بعد میں بے اختیار وہ دوبارہ وہی حرکت کرتا ہے۔

(۴)نامعلوم بیماری:

کچھ لوگ کسی سے انتقام لینے کے لئے اس پر نامعلوم بیماری مسلط کر دیتے ہیں۔ بے جہت، بے سمت اور نامعلوم بیماری کا کوئی سرا پکڑا نہیں جاتا۔ کبھی سر میں تکلیف ہے تو کبھی گھٹنوں میں! کبھی معدے میں درد ہے تو کبھی کمر میں! ایک بیماری جاتی نہیں کہ دوسری آدھمکتی ہے۔ اکثر اوقات بیماری ڈاکٹروں کی سمجھ سے بھی باہر ہوتی ہے اور میڈیکل ٹیسٹ میں بھی ظاہر نہیں ہو رہی ہوتی (یہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے)

کالا جادو اور اس کی علامات

یہ جاننے کے لئے جادو ہوا ہے اس کی مخصوص علامات دیکھنا ضروری ہونگی۔ اگر ان علامات میں سے 70 فیصد کسی شخص میں ظاہر ہوں تو اسے اس بات کا یقین کر لینا چاہئے کہ اس پر کالا جادو کر دیا گیا ہے. بصورتِ دیگر یا تو جسمانی یا نفسیاتی مسئلہ ہوگا یا پھر نظر بد کے اثرات علامات آسانی کے لئے علامات کی دو اقسام کی ہیں۔

1: عمومی علامات

2: خصوصی علامات

عمومی علامات:

جس شخص پر کالا جادو کیا گیا ہو اسے مخصوص خواب آتے ہیں جن میں یہ چیزیں نمایاں ہوتی ہیں۔

1. خواب میں ڈرنا، عجیب و غریب ڈراؤنے خؤاب دیکھنا۔
2. بے سکونی محسوس کرنا۔
3. سب کچھ ہونے کے باوجود خوش نہ ہونا۔
4. دل میں گھبراہٹ اور عجیب طرح کا ڈر اور خوف محسوس ہونا۔
5. اپنے آپ سے نفرت محسوس کرنا۔

6. آذان سن کر چڑچڑا ہونا، آذان کی آواز سے اکتاہٹ، بے چینی یا نفرت ہونا اور آرزو کرنا کہ آذان جلد سے جلد ختم ہو۔
7. قرآن پڑھنے یا سننے سے جسم میں درد یا کسی قسم کی تکلیف محسوس کرنا۔
8. جسم میں کیڑا کاٹنا، جب غور کرو تو کچھ نہ ہو۔
9. دوائیوں کا اثر نہ ہونا، یا کبھی دوائی شروع میں اثر کرتی ہے بعد میں نہیں کرتی۔
10. ہر کام میں جلدی جلدی کرنا، کوئی بھی کام کرنا تو آرزو اور کوشش ہونا کہ فوراً ہو جائے۔
11. ذرا سی دیر ہو جائے تو جسم مین ایک عجیب سی بے چینی شروع ہو جاتی ہے اور انتظار نہیں ہو پاتا۔

باب نمبر:3

فصل اول:

جنات کی حقیقت کتاب وسنت کی روشنی میں

جنات اپنی فطرت وطبیعت کے لحاظ سے ایک غیر مرئی مخلوق ہیں جنہیں اللہ رب العالمین نے اپنی عبادت کے لئے آگ کے شعلے سے پیدا کیا ہے اور انہیں مختلف روپ دھارنے کا ملکہ عطا کرنے کے ساتھ ساتھ غیر معمولی طاقت وقوت سے سرفراز کیا ہے. ذیل کے سطور میں جنات کے تعلق سے ایک اجمالی خامہ فرسائی کی گئی ہے۔

جنات کی تعریف

جنات کی تعریف کرتے ہوئے امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:هم أجسام عاقلة خفية تغلب عليهم النارية والهوائية.[فتح القدير 5/303] "جن وہ صاحب عقل اجسام ہیں جو نظر نہیں آتے ان پر ہوائی اور آتشی مادہ غالب ہوتا ہے".

جنات کے ثبوت میں قرآنی دلائل

جنات ایک آتشی مخلوق ہیں جس کا ثبوت قرآن میں متعدد مقامات پر موجود ہے اللہ رب العالمین نے ان کے نام سے قرآن کی ایک سورت بنام "سورۃ الجن" نازل فرمائی ہم یہاں قرآن مجید سے چند دلائل ذکر کرتے ہیں جو آتشی مخلوق جنات کے وجود پر دلالت کرتی ہیں اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا:وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ۔ [سورة الاحقاف :29] "اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں"۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ۔ [سورة الحجر :27] "اوراس سے پہلے جنات کو ہم نے لو والی آگ سے پیدا کیا"۔

ان آیات مبارکہ سے یہ بات متحقق ہو جاتی ہے کہ جنات کی ایک حقیقت ہے ان کا وجود ہے ان کا انکار ممکن نہیں۔

جنات کے ثبوت میں حدیثی دلائل

احادیث صیحہ ہر ایک طائرانہ ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کو اس آتشی مخلوق کے متعلق واضح ارشادات مرحمت فرمائے ہیں جو اس کے وجود پر دلالت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ : فَانْطَلَقَ بِنَا، فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ".[صحيح مسلم :450] "میرے پاس جنوں کی طرف سے ایک بلانے والا آیا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا اور ان پر قرآن کی تلاوت کی۔

(ابن مسعود) کہتے ہیں کہ پھر آپ ہم کو اس جگہ لے گئے اور وہاں جنوں کے اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے"۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:"إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". [صحيح بخارى :609]

"میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں اور جنگل میں رہنا پسند ہے۔ اس لیے جب تم جنگل میں اپنی بکریوں کو لیے ہوئے موجود ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو تم بلند آواز سے اذان دیا کرو۔ کیونکہ جن وانس بلکہ تمام ہی چیزیں جو

مؤذن کی آواز سنتی ہیں قیامت کے دن اس پر گواہی دیں گی۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے". مذکورہ بالا احادیث صحیحہ کی روشنی میں یہ بات پائے ثبوت کو پہونچ جاتی ہے کہ دنیا میں جنات کی ایک حقیقت ہے فاسد تاویلات کے ذریعہ قطعی طور پر اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

جنات کے ثبوت میں عقلی دلائل

انسان کامل العقل نہیں ہے بلکہ ناقص العقل ہے جیسے جیسے اس کی پرورش وپرداخت ہوتی جاتی ہے بحث وتحقیق میں آگے بڑھتا جاتا ہے بہت ساری چیزیں جس سے وہ ابتداء ناواقف تھا مرور ایام کے ساتھ اس سے واقف ہوتا جاتا ہے لیکن علم کی انتہا اور اس میں کمال کو کبھی نہیں پہونچتا اس لئے بحیثیت انسان بہت ساری چیزیں جو حقیقت پر مبنی ہوتی ہیں ضروری نہیں کہ ہر انسان اس کا ادراک کرسکے لھذا کوئی بھی عاقل محض عدم ادراک کی وجہ سے ان حقیقتوں کا انکار نہیں کرسکتا اگر وہ ایسا کرتا ہے تو ناقابل اعتبار سمجھا جائے گا اس لئے کہ جب اس کا علم کامل نہیں اس کی عقل کامل نہیں تو ضرور ہے کہ اس کا مرئی وغیر مرئی تمام اشیاء کی حقیقت کا ادراک کرنا بھی غیر کامل ونامکمل ہو اور قاعدہ "عدم رؤیت سے عدم حقیقت لازم نہیں آتا" چنانچہ عبد الکریم عبیدات لکھتے ہیں کہ :إن العقل لا يمنع من وجود عوالم غائبة عن حِسّنا، لأنه قد ثبت وجود أشياء كثيرة في هذا الكون لا يراها الإنسان ولكنه يحس بوجودها، وعدم رؤية الإنسان لشيء من الأشياء لا يستلزم عدم وجوده. [عالم الجن فی ضوء الكتاب والسنة :82_83]

"عقل کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ ہم اس غیبی دنیا کا انکار کردیں جنھیں ہم دیکھتے نہیں اس لئے کہ اس دنیا میں بہت سی چیزیں ہیں جنھیں انسان آنکھوں سے نہیں دیکھتا پھر بھی اس کے موجود ہونے پر یقین کرتا ہے لہذا کسی بھی چیز کو نہ دیکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا وجود ہی نہیں ہو".

آگے مزید لکھتے ہیں: کہ ان نهاية العقل البشري هي العجز عن إدراك اسرار الكون وإن اكبر الجهل ان ننكر ما في الكون من آيات الله وعجائب الخلق بدعوى أنها أشياء فوق العقل والتصور لا بد للإنسان أن يرتد صاغرا ذليلا إلى عالم الإيمان والروح ان يرتد مؤمنا بقوة فوق عقله وبعوالم فوق ما يدرك الحس وما يعرف بالمشاهدةفَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ [الحاقة:38_39]إن كل ما يتعلق بعوالم غير المنظورة كالجن والملائكة والأرواح يجب أن تخضع عقولنا حيالها إلى ما جاء به الوحي لاننا بالعقل وحده نضل في فهم الروحانيات والغيبيات. [عالم الجن فی ضوء الكتاب والسنةص88]

"انسانی عقل کی انتہا و درماندگی کے لئے بس یہی کافی ہے کہ وہ اس کائنات کے بے شمار اسرار و رموز سے ناواقف ہے اور یہ بہت بڑی جہالت کی بات ہے کہ اس کائنات میں اللہ تعالی کی جو عظیم نشانیاں و عجائبات ہیں ان کا انکار ہم صرف اس وجہ سے کر دیں کہ وہ عقل و تصور سے باہر ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے {پس میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے} بے شک جن چیزوں کا تعلق بھی غیبی دنیا سے ہے مثلا جنات فرشتے اور روحوں کا وجود وغیرہ اس کو تسلیم کرنے کے لئے اپنی عقل کو وحی مقدس (قرآن سنت) کے حوالے کر دیں کیونکہ روحانیت اور غیبیات کی حقیقت جاننے کے لئے صرف عقل پر اعتماد کرنا ہماری گمراہی کا سبب ہے"۔

علامہ محمد رشید رضا(متوفی1354ھ)لکھتے ہیں:ولو كان الاستدلال بعدم رؤية الشيء على عدم وجوده صحيحاً وأصلاً ينبغي للعقلاء الاعتماد عليه، لما بحث عاقل في الدنيا عما في الوجود من المواد والقوى المجهولة، ولما كشفت هذه الميكروبات التي ارتقت بها علوم الطب والجراحة إلى الدرجة التي وصلت إليها،[تفسير المنار:8/366]

"اگر کسی چیز کے نہ دیکھنے سے اس کے عدم وجود پر دلیل لانا صحیح ہوتا تو دنیا کا کوئی بھی ہوش مند انسان اس عالم موجودات میں غیر محسوس طاقتوں اور نظروں سے اوجھل مادوں کی تلاش نہ کرتا اور طب و جراحت کے میدان میں جن تاریک ترین جراثیم کی کھوج کی گئی ہے ان کا انکشاف نہ ہوتا"۔

جن و شیاطین کے درمیان فرق

بسا اوقات جنوں کی جگہ شیطانوں کا اور شیطانوں کی جگہ جنوں کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک مخلوق ہیں یا دو الگ الگ مخلوق؟ بنیادی طور پر دونوں ایک ہی جنس یعنی جنوں کی جنس سے ہیں اور دونوں آگ سے پیدا کئے گئے ہیں اس لحاظ سے جنات اور شیاطین میں کوئی فرق نہیں پایا جاتا البتہ ایک دوسرے لحاظ سے ان دونوں کے درمیان فرق ہے وہ یہ کہ جنوں میں نیک و بد مسلم و غیر مسلم ہر طرح کے جن پائے جاتے ہیں جبکہ شیاطین عام طور پر ان جنوں کو کہا جاتا ہے جو انتہائی بد شریر غیر مسلم اور کافر ہیں گویا ہر وہ جن جو انتہائی سرکش نافرمان اور اللہ تعالی کا باغی ہو شیطان کہا جاتا ہے کیونکہ شیطان کا لغوی مطلب ہے سرکش یہی

وجہ ہے کہ انسانوں جنوں اور جانوروں میں سے جو کوئی سرکشی کرے اسے عربی لغت کی رو سے شیطان کہہ دیا جاتا ہے۔[جنات کا پوسٹمارٹم:323]

جنات کی تخلیق کب ہوئی؟

جنوں کی ابتدائی تخلیق کی صحیح تعیین کرنا ایک مشکل امر ہے کیونکہ اس سلسلے میں کوئی واضح نص موجود نہیں ہے جس سے ان کی تخلیق کی صحیح تعیین ہوسکے البتہ یہ چیز معلوم ہے کہ جنوں کی تخلیق انسانوں سے پہلے ہوئی ہے جس کی صراحت قرآن کی اس آیت سے ہوتی ہے جس میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ وَ الْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ.[سورۃ الحجر:26_27]

یقیناً ہم نے انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔

اور اس سے پہلے جنات کو ہم نے لو والی آگ سے پیدا کیا۔

اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ جنات کی تخلیق انسانوں سے پہلے ہوئی ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ مفسرین کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ:خلقت الجن قبل آدم عليه السلام، وكان قبلهم في الأرض، الحن والبن، فسلط الله الجن عليهم فقتلوهم، وأجلوهم عنها، وأبادوهم منها، وسكنوها بعدهم.[البدايةوالنهاية:1/106]

جنات آدم سے پہلے پیدا کئے گئے ہیں جبکہ ان سے یعنی جنات سے قبل زمین پر حنون وبنون (شریر ارواح اور بلاؤں) نے ڈیرا ڈال رکھا تھا چنانچہ اللہ تعالی نے ان پر جنات مسلط کر دیا جنھوں نے ان حنون وبنون کو ختم کر دیا اور ان کی جگہ زمین پر خود بستیاں بسا لیں۔

کیا جنات بھی شریعت کے مکلف ہیں؟

انسان کی طرح جنات بھی شریعت اسلامیہ کے مکلف ہیں دونوں کی تخلیق کا مقصد اللہ واحد کی عبادت ہے ان میں بھی نیک وبد ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں جس طریقے سے انسانوں میں پائے جاتے ہیں اور اپنے عمل کے بقدر ثواب وعقاب کے مستحق ہوتے ہیں. دونوں کے لئے یہ دنیا دار الامتحان اور آخرت دار الجزاء ہے دونوں کا آخری ٹھکانا جنت یا دوزخ ہے۔

علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ (متوفی:751ھ) فرماتے ہیں: کہ مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جنوں میں مومن کافر نیک وبد سبھی ہوتے ہیں اللہ تعالی نے ان کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:

وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِکَ ؕ کُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا.[الجن :11]

"اور یہ کہ (بیشک) بعض تو ہم میں نیکوکار ہیں اور بعض اس کے برعکس بھی ہیں، ہم مختلف طریقوں سے بٹے ہوئے ہیں۔

مجاہد (تابعی) کہتے ہیں: کہ اس سے مراد مسلمان اور کافر ہیں۔

اللہ تعالی نے جنوں کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا:وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِکَ تَحَرَّوْا رَشَدًا . (الجن :14)

ہاں ہم میں بعض تو مسلمان ہیں اور بعض بے انصاف ہیں پس جو فرمانبردار ہو گئے انہوں نے تو راہ راست کا قصد کیا ۔

اللہ کا فرمان ہے:وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیۡۤ اِلَیْہِمْ مِّنْ اَہْلِ الْقُرٰی ؕ . (یوسف :109)

"آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے"۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جن؛ عورت اور بدوی کو کبھی رسول نہیں بنایا گیا کیونکہ رجال کا لفظ بغیر کسی قید کے استعمال ہو تو اس سے انسان مرد ہی مراد ہوتے ہیں۔

اور فرمان الہی ہے:

وَّ اَنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْہُمْ رَہَقًا.[الجن :6]

"بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے"۔

اس آیت میں جنوں کے لئے لفظ رجال جو استعمال ہوا ہے تو وہ مطلق استعمال نہیں ہوا بلکہ "من الجن" کے الفاظ سے مقید استعمال ہوا ہے یعنی وہ جنوں کے مرد ہیں۔

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کافر جن جہنم میں جائیں گے قرآن میں کئی مقامات پر اس کے دلائل موجود ہیں اللہ تعالی کا فرمان ہے:وَ لَوۡ شِئۡنَا لَاٰتَیۡنَا کُلَّ نَفۡسٍ ہُدٰىہَا وَ لٰکِنۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ مِنِّیۡ لَاَمۡلَـَٔنَّ جَہَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ. [السجدة :13]

"اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت نصیب فرمادیتے، لیکن میری یہ بات بالکل حق ہو چکی ہے کہ میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے پر کر دونگا"۔

مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں انسانوں کی طرح جنوں پر بہی آپ کی اطاعت لازم ہے سورۃ الرحمن میں اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ انسانوں کی طرح جنوں کو بہی شریعت کا مکلف ٹھرایا گیا ہے اسی لئے اکثر آیات کے بعد فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ [سورة الرحمن :13] کے الفاظ ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سورت میں ان دونوں مخلوقات کو ایک ساتھ مخاطب کیا گیا ہے۔

[طريق الهجرتين لابن القيم: 168]

اسی طرح امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ (متوفی 606ھ) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن کی تفسیر میں فرماتے ہیں:ثالثها أنْ يَعْلَمَ القَوْمُ أنَّ الجِنَّ مُكَلَّفُونَ كالإنْسِ.

"تیسرا فائدہ یہ کہ بلاشبہ جنات بھی انسانوں کی طرح شریعت کے مکلف ہیں".

(التفسير الكبير:10/665)

مذکورہ دلائل کی روشنی میں یہ بات متحقق ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس دونوں کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجے گئے اور جس طرح انسان شریعت کے جملہ اوامر ونواہی کا مکلف ہے اسی طرح جنات بہی شریعت کے مطابق جملہ اوامر ونواہی کی پیروی کے مکلف ہیں۔

کیا کافر جنات جہنم میں داخل ہوں گے؟

کافر جنات کے جہنم میں داخل ہونے کے سلسلے میں متعدد دلائل موجود ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ جہنم میں داخل ہوں گے اللہ تعالی فرماتا ہے:وَ لَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَہَنَّمَ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ.[سورة الأعراف :179]

"اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں".

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: لَاَمۡلَئَنَّ جَہَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ .[سورة السجدة :13]

"میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے پر کر دونگا"۔

ابن مفلح المقدسي رحمہ اللہ (متوفی 763ھ) کہتے ہیں: الجن مكلفون في الجملة يدخل كافرهم النار، ويدخل مؤمنهم الجنة.

(كتاب الفروع :401)

جنات تمام امور میں (شریعت کے) مکلف ہیں ان میں سے جو کافر ہیں جہنم میں داخل ہوں گے اور جو مومن ہیں جنت میں داخل ہوں گے۔

امام سیوطي رحمہ اللہ (متوفی 911ھ) فرماتے ہیں: لا خلاف في أن كفار الجن في النار، [الاشباه والنظائر:406]

"اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ کافر جنات جہنم میں داخل ہوں گے".

کیا مومن جنات جنت میں داخل ہوں گے؟

چونکہ جنات کے جنت میں داخل ہونے کا کوئی حتمی ثبوت موجود نہیں ہے اس لئے اس بارے میں علمائے دین میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا وہ جنت میں جائیں گے؟ یا محض اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کی وجہ سے آتش دوزخ کے عذاب سے نجات پائیں گے؟ بہر حال اس بارے میں دو اقوال میں صحیح تر قول یہ ہے کہ بربنائے فیض قرآنی اور اللہ جل شانہ کے اس عمومی ارشاد کے مطابق کہ وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ [الرحمن : 46 - 47] یعنی اپنے رب کے مقام حاکمیت کو سمجھنے اور اس سے ڈرنے والے سب کے سب جنت میں جائیں گے ایسے جنات کا بھی جنت میں جانا یقینی ہے۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ (متوفی 751ھ) فرماتے ہیں: کہ آخرت میں مومن جنوں کے بارے میں کیا حکم ہو گا (تو اس سلسلے) میں جمہور متقدمین اور متاخرین کا موقف ہے کہ وہ جنت میں ہوں گے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں یہ باب قائم کیا ہے "باب ثواب الجن وعقابهم" اور دلیل کے طور پر کئی آیات پیش کئے ہیں پھر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ انہوں نے صعصہ انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ

جِنٌّ، وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ""، قَالَ: أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [صحيح بخاری :3296]

"کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم کو جنگل میں رہ کر بکریاں چرانا بہت پسند ہے۔ اس لیے جب کبھی اپنی بکریوں کے ساتھ تم کسی بیابان میں موجود ہو اور (وقت ہونے پر) نماز کے لیے اذان دو تو اذان دیتے ہوئے اپنی آواز خوب بلند کرو، کیونکہ مؤذن کی آواز اذان کو جہاں تک بھی کوئی انسان، جن یا کوئی چیز بھی سنے گی تو قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دے گی۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی"۔ [طریق الھجرتین لابن القیم:246]

البتہ بعض لوگوں نے درج ذیل آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے کہ جنات جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ ان کی نیک اعمالیوں کا بدلہ فقط عذاب جہنم سے رہائی ہو گی جنت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہو گا فرمان الٰہی ہے: يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ [سورة الاحقاف:31]"(جنوں نے کہا) اے ہماری قوم! اللہ کے بلانے والے کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تمہارے تمام گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا"۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ اس آیت سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ ایماندار جنوں کو بھی جنت نہیں ملے گی ہاں عذاب سے وہ چھٹکارا پالیں گے یہی ان کی نیک اعمالیوں کا بدلہ ہے اور اگر اس سے زیادہ مرتبہ بھی انہیں ملنے والا ہوتا تو اس مقام پر یہ مومن جن اسے ضرور بیان کر دیتے حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ مومن جن جنت میں نہیں جائیں گے اس لئے کہ وہ ابلیس کے خاندان سے ہیں اور اولاد ابلیس جنت میں نہیں جائے گی لیکن صحیح یہ ہے کہ مومن جن مثل ایمان دار انسانوں کے ہیں اور وہ جنت میں جائیں گے جیسا کہ سلف کی ایک جماعت کا مذہب ہے بعض لوگوں نے اس پر اس آیت سے استدلال کیا ہےلَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَان.[سورة الرحمن :74]

"یعنی حوران بہشتی کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان کا ہاتھ لگا نہ کسی جن کا" لیکن اس استدلال میں نظر ہے اس سے بہت بہتر استدلال اللہ عزوجل کے اس فرمان سے ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان فبای الاء ربکما تکذبان "یعنی جو کوئی رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں پھر اے جن وانس تم اپنے پروردگار کی

کونسی نعمت کو جھٹلاتے ہو" اس آیت میں اللہ تعالی انسانوں اور جناتوں پر اپنا احسان جتاتا ہے کہ ان کے نیک کار کا بدلہ جنت ہے اور اس آیت کو سن کر مسلمان انسانوں سے بہت زیادہ شکر مسلمان جنوں نے کیا اور اسے سنتے ہی کہا "وَلَا بِشَيء مِنْ آلَائِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ، فَلَكَ الْحَمْدُ" کہ ہم تیری نعمتوں میں سے کسی کے انکاری نہیں ہم تو بہت بہت شکر گزار ہیں۔

ایسا تو نہیں جب کافر کو جہنم میں ڈالا جائے گا جو مقام عدل ہے تو مومن جنات کو جنت میں کیوں نہ لے جایا جائے؟ جو مقام فضل ہے بلکہ یہ بہت زیادہ لائق اور بدرجہ اولی ہونے کے قابل ہے اور اس پر وہ آیتیں بھی دلیل ہیں جس میں عام طور پر ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے مثلا اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا .[سورة الكهف :107]

"جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کئے یقیناً ان کے لئے الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے".

یعنی ایمانداروں کا مہمان خانہ یقینا جنت الفردوس ہے اور جنت کا تو یہ حال ہے کہ تمام ایمانداروں کے داخل ہو جانے کے بعد بھی اس میں بے حد و حساب جگہ بچی رہے گی اور پھر ایک نئی مخلوق پیدا کر کے انہیں اس میں آباد کیا جائے گا پھر کوئی وجہ نہیں کہ ایماندار اور نیک عمل والے جن جنت میں نہ بھیجے جائیں اور اس آیت (یا قومنا اجیبوا...) میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں۔

(1) گناہوں کی بخشش۔

(2) عذاب سے رہائی۔

جب یہ دونوں چیزیں ہیں تو یقیناً یہ دخول جنت کو مستلزم ہیں اس لئے کہ آخرت میں یا تو جنت ہے یا جہنم پس جو شخص جہنم سے بچا لیا گیا وہ قطعا جنت میں جانا چاہئے اور کوئی نص صریح یا ظاہر اس بات کے بیان میں وارد نہیں ہوئی کہ مومن جنات دوزخ سے بچ جانے کے باوجود جنت میں نہ جائیں اگر کوئی اس قسم کی صاف دلیل ہو تو بے شک ہم ماننے کے لئے تیار ہیں اور اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

جنات کی شکل وصورت اور بعض صفات

جنات کی شکل وصورت اور بعض دیگر صفات جن کا تذکرہ کتاب وسنت اور دیگر تاریخی کتابوں کے حوالے سے ملتا ہے ہم یہاں اجمالی طور پر ذکر کر رہے ہیں وہ شکل وصورت جو نصوص شرعیہ سے ثابت ہیں انہیں میں سے آنکھ کان اور دل بھی ہے جس سے وہ دیکھتے سنتے اور غور وفکر کرتے ہیں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَ لَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَہَنَّمَ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ ۫ۖ لَہُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا یَفۡقَہُوۡنَ بِہَا ۫ وَ لَہُمۡ اَعۡیُنٌ لَّا یُبۡصِرُوۡنَ بِہَا ۫ وَ لَہُمۡ اٰذَانٌ لَّا یَسۡمَعُوۡنَ بِہَا ؕ اُولٰٓئِکَ کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ ہُمۡ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ.[سورۃ الاعراف :179]

"اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں یہی لوگ غافل ہیں"۔

اسی طرح ایک حدیث میں ان کے ہاتھ اور انگلیوں کا بھی تذکرہ ملتا ہے جس سے وہ کھانا تناول کرتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ " [صحيح مسلم :2020]

"جب تم میں سے کوئی کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے جب پیے تو داہنے ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے"۔

اس حدیث سے شیطان کے ہاتھ کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ کھانے کے لئے بائیں ہاتھ کا استعمال کرتا ہے اور ایک دوسری حدیث جس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ"[صحيح بخاری :3286]

"شیطان ہر انسان کی پیدائش کے وقت اپنی انگلی سے اس کے پہلو میں کچوکے لگاتا ہے سوائے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے جب انہیں وہ کچوکے لگانے گیا تو پردے پر لگا آیا تھا (جس کے اندر بچہ رہتا ہے۔ اس کی رسائی وہاں تک نہ ہو سکی، اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اس کی اس حرکت سے محفوظ رکھا)۔"

اسی طرح شیطان آواز لگا سکتا ہے، زبان آور اور صاحب نطق ہے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡہُمۡ بِصَوۡتِکَ [سورة بني إسرائيل:64]

"ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے گا بہکا لے"۔

شیطان کے دو سینگ بھی ہیں جس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں کیا ہے آپ نے فرمایا:
وَلَا تَحَيَّنُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوِ الشَّيْطَانِ" [صحیح بخاری :3273]
" اور نماز سورج کے نکلنے اور ڈوبنے کے وقت نہ پڑھو، کیونکہ سورج شیطان کے سر کے یا شیطانوں کے سر کے دونوں سینگ کے بیچ میں سے نکلتا ہے"۔

ان دلائل کے علاوہ بھی اس سلسلے میں کئی دلائل موجود ہیں جو شیطان کی منظر کشی کرتے ہیں لیکن شیطان کی وہ خوفناک شکل وصورت جو لوگوں کے درمیان مشہور ہے نصوص شرعیہ کی روشنی میں ہمیں نہیں ملتیں۔

ہاں البتہ تاریخی لحاظ سے یہ بات ملتی ہے کہ قرون وسطی کے نصاری شیطان کی تصویر ایک گھنی داڑھی والے کالے لحیم شحیم مرد کی شکل میں بناتے تھے جن کے حواجب بلند ہوتی اس کے ہونٹوں سے دھویں کی لپٹیں نکل رہی ہوں اور بکرے کی طرح اس کے سم سینگ اور دم بھی ہوں۔[جادو کی حقیقت: 445]

جنات کی رہائش گاہیں

جنات کے شر وفساد سے بچنے کے لئے ان کی جائے سکونت اور مقامات کو جاننا اور ان کی رہائش گاہوں کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ ایسی جگہوں پر جاتے وقت احتیاط برتا جائے اور ان کی ایذاوتکالیف، ظلم وزیادتی سے بچا جاسکے شریعت نے جنوں کے شر وفساد ان کی ایذاوتکالیف ظلم وجور سے بچنے کے لئے بہت سارے ایسے مقامات کی تعیین کی ہے جہاں عموما جنوں کا بسیرا ہوتا ہے اور ان کی ایک بڑی تعداد وہاں پائی جاتی ہے ہم ان میں سے چند کا تذکرہ حوالہ قرطاس کررہے ہیں۔

(1) حمام وبیت الخلاء جنوں کی آماجگاہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:ان ہذہ الحشوش محتضرة فاذا أتی أحدکم الخلاء فلیقل أللهم اني اعوذبك من الخبث والخبائث ‘‘ [سنن ابو داؤد:6صحیح]

قضائے حاجت (پیشاب وپاخانہ) کی یہ جگہیں جن اور شیطان کے موجود رہنے کی جگہیں ہیں، جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو یہ دعا پڑھے «أعوذ بالله من الخبث والخبائث» میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ناپاک جن مردوں اور ناپاک جن عورتوں سے"۔

(2) زمین کی سوراخوں سرنگوں اور غاروں میں جنات کثرت سے پائے جاتے ہیں عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْجُحْرِ ، قَالَ: قَالُوا لِقَتَادَةَ: مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ ؟ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ.[سنن ابو داؤد :29صحیح]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ہشام دستوائی کا بیان ہے کہ لوگوں نے قتادہ سے پوچھا: کس وجہ سے سوراخ میں پیشاب کرنا ناپسندیدہ ہے؟ انہوں نے کہا: کہا جاتا تھا کہ وہ جنوں کی جائے سکونت (گھر) ہے"۔

(3) جنات بازار میں کثرت سے پائے جاتے ہیں کیونکہ بازار میں غیر شرعی کاروبار کے ساتھ ساتھ خلاف شرع کام بھی پائے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے ایک صحابی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:لا تكونَنَّ ، إن استطعتَ ، أولَ من يدخل السوقَ ولا آخرَ من يخرج منها . فإنها معركةُ الشيطانِ ، وبها ينصبُ رايتَه[صحیح مسلم :2451]

"کہ نا تو بازار میں داخل ہونے میں پہل کرو اور نہ ہی سب سے آخر میں بازار سے نکلو کیونکہ وہ شیطان کا اکھاڑا ہے اور اسی میں اپنا جھنڈا نصب کرتا ہے"۔

(4) جنات لوگوں کے ہمراہ گھروں میں بھی قیام کرتے ہیں جیسا کہ ابو سائب کی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں :"کہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اسی دوران کہ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کی چارپائی کے نیچے مجھے کسی چیز کی سرسراہٹ محسوس ہوئی، میں نے (جھانک کر) دیکھا تو (وہاں) سانپ موجود تھا، میں اٹھ کھڑا ہوا، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہوا تمہیں؟ (کیوں کھڑے ہو گئے) میں نے کہا: یہاں ایک سانپ ہے، انہوں نے کہا: تمہارا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میں اسے ماروں گا، تو انہوں نے اپنے گھر میں ایک کوٹھری کی طرف اشارہ کیا اور کہا: میرا ایک چچازاد بھائی اس گھر میں رہتا تھا، غزوہ احزاب کے موقع پر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اہل کے پاس جانے کی اجازت مانگی، اس کی ابھی نئی نئی شادی ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی اور حکم دیا کہ وہ اپنے ہتھیار کے ساتھ جائے، وہ اپنے گھر آیا تو اپنی بیوی کو کمرے کے دروازے پر کھڑا پایا، تو اس کی طرف نیزہ لہرایا (چلو اندر چلو، یہاں کیسے کھڑی ہو) بیوی نے کہا، جلدی نہ کرو، پہلے یہ دیکھو کہ کس چیز نے مجھے باہر آنے پر مجبور کیا، وہ کمرے میں داخل ہوا تو ایک خوفناک سانپ دیکھا تو اسے نیزہ گھونپ دیا، اور نیزے میں چبھوئے ہوئے اسے لے کر باہر آیا، وہ تڑپ رہا تھا، ابو سعید کہتے ہیں، تو میں نہیں جان سکا کہ کون پہلے مرا آدمی یا سانپ؟ (گویا چبھو کر باہر لانے کے دوران سانپ نے اسے ڈس لیا تھا، یا وہ سانپ جن تھا اور جنوں نے انتقاماً اس کا گلا گھونٹ دیا تھا) تو اس کی قوم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور آپ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ وہ ہمارے آدمی (ساتھی) کو لوٹا دے، (زندہ کر دے) آپ نے فرمایا: اپنے آدمی کے لیے مغفرت کی دعا کرو (اب زندگی ملنے سے رہی) پھر آپ نے فرمایا: إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا بِالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَحَذِّرُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ إِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدُ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَاقْتُلُوهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ۔ [سنن ابو داؤد :5257صحیح]

"مدینہ میں جنوں کی ایک جماعت مسلمان ہوئی ہے، تم ان میں سے جب کسی کو دیکھو (سانپ وغیرہ موذی جانوروں کی صورت میں) تو انہیں تین مرتبہ ڈراؤ کہ اب نہ نکلنا ورنہ مارے جاؤ گے، اس تنبیہ کے باوجود اگر وہ غائب نہ ہو اور تمہیں اس کا مار ڈالنا ہی مناسب معلوم ہو تو تین بار کی تنبیہ کے بعد اسے مار ڈالو"۔

ان نصوص کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ وہ زیادہ تر ویرانوں صحراؤں نجاستوں کے مقامات مثلاً قضائے حاجت کی جگہوں غسل خانوں جانور کی گندگی پھینکنے کی جگہوں کوڑا کرکٹ کے مقامات اور قبرستانوں میں رہتے ہیں یعنی وہ تمام جگہیں ان کے مکانات ورہائش گاہیں ہیں جہاں گندگی اور اس قسم کے دیگر نجاست وغلاظت کی کثرت پائی جاتی ہے کیونکہ اس طرح کے مکانات کو وہ پسند کرتے ہیں اور اسی کے مطابق لوگوں کو دیکھنا چاہتے ہیں لہذا ہمیں ان جگہوں میں جاننے اور اس سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

جنات کے طبقات

اہل علم نے اپنی کتابوں میں جنوں کے مختلف طبقات کا تذکرہ کیا ہے چنانچہ امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (ت 463ھ) فرماتے ہیں: " الجن عند أهل الكلام والعلم باللسان منزلون على مراتب: فإذا ذكروا الجن خالصا قالوا: جني.فإن أرادوا أنه ممن يسكن مع الناس، قالوا:عامر والجمع عمّار وعوامر.فإن كان ممن يعرض للصبيان،قالوا: أرواح.فإن

خبث وتعزم فهو شيطان.فإن زاد على ذلك فهو: مارد.فإن زاد على ذلك وقوي أمره، قالوا: عفريت، والجمع: عفاريت والله أعلم بالصواب "
[آكام المرجان في أحكام الجان: 21]

اہل کلام واہل زبان کے یہاں جنوں کے درج ذیل طبقات ہیں

(1) جب وہ خالص جن کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں جنی۔

(2) اگر لوگوں کے ساتھ گھروں میں رہنے والا ہو تو اسے عامر کہتے ہیں اور اس کی جمع عمار اور عوامر ہے۔

(3) اگر وہ بچوں سے چھیڑ چھاڑ کرنے والا ہو تو ارواح (بدروحیں) کہتے ہیں۔

(4) اگر وہ خباثت وسرکشی ہی پر کمربستہ رہے تو شیطان کہتے ہیں۔

(5) اگر وہ خباثت میں بڑھ جائے تو اسے مارد کہتے ہیں۔

(6) اور اگر اس سے بھی تجاوز کر جائے (اور چٹانیں منتقل کرسکے) اور اس کی رعونت و تکبر حد سے بڑھ جائے تو اسے عفریت کہتے ہیں۔

جنات کی خوراک

جنات کا شمار ان مخلوقات میں ہوتا ہے جو کھاتے پیتے ہیں ان کی بعض غذا انسانوں جیسی اور بعض غذا انسانوں سے مختلف ہوتی ہیں وہ غذا جو ان کی غذا میں شامل ہے وہ کچھ یوں ہیں گوبر ہڈی اور وہ تمام غذا جو زمین پر گر جائے اور اٹھا کر نا کھایا جائے اور ہر نشہ آور اشیاء شیطان کی غذا ہیں۔

امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ (متوفی 751ھ) انما الخمر والمیسر سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہر نشہ آور اشیاء شیطان کے کھانے پینے کی چیزوں میں سے ہیں۔

جنات کی انسانوں سے شادیاں

جنات انسان سے شادیاں کرسکتے ہیں ایسا ممکن ہے اگرچہ نادر الوقوع ہے تاہم یہ شادیاں عموماً اضطراری حالت میں ہوتی ہیں باہمی رضامندی سے نہیں ہوتیں نہ ہی ان کے درمیان ہونے والی باہمی شادیاں [سورۃ النساء [1:

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تم کو ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سارے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔

اور یہ بات متحقق ہے کہ جن وانس کے درمیان قائم ہونے والی ازدواجی زندگی جنسیت کے اختلاف کے سبب باعث سکون نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ اس راستے میں پائے جانے والے مفاسد کو مد نظر رکھتے ہوئے اہل علم نے اس کا سد باب کیا ہے اور اسے ناپسند قرار دیا ہے چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ [متوفی 728ھ] فرماتے ہیں

:وقد يتناكح الإنس والجن ويولد بينهما ولد وهذا كثير معروف وقد ذكر العلماء ذلك وتكلموا عليه وكره أكثر العلماء مناكحة الجن.[مجموع الفتاوى :19/120]

"کہ بسا اوقات جنوں اور انسانوں کے نکاح ہوتے ہیں اور اولاد بھی جنم لیتی ہے اور یہ ایسا ہوتا ہے جو کہ معروف ہے لیکن اہل علم نے اس پر کافی بحث ومباحثہ کیا ہے اور جن وانس کے مابین نکاح کو ناپسند خیال کیا ہے"۔

جنات وانسان کا باہمی ملاپ

عموما یہ بات خلاف عقل معلوم ہوتی ہے کہ اگر یہ مان لیا جائے کہ جنات آتشی مخلوق ہیں اور انسان خاکی تو آگ وپانی کا ملاپ کیسے ممکن ہو سکتا ہے اور اس ملاپ کے پیچھے اولاد کا ہونا خلاف عقل ہے کیونکہ جنات کے آتشی عنصر کی وجہ سے عورت کا حاملہ ہونا ممکن نہیں اس لئے کہ نطفہ انسانی میں رطوبت پائی جاتی ہے جو یقینا آگ کی گرمی سے خشک ہو کر ختم ہو جائیگی یا یہ کہ جس طرح نطفہ انسانی عناصر مٹی وپانی کے سبب رطوبت پر مشتمل ہوتا ہے اسی طرح نطفہ جنات آگ وہوا کے زیر اثر رطوبت سے عاری اور خشک ہو گا اس اعتبار سے دونوں کا ملاپ ممکن نہیں ہو سکتا تاہم اگر نصوص شرعیہ کی روشنی میں غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ اگرچہ جنات آتشی مخلوق ہیں اور انسان خاکی, جنات کی تخلیق آگ ہوا کے عنصر پر ہوئی لیکن تخلیق کے بعد وہ اپنے عنصر پر باقی نہیں رہے بلکہ کھانے پینے اور توالد وتناسل کے عمل کی وجہ سے دوسری حالت میں بدل گئے یعنی ہم مٹی اور پانی سے تخلیق کے باوجود اپنی اصل پر قائم نہیں ہیں گوشت پوست اور ہڈیوں کا ملغوبہ ہیں مائع کی شکل میں اس گوشت پوست اور ہڈیوں کے ساتھ خون اور دیگر رطوبات بھی ہمارے اندر موجود ہیں بلکل اسی طرح آتشی مخلوق جنات بھی ہو گئے اپنے ابتدائی تخلیق کے بعد اپنے عنصر کی اصلیت پر باقی نہ رہے بلکہ ایک ایسی حالت میں ہو گئے جس میں وہ

انسانوں کی طرح سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کے ساتھ کھانے پینے اور اپنی نسل کو بڑھانے کے عمل سے متصف ہوگئے جس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت صلاۃ میں شیطان کے لعاب دہن کی ٹھنڈھک کو محسوس کیا تھا۔[مسند احمد :11780اسنادہ حسن]

اس حدیث سے پتہ چلا کہ آگ سے پیدا ہونے والی مخلوق کے منہ میں تھوک کی نمی موجود تھی اگر وہ اپنے آتشی عنصر ہی پر باقی رہتا اور مکمل آگ ہوتا تو اس میں کسی بھی قسم کی برودت یا تراوٹ محسوس نہ کی جاتی۔

فصل ثانی:

جن لگنے (مس) کی تعریف

عربی لغت میں جنوں کے انسان کو چمٹنے چھونے یا لگنے کو "مس" کہتے ہیں۔

پھر بعد میں یہ لفظ "مس" جنون کے لئے بھی استعمال ہونے لگا کیونکہ جنون کی کیفیت بھی گویا اسی طرح ہوتی ہے جیسا کہ جن چمٹے ہوئے ہوں، کہا جاتا ہے "بہ مس من جنون" کہ فلاں کو جنون زدگی ہے۔

عام مس کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ انسان کو جن اس کے جسم سے باہر یا اندر سے یا دونوں جانب سے ہی اذیت پہونچائے یہ (مس) مرگی سے زیادہ عمومیت کا معنی رکھتا ہے۔ [جناتی اور شیطانی چالوں کا توڑ:101]

جن لگنے (مس) کی اقسام

جن لگنے کی چار قسمیں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(1) کلی مس: اور وہ یوں ہوتا ہے کہ جن جسد انسانی کو کلی طور پر اپنے کنٹرول میں کرلیتا ہے اس شخص کے مانند کہ جسے اعصابی تشنج جکڑ لیتا ہے۔

(2) جزوی مس: وہ یہ ہے کہ جن کا کسی ایک انسانی عضو کو پکڑ لینا مثلا بازو پاؤں یا زبان وغیرہ۔

(3) دائمی مس: وہ یہ ہے کہ جن جسم انسانی میں طویل مدت تک ٹھہرا رہے۔

(4) مس طائف: گردش کی مانند چھونا یہ کیفیت چند لمحات سے زیادہ جاری نہیں رہتی جیسا کہ مرگی کی بیماری میں ابتدائی جھٹکے لگتے ہیں۔ [جناتی اور شیطانی چالوں کا توڑ.صفحہ:101]

جن لگنے کے قرآنی دلائل

جن لگنے کا ثبوت قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ موجود ہے جس سے انکار قطعا ممکن نہیں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ[سورة البقرة :275]

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن جریر الطبری رحمہ اللہ (متوفی 310ھ) فرماتے ہیں:

"من مات وهو يأكل الربا، بعث يوم القيامة متخبِّطًا، كالذي يتخبطه الشيطان من المس"[جامع البيان عن تأويل آي القرآن:3/101]

یعنی جو شخص مر جائے اس حال میں کہ وہ سود کھاتا ہو تو آخرت میں (اپنی قبروں سے) اس شخص کی طرح اٹھے گا جسے شیطان لگ کر خبطی بنادے (یعنی شیطان اسے دنیا میں لگ کر اس کی عقل کو تباہ کر دے)۔

اور امام القرطبی رحمہ اللہ (متوفی 671ھ) فرماتے ہیں: "فِي هَذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلَى فَسَادِ إِنْكَارِ مَنْ أَنْكَرَ الصَّرْعَ مِنْ جِهَةِ الْجِنِّ، وَزَعَمَ أَنَّهُ مِنْ فِعْلِ الطَّبَائِعِ، وَأَنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْلُكُ فِي الْإِنْسَانِ وَلَا يَكُونُ مِنْهُ مَس.[الجامع لاحكام القرآن :3/355]

"اس آیت میں ان لوگوں کے خلاف دلیل ہے جو جنات لگنے کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس فعل کا تعلق طبیعت سے ہے نیز شیطان انسان کے اندر نہ داخل ہو سکتا ہے نہ لگ سکتا ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی 774ھ) فرماتے ہیں:

" لَا يَقُومُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الْمَصْرُوعُ حَالَ صَرَعِهِ وَتَخَبُّطَ الشَّيْطَانِ لَهُ؛ وَذَلِكَ أَنَّهُ يَقُومُ قِيَامًا مُنْكَرًا".[تفسير القرآن العظيم:1/427]

کہ آیت کریمہ "الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ..." کا مفہوم یہ ہے کہ سود خور قیامت کے دن اپنی قبروں سے اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح وہ مریض کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان لگا ہو اور اسے خبطی بنا دیا ہو یعنی وہ عجیب وغریب حالت میں کھڑا ہوتا ہے۔

امام آلوسی رحمہ اللہ (متوفی 1270ھ) فرماتے ہیں:

إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ [سورة البقرة :275]أي إِلّا قِياماً كَقِيامِ الْمُتَخَبِّطِ الْمَصْرُوعِ فِي الدُّنْيا، والتَّخَبُّطُ تَفَعُّلٌ بِمَعْنى فَعْلٍ وأصْلُهُ ضَرْبٌ مُتَوالٍ عَلى أنْحاءٍ مُخْتَلِفَةٍ"[روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني:3/79]

"کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح دنیا میں جن زدہ شخص کھڑا ہوتا ہے لفظ "تخبط"تفعل کے وزن پر فعل یعنی خبط کے معنی میں ہے اور اس کی اصل مختلف انداز کی مسلسل ضرب ہے۔

آگے فرماتے ہیں:{مِنَ المَسّ} أي الجُنُونِ، يُقالُ: مُسَّ الرَّجُلُ فهو مَمْسُوسٌ إذا جُنَّ وأصْلُهُ اللَّمْسُ بِاليَد.

اور اللہ رب العالمین کا فرمان "مِنَ الْمَسِ "کا مطلب جنون اور پاگل پن ہے کہا جاتا ہے:"مس الرجل فهو ممسوس" یعنی وہ پاگل ہو گیا اور مس کا اصل معنی ہاتھ سے چھونا ہے۔

جن لگنے کے حدیثی دلائل

جن لگنے اور چمٹنے کے سلسلے میں قرآن نے جس قدر صراحت کی ہے اس سے کہیں زیادہ احادیث نبویہ میں اس کا ثبوت ملتا ہے جس سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ یہ مسئلہ حق اور سچائی پر مبنی ہے جنات انسان کے بدن میں داخل ہو سکتے ہیں اور انہیں چمٹ سکتے ہیں ہم یہاں چند صحیح حدیثیں ذکر کر رہے ہیں جو اس مسئلے پر دلالت کرتی ہیں تاکہ مسئلہ کی مزید وضاحت ہو سکے۔

(1) پہلی دلیل: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ، جَعَلَ يَعْرِضُ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أُصَلِّي، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ رَحَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ابْنُ أَبِي الْعَاصِ ، قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَرَضَ لِي شَيْءٌ فِي صَلَوَاتِي حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أُصَلِّي، قَالَ: ذَاكَ الشَّيْطَانُ ادْنُهْ ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَجَلَسْتُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيَّ، قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ، وَتَفَلَ فِي فَمِي، وَقَالَ: اخْرُجْ عَدُوَّ اللَّهِ ، فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: الْحَقْ بِعَمَلِكَ ، قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: فَلَعَمْرِي مَا أَحْسِبُهُ خَالَطَنِي بَعْدُ.[ابن ماجه :3548صحيح]

"کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا عامل مقرر کیا، تو مجھے نماز میں کچھ ادھر ادھر کا خیال آنے لگا یہاں تک کہ مجھے یہ یاد نہیں رہتا کہ میں کیا پڑھتا ہوں، جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں سفر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، تو آپ نے فرمایا: کیا ابن ابی العاص ہو ؟، میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے سوال کیا: تم یہاں کیوں آئے ہو ؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے نماز میں

طرح طرح کے خیالات آتے ہیں یہاں تک کہ مجھے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان ہے، تم میرے قریب آؤ، میں آپ کے قریب ہوا، اور اپنے پاؤں کی انگلیوں پر دو زانو بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے میرا سینہ تھپتھپایا اور اپنے منہ کا لعاب میرے منہ میں ڈالا، اور (شیطان کو مخاطب کرکے) فرمایا: «اخرج عدو الله» اللہ کے دشمن! نکل جا؟ یہ عمل آپ نے تین بار کیا، اس کے بعد مجھ سے فرمایا: اپنے کام پر جاؤ عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قسم سے! مجھے نہیں معلوم کہ پھر کبھی شیطان میرے قریب بھٹکا ہو"۔

(2) دوسری دلیل: حضرت خارجہ بن صلت التمیمی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ أَهْلُهُ: إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيهِ، فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: هَلْ إِلَّا هَذَا ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا ؟، قُلْتُ: لَا، قَالَ: خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ، لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ.[سنن ابو داؤد 3896صحیح]

"کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، پھر لوٹ کر جب آپ کے پاس سے جانے لگے تو ایک قوم پر سے گزرے جن میں ایک شخص دیوانہ تھا زنجیر سے بندھا ہوا تھا تو اس کے گھر والے کہنے لگے کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ کے یہ ساتھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) خیر و بھلائی لے کر آئے ہیں تو کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے جس سے آپ اس شخص کا علاج کریں؟ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا تو وہ اچھا ہو گیا، تو ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو اس کی خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے صرف یہی سورت پڑھی ہے؟۔ (مسدد کی ایک دوسری روایت میں: «هل إلا هذا» کے بجائے: «هل قلت غير هذا» ہے یعنی کیا تو نے اس کے علاوہ کچھ اور نہیں پڑھا؟) میں نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں لے لو، قسم ہے میری عمر کی لوگ تو ناجائز جھاڑ پھونک کی روٹی کھاتے ہیں اور تم نے تو جائز جھاڑ پھونک پر کھایا ہے"۔

(3) تیسری دلیل: علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتلایا کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے مسجد میں آئیں تھوڑی دیر تک باتیں کیں پھر واپس ہونے کے لیے کھڑی ہوئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں پہنچانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے قریب والے مسجد کے دروازے پر پہنچیں، تو دو انصاری آدمی ادھر سے گزرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی سوچ کی ضرورت نہیں، یہ تو (میری بیوی) صفیہ بنت حیی (رضی اللہ عنہا) ہیں۔ ان دونوں صحابیوں نے عرض کیا، سبحان اللہ! یارسول اللہ! ان پر آپ کا جملہ بڑا شاق گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا"[صحیح بخاری :2035]

"کہ شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے۔ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی بدگمانی نہ ڈال دے"۔

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ جن انسانوں کو چمٹ سکتے ہیں انہیں ابتداء ہی یہ صلاحیت عطا کی گئی ہے۔

جنات لگنے (مس) کے عقلی دلائل

جنات کا انسان کو مس کرنا، چمٹنا اور اس کے بدن میں داخل ہو جانا نص شرعی کے ساتھ ساتھ مختلف مواقع پر ہوئے لوگوں کے متعدد مشاہدات و تجربات سے بھی ثابت ہیں اور انہیں عقلی اعتبار سے انکار نہیں کیا جاسکتا بلکہ وہ عقلی اعتبار سے ممکن ہے ہم یہاں چند اہل علم کے اقوال نقل کر رہے ہیں جو عقلی اعتبار سے جنات کے چمٹنے اور مس کرنے پر دلالت کرتے ہیں۔

شیخ محمد حامد لکھتے ہیں کہ "جب جنات لطیف اجسام ہیں تو انسان کے جسم میں ان کا جاری وساری ہونا عقلا وشرعا محال نہیں کیونکہ باریک چیز موٹی چیز کے اندر سرایت کر جاتی ہے مثلا ہوا ہمارے جسموں میں داخل ہو جاتی ہے آگ انگارے میں گھس جاتی اور بجلی تار کے اندر چلی جاتی ہے۔

[ردود على اباطيل وتمحيصات لحقائق دينية 2/135]

مزید کہتے ہیں: کہ اس بارے میں اہل حق کا موقف ان نصوص کو تسلیم کر لینا ہے جو انسان کے جسم میں جنات کے داخل ہونے کی خبر دیتے ہیں یہ نصوص اتنے زیادہ ہیں کہ ان کو چھوڑ کر منکرین کے انکار اور بکواس پر توجہ نہیں دی جاسکتی انسان کے جسم میں جنات کے داخل ہونے کے واقعات بھی اتنے زیادہ اور مشاہدہ میں ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے لہذا اس حقیقت کا منکر واقعات اور مشاہدات کا منکر اور اپنے قول کی بذات خود تردید کرنے والا ہے۔

[ردود على اباطيل وتمحيصات لحقائق دينية 2/135]

مزید کہتے ہیں: کہ اس بارے میں اہل حق کا موقف ان نصوص کو تسلیم کر لینا ہے جو انسان کے جسم میں جنات کے داخل ہونے کی خبر دیتے ہیں یہ نصوص اتنے زیادہ ہیں کہ ان کو چھوڑ کر منکرین کے انکار اور بکواس پر توجہ نہیں دی جاسکتی انسان کے جسم میں جنات کے داخل ہونے کے واقعات بھی اتنے زیادہ اور مشاہدہ میں ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے لہذا اس حقیقت کا منکر واقعات اور مشاہدات کا منکر اور اپنے قول کی بذات خود تردید کرنے والا ہے۔

[ردود على اباطيل وتمحيصات لحقائق دينية 2/135]

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی 728ھ) فرماتے ہیں:

وجود الجن ثابت بالقرآن، والسنة، واتفاق سلف الأمة، وكذلك دخول الجن في بدن الإنسان ثابت باتفاق أئمة أهل السنة، وهو أمر مشهور، محسوس لمن تدبره، يدخل في المصروع، ويتكلم بكلام لا يعرفه، بل ولا يدري به،

[مختصر الفتاوى المصرية لابن تيمية: 584]

"کہ انسان کے جسم میں جنات کا داخل ہو جانا باتفاق اہل سنت ثابت ہے اور یہ بات غور و فکر کرنے والے کے مشاہدہ میں ہے جن مریض کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور ایسی بات بولتا ہے جسے مریض نہیں جانتا بلکہ اسے اس کے بولنے کا بھی پتہ نہیں ہوتا"۔

وہ حالات جن میں جنات انسانوں سے چمٹ سکتے ہیں

غور و فکر اور تحقیق و تفتیش کے بعد اہل علم نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ انسان کی کچھ خاص حالتیں ہوتی ہیں جن میں جنات انسانوں کے جسم میں داخل ہو سکتے ہیں اور ان سے چمٹ سکتے ہیں وہ حالات درج ذیل ہیں۔

(1) سخت غصہ کی حالت۔

(2) شدید خوف کی حالت۔

(3) انتہائی خوشی کی حالت۔

(4) شدید غفلت کی حالت۔

(5) شہوت پرستی میں مگن حالت میں۔

(6) جنات کو جانے یا انجانے میں ستانے کی وجہ سے غضبناک ہو کر بھی جنات انسان میں داخل ہو جاتے ہیں۔

علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ [متوفی 751ھ] فرماتے ہیں: کہ ان شریر جنات کا زیادہ تر تسلط ان لوگوں پر ہوتا ہے جن میں دین سے آشنائی بہت کم ہوتی ہے اور ان کی زبانیں اور دل ذکر الٰہی اور اللہ رب العالمین کی پناہ میں آنے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اذکار و وظائف اور متعلقہ تحفظات سے غیر آباد ہیں تو گویا یہ خبیث جنات غیر مسلح آدمی پر حملہ آور ہوتے ہیں یعنی جن اوقات میں انسان ان تحفظات الٰہیہ سے بلکل عاری ہوتا ہے تو جنات اس پر مسلط ہو جاتے ہیں۔

[زاد المعاد فی هدی خیر العباد :4/69]

گویا انسان اپنی بعض کمزوریوں کی وجہ سے جنات کو خود موقع فراہم کرتا ہے ورنہ عام حالات میں جنات کو انسان پر مسلط ہونے کی طاقت ہوتی ہے اور نہ اجازت اگر انسان ہمہ وقت اپنی زبان و دل کو ذکر الٰہی سے معمور رکھے تو جنات انسان پر قطعا مسلط نہیں ہو سکتے اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِیْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ.

[سورة الحجر :39_40]

"(شیطان نے) کہا اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی کو مزین کروں گا اور ان سب کو بہکاؤں گا بھی سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لئے گئے ہیں"۔

جنات سے پوچھے جانے والے سوالات

1. جب جن مریض سے چمٹ کر بولنے لگے تو اس سے درج ذیل سوالات کرنا چاہئے۔
2. تمہارا نام کیا ہے؟
3. تمہارا دین کیا ہے؟
4. اس شخص کے اندر تم کیوں داخل ہوئے؟
5. اس شخص کے اندر تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟
6. اگر ہے تو ان کی تعداد کتنی ہے؟
7. اور ان سب کا دین کیا ہے؟

جنات سے گفتگو کا طریقہ کار

حالات وظروف کے اعتبار سے ہر دم کرنے والا اپنے مخصوص انداز میں گفتگو کا آغاز کرے البتہ جنات کے کافر یا مسلم ہونے کی حیثیت سے انداز گفتگو اور سوالات کی نوعیت میں فرق ہو سکتا ہے ہم یہاں جنات سے گفتگو کے متعلق چند طریقوں کا تذکرہ کر رہے ہیں جسے علامہ ابن باز رحمہ اللہ کی رہنمائی میں علماء کی ایک جماعت نے تیار کیا ہے۔

اگر جن مسلمان ہو تو اسے اللہ تعالی کا خوف دلایا جائے اور اسے کہا جائے کہ یہ جو تو اس مریض کو چمٹ گیا ہے جائز نہیں بلکہ یہ ظلم ہے اور ظلم بروز قیامت تاریکی کا سبب ہو گا۔

اگر وہ کہے کہ میں اس سبب سے اسے چمٹا ہوں مثلاً فلاں زیادتی کا بدلہ یا انتقام لیتے ہوئے کہ اس انسان نے مجھے اذیت دی تھی تو اس کے جواب میں اسے کہا جائے کہ اسے کیا معلوم تھا کہ تمہیں تکلیف پہونچے گی نیز جس سے بغیر قصد وارادہ کے تکلیف پہونچے وہ سزا کا مستحق نہیں ہے۔

اور اگر مریض نے وہ کام جس پر جن اعتراض کر رہا ہے اپنے گھر میں اور اپنی ملکیت میں کیا ہو تو جنوں کو سمجھایا جائے کہ گھر اسی کا ہے اس کی ملکیت میں ہے اور اس میں وہ ہر جائز تصرف کر سکتا ہے۔

اگر چمٹنے والا جن کہے کہ میں عشق ومحبت کی وجہ سے اس کے ساتھ چمٹا ہوں تو اسے سمجھایا جائے کہ یہ حرام اور بے حیائی کا کام ہے جو جائز نہیں۔

اور اگر وہ بتائے کہ میں اسے ویسے ہی دل لگی کرتے ہوئے چمٹ گیا ہوں تو اسے سمجھایا جائے کہ کسی کو خواہ مخواہ ستانا جائز نہیں اس لئے اس سے نکل جاؤ۔

اور اگر جنات کے چمٹنے کا سبب جادو ہو تو انہیں بتایا جائے کہ یہ کفر ہے اور یہ کوئی اچھا کام نہیں اور ساتھ ہی اس سے جادو کی جگہ پوچھا جائے تا کہ اس کا ازالہ کیا جاسکے بسا اوقات وہ جن خود ہی جادو کی جگہ بتا دیتے ہیں۔

اور اگر وہ جن کافر ہو تو اسے بغیر مجبور کئے ہوئے اسلام کی دعوت دی جائے۔ اگر وہ اسلام قبول کر لے تو اسے دین کی ضروری باتیں بتادی جائیں اور شہادتین کی تلقین کی جائے۔

اور اگر وہ کفر پر اصرار اور اسلام قبول کرنے سے انکار کر دے تو پھر اسے نکلنے کو کہا جائے اگر انکار کرے تو اس پر بذریعہ دم وقرات سختی کی جائے۔

[جناتی اور شیطانی چالوں کا توڑ اردو ترجمہ "فتح الحق المبين في علاج الصرع والسحر والعين":210_212]

شرعی دم کے شرائط

شرعی دم کے پانچ شرائط ہیں اگر یہ پائے جائیں تو دم کرنا جائز ہے۔

1. أن يكون بكلام الله تعالى وبأسمائه وصفاته. "دم اللہ تعالی کے کلام اس کے نام اور صفات کے ذریعہ کیا جائے."

2. أن يكون بلسان عربي وبما يعرف معناه۔ "دم عربی زبان میں ہو یا ایسی زبان میں ہو جس کا معنی سمجھ میں آتا ہو۔"

3. أن يعتقد أن الرقية لا تؤثر بذاتها بل بتقدير الله تعالى۔ "یہ عقیدہ ہو کہ دم بذات خود تاثیر نہیں رکھتا اس میں اثر من جانب اللہ پیدا ہوتا ہے"

[تيسير العزيز الحميد شرح كتاب التوحيد :167]

مذکورہ بالا تینوں شروط کے سلسلے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قد أجمع العلماء على جواز الرقى عند اجتماع هذه الشروط ۔[فتح الباري – 10 / 206]

"کہ جس دم میں یہ تینوں شرائط پائے جائیں اس کے جواز پر اہل علم کا اجماع ہے"۔ تاہم سنت صحیحہ کی روشنی میں دو اور شروط کا اہل علم نے اضافہ ہے۔

4. دم میں شرکیہ الفاظ کی ذرہ برابر آمیزش نہ ہو۔

[صحيح مسلم :2200)

5. وہ دم حرام کیفیت پر نہ ہو اور جان بوجھ کر حالت جنابت میں نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی مقبرہ اور حمام میں بیٹھ کر دم کیا جائے۔ (یہ آخری شرط شریعت کے عمومی دلائل کی روشنی میں لگائی گئی ہے)

شرعی دم کا طریقہ

دم کرنے والے کے لئے بہتر ہے کہ وہ اللہ تعالی سے تعلق والا ہو اس کی نافرمانیوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا ہو کیونکہ بندے کا جس قدر اپنے رب سے تعلق ہو گا اسی قدر اللہ تعالی اپنے دشمن (شیطان) کے دل میں رعب پیدا کرے گا اس لئے معالج کو چاہئے کہ وہ مریض پر دم کرنے سے پہلے تقوی اور اپنے رب کی قربت میں مضبوطی پیدا کرے اس کے اندر نفسیاتی استعداد ہو قوت ارادی میں مضبوطی ہو باکردار ہو اور دم کرنے سے پہلے مریض کے کان میں آذان کے کلمات دھرائے کیونکہ اس سے شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے بھاگتا ہے بعد ازاں دم کرنے والا مریض کے سر پر ہاتھ رکھے اور درج ذیل آیات و دعائیں پڑھے یہ وہ آیات ہیں جو شیطان کے

لئے تکلیف واذیت کا سبب ہیں اس لئے اہل علم نے درج ذیل آیات وادعیہ ماثورہ کو "رقیہ شرعیہ" کے لئے یکجا کیا ہے۔

سورۃ الفاتحہ(کامل) سورۃ البقرۃ(آیت: 1تا 5 نیز 255,284,286),آل عمران(:1تا 10,)الاعراف(:53تا 57)الاسراء(:45 تا 51)یونس(:79تا 82)طہ(:65تا 69)المؤمنون(:115تا 118)الکافرون,اخلاص اور معوذتین **بعد** اذاں درج ذیل دعائیں پڑھے۔

اللهمَّ ربَّ الناسِ أَذْهِبْ الباسَ ، اشفه وأنتَ الشَّافِي ، لا شفاءَ إلا شفَاؤُكَ ، شفاءً لا يغادِرُ سَقَمًا.[صحيح البخارى:5743]

أَعوذُ بكَلِماتِ اللهِ التامَّاتِ ، الَّتي لا يُجاوِزُهُنَّ بَرٌّ ولا فاجرٌ ، مِن شرِّ ما خلقَ ، وذرأَ ، وبرأَ ، و مِن شرِّ ما ينزِلُ مِن السَّماءِ و مِن شرِّ ما يعرُجُ فيها و مِن شرِّ ما ذرأَ في الأرضِ وبرأَ ومِن شرِّ ما يَخرجُ مِنها ، ومِن شرِّ فِتَنِ اللَّيلِ والنَّهارِ ، ومِن شرِّ كلِّ طارقٍ يطرُقُ ، إلَّا طارقًا يطرقُ بخَيرٍ ، يا رَحمنُ ! .

[مسند أحمد: 15499وصححه الألباني في صحيح الجامع: 74]

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.[صحيح مسلم :2709]

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ "[سنن ابو داؤد :3893حسن]

بسمِ اللهِ الذي لا يَضُرُّ مع اسمه شيءٌ في الأرضِ و لا في السماءِ ، و هو السميعُ العليمُ.[سنن الترمذي :3388وصححه الألباني في صحيح الترغيب والترهيب :655]

أعوذُ بكلماتِ اللهِ التامةِ ، من كلِّ شيطانٍ وهامَّةٍ ، ومن كلِّ عينٍ لامَّةٍ.[صحيح البخاري :3371]

مذکورہ بالا دعاؤں کے پڑھنے کے علاوہ دیگر خالی اوقات میں قرآنی آیات اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دعاؤں پر مشتمل "رقیہ شرعیہ" جسے اہل علم کی اجازت سے آڈیو اور ویڈیو کی شکل میں مرتب کیا گیا ہے جسے انٹرنیٹ سے حاصل کرکے موبائل فون یا ٹیپ وغیرہ کے ذریعہ گھر میں لگا کر بغور سنا جاسکتا ہے جو کہ شیطان کے لئے اذیت کا باعث ہوگا ان شاء اللہ۔

جن زدہ مریض کو مارنے کا مسئلہ

رہی بات جن زدہ شخص کو مارنے کی تو معالج کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ مریض کو کب مارنا ہے کہاں مارنا ہے اور کتنا مارنا ہے اور مارنے کی ضرورت ہے یا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ جن زدہ بچے کو دم کرتے ہوئے جن کو ڈانٹا اور فرمایا:اخرج عدو الله انا رسول الله. [البداية والنهاية: 6/146طريقه جيد]

"کہ اے اللہ کے دشمن باہر نکل میں اللہ کا رسول ہوں۔

علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ (متوفی 751ھ) فرماتے ہیں: شاهدت شيخنا يرسل إلى المصروع من يخاطب الروح التي فيه، ويقول قال لك الشيخ اخرجي، فإن هذا لا يحل لك، فيفيق المصروع، وربما كانت الروح ماردة فيخرجها بالضرب، فيفيق المصروع، ولا يحس بألم. وقد شاهدنا نحن وغيرنا منه ذلك مرارا.[زاد المعاد في هدي خير العباد:4/66]

"ہم نے اپنے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ وہ جن زدہ کی جانب کوئی آدمی بھیجتے اور وہ اس جن سے مخاطب ہوتا جو اس شخص میں ہوتا تھا اور کہتا شیخ نے کہا ہے کہ تو "نکل جا" یہ تیرے لئے حلال نہیں ہے کہ انسانوں میں داخل ہوتا پھرے تو جن زدہ شخص ہوش وہواس بحال کرلیتا اور بعض اوقات شیخ بنفس نفیس جن کو مخاطب کرتے اور کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ جن سرکش ہوتا تو شیخ اسے مار کر نکالتے تھے تو جن زدہ ہوش میں آجاتا اور مار کی ذرہ برابر تکلیف محسوس نہ کرتا تھا اس کا ہم نے اور ہمارے علاوہ لوگوں نے کئی مرتبہ مشاہدہ کیا ہے"۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ[متوفی:1421ھ] فرماتے ہیں: سحر زدہ کو مار کر جن بھگانے والی بات ایسی ہے کہ ہمارے سابقہ علمائے کرام سے سرزد ہوتی رہی ہے ان میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کہ آپ جن کو مخاطب کرتے اس کا گلا گھونٹ دیتے اسے مارتے یہاں تک کہ وہ نکل جاتا لیکن ان معاملات میں مبالغہ سے کام لینا جو کہ آج کل ہم بعض معالجوں سے سن رہے ہیں اس کی اجازت کسی طور سے نہیں دی جاسکتی۔
[مجلة الدعوة عدد: 1456بحوالہ جناتی اور شیطانی چالوں کا توڑ:209]

خلاصہ کلام یہ کہ جنات ایک حقیقی مخلوق ہیں جن کا ذکر کتاب وسنت میں متعدد بار ہوا ہے لہذا ہمیں ان کے وجود پر ایمان رکھنا چاہئے کیونکہ ان کا انکار کتاب وسنت میں موجود ایک غیبی امر کا انکار ہے اور اللہ رب العالمین کی جناب میں ان کے شر سے پناہ طلب کرنا چاہئے کیونکہ ان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرنا اپنے ایمان کی حفاظت کرنا ہے.اللهم ارنا الحق حقا وارنا الباطل باطلاً آمین۔

سوال: کیا جنات میں شادی، بیاہ اور توالد وتناسل کا سلسلہ موجود ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کیجئے۔

جواب: شیاطین وجنات میں انسانوں کی طرح شادی وبیا اور مناکحت وتوالد کا سلسلہ موجود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ: "ان (نعمتوں) کے درمیان نیچی نگاہوں والیاں (حوریں) ہوں گی۔ جنہیں جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے نہ چھوا ہو گا"۔

امام بغوی نے معالم التنزیل ۴/ ۲۷۵ پر لم یطمثھن کا معنی لکھا ہے کہ: لم یجامعھن کہ ان سے جنوں اور انسانوں نے کبھی بھی جماع نہیں کیا۔

امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل ۲/ ۴۵۶ پر لکھا ہے کہ:

اس آیت میں اس بات پر دلیل ہے کہ جن بھی جامع کرتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ انسانوں کی طرح جنوں نے بھی نکاح و جماع کا سلسلہ موجود ہے اور شیطان کی اولاد و ذریت کا تذکرہ بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: "اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کیلئے سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا وہ جنات میں سے تھا اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے اور ظالموں کیلئے برا ہے بدلہ"۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اس حدیث میں خبث، خبیث کی جمع ہے اور خبائث خبیثۃ کی جمعت ہے۔

امام محمد بن اسماعیل الصنعانی لکھتے ہیں کہ: کہ پہلے (خبث) سے مراد مرد شیاطین اور دوسرے (خبائث) سے مراد شیاطین کی عورتیں ہیں۔

اس حدیث اور مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ مرد وعورت کا سلسلہ جنات میں بھی موجود ہے اور وہ ایک دوسرے سے مباشرت ومناکحت بھی رکھتے ہیں جن سے ان کا سلسلہ توالد قائم ہے۔

جنات سے شادی کے حوالے سے علامہ لاہوتی صاحب کے مضمون "جنات کا پیدائشی دوست" سے نقل کر رہا ہوں۔

میرے پاس ایک آدمی آیا جس کا تعلق پنجاب کے شہر ہارون آباد سے تھا وہ ایک ایسی مصیبت میں مبتلا تھا جو ظاہر بھی نہیں کر سکتا اور چھپا بھی نہیں سکتا تھا اس نے آتے ہی مجھے ایک دستی کاغذ خط کی شکل میں پکڑا یا۔ اس میں لکھا تھا کہ میرا نام فلاں ہے میں اپنے علاقے میں بڑا زمیندار ہوں بہت اچھی کپاس کی اور گندم کی کاشت ہوتی ہے۔ بیٹے ہیں' بیٹیاں ہیں گھر ہے' زمیندارا ہ ہے زندگی بہت سکھی گزر رہی ہے لیکن ایک روگ مجھے بہت کھائے جا رہا ہے جس کا میں نے کچھ لوگوں کے سامنے اظہار کیا لیکن اس کا حل نہیں ہو سکا۔

بات دراصل یہ ہے کہ میں ابھی جوان تھا اور شادی کو تین سال ہوئے تھے میرے گھر میری بیٹی پیدا ہوئی میرے چونکہ پہلے دو بیٹے تھے بیٹی کی پیدائش پر میں بہت خوش ہوا اور میں نے بہت سی مٹھائی بانٹی۔ لوگ آرہے تھے اور مٹھائی لے رہے تھے ایک خاتون ایک دفعہ لے گئی' دوسری دفعہ لے گئی جب تیسری دفعہ آئی تو میں نے دینے سے انکار کر دیا اس نے میرا ہاتھ تھاما کہنے لگی میرا منہ میٹھا کر دے تیرا جسم میٹھا کر دوں گی نامعلوم اس کے اس بول میں کیا تاثیر تھی حالانکہ وہ بالکل بوڑھی اور بہت بدشکل خاتون تھی میں نے اسے ڈھیر ساری مٹھائی دے دی۔

رات کو سویا تو میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہنے لگے تیری شادی ہم ایک جن عورت سے کرنے لگے ہیں میں نے کہا میں تو پہلے سے شادی شدہ ہوں' کہا نہیں وہ عورت جو آج تیرے پاس مٹھائی لینے آئی تھی اس کا اصرار ہے کہ میری اس سے شادی کرو اور ہمیں حکم ملا ہے۔ کیونکہ وہ عورت مالدار ہے اور ہم اس کے غلام ہیں اور اسے لے آئو۔ مجھے اٹھا کر لے گئے' میں احتجاج کرتا رہا۔ لیکن میرے منہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ زبان تو ہل رہے' لفظ نہیں نکل رہی وہ زندگی کا پہلا موقع تھا جب میں نے اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کیا۔ بہت دور لے جانے کے بعد سرسبز پہاڑیاں تھیں ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے کشمیر کی پہاڑیاں ہیں' وہاں ہر طرف کھانے پک رہے تھے گہما گہمی تھی کچھ موسیقی اور شادیانے بھی بج رہے تھے ہر طرف خوشی کی آوازیں تھی مجھے ایک بہت خوبصورت لباس پہنایا گیا اور میں اس خوبصورت لباس میں دولہے کی شکل بن گیا۔ میں پچھلے سارے غم بھول گیا میرے اندر بھی نئی شادی کی امنگ پیدا ہوئی پھر باقاعدہ شرعی طور پر میرا نکاح ہوا ایجاب و قبول ہوا اور پھر مجھے اٹھا کر دلہن کے کمرے میں پہنچایا گیا۔

میری بیوی واقعی جیسا میں نے کوہ قاف کی پری کا حسن و جمال سنا تھا اتنی ہی خوبصورت اس کا سراپا اس کا جسم' اس کی خوبصورت آنکھیں خوبصورت گردن' گلابی ہونٹ' مہکتے رخسار' نشیلی پلکیں' دلربا آواز' خوبصورت ہاتھ اور کلائیاں جسم سسارا سونے اور ہیرے جواہرات سے لدا ہوا تھا میں نے رات اس کے ساتھ شب بسری کی۔ صبح خود ہی کہنے لگی اب میرے غلام آپ کو چھوڑ آئیں گے اپنی انسانی بیوی سے اس کا اظہار مت کرنا ورنہ وہ ناراض ہو گی۔

علامہ صاحب اس کہانی کو سالہا سال ہو گئے میری جنی بیوی جس کا نام عنایتاں اور میں اسے دلربا کہتا ہوں بس میری دلربا کے ساتھ ایسی محبت بڑھی کہ اس میں سے میرے سات بچے ہیں جو کہ جن ہیں۔

ہماری کبھی لڑائی نہیں ہوئی' میں جب بہت غریب تھا جس وقت سے میری دلربا سے شادی ہوئی' دولت مال' چیزیں اور انعامات خداوندی مجھ پر بارش کی طرح برسی۔ ہمارے دن رات سالہا سال سے گزر رہے تھے۔

میں بعض اوقات بیوی کو کسی دوسرے شہر کے بہانے سے ہفتے میں دو تین دفعہ یا اپنے کسی دوست کے بہانے سے چلا جاتا ہوں اور دلربا کے ساتھ وقت گزارتا ہوں۔ دلربا کے خادم مجھے لے جاتے ہیں وہ دور کشمیر کی پہاڑیوں پر رہتی ہے دنیا کے سب میوے اس کے پاس ہیں۔ وہ سات بچے مجھ سے محبت کرتے ہیں میں ان سے محبت کرتا ہوں جن میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

بڑے بیٹے کا نام عدنان' برہان' تیسرے کا نام عترت اور چوتھے کا نام احمد اور پانچویں کا نام صادان اور دو بیٹیاں ایک کا نام فاطمہ اور ایک کا نام زینب ہے۔ اب میری اولاد جوان بھی ہو گئی ہے ادھر سے انسانی اولاد جوان ہو گئی ان کی شادیاں ہو گئیں۔

اب مجھے جناتی اولاد کی شادیوں کی فکر ہے میں پریشان اس وجہ سے ہوں کہ جناتی اولاد کی شادیوں کا کیا کروں؟ کیسے کروں؟ جنات میرا رشتہ لینے کو تیار نہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کا باپ انسان ہے۔ یہ جن تو ہیں لیکن خالص جن نہیں میں بہت پریشان ہوں' براہ کرم میری پریشانی کا ازالہ کریں مسلسل استخارے کے بعد آپ کا پتہ' آپ کا نام اور سو فیصد آپ کا حلیہ بتایا گیا۔ میں نے اس کی بات سنی تو مسکرا دیا میں نے کہا یہ کوئی مسئلہ نہیں۔

میں جنات سے عرض کروں گا وہ رشتوں کے معاملے میں آپ کا ساتھ دیں گے اور پھر کچھ عرصے کے بعد اللہ کے فضل سے اس کی اولاد کی شادیاں ہو گئیں ہاں میں نے اسے ایک چیز ضرور بتائی چونکہ جن جنات نے آپ کے رشتے ٹھکرائے تھے وہ کہیں آپ کی اولاد پر جادو نہ کر دیں تو یَاقَہَّارُ کا وظیفہ خود بھی انسانی بیوی بھی' جن بیوی اور اس کے بچے سب پڑھتے بھی رہیں اور پیتے بھی رہیں۔

آج وہ اتنا خوش ہے اس کی بیوی مجھ سے ملنے آئی یعنی جن بیوی.... اس نے شکریہ ادا کیا ڈھیروں ہدیے لائے' گفٹ لائے جو میں نے غریبوں میں تقسیم کر دیئے اور ضرورت مندوں کو دے دیئے۔

دوسرا واقعہ

شادیوں کے کیس تو ویسے بہت آتے ہیں میری ابتدائی زندگی میں جب میرا جنات سے تعارف ابھی ابتدائی تھا میں ان چیزوں کو حقیقت سے بہت دور سمجھتا تھا اور حیرت بھی ہوتی تھی بلکہ بعض اوقات تو میں خود کو جھٹلا دیتا تھا کہ یہ حقیقت نہیں ہے جنات سے شادی کیسے ہو سکتی ہے؟

لیکن پھر مسلسل جنات سے دوستی کے بعد میرے ساتھ یہ حقیقت کھلنا شروع ہوئی کہ جنات سے شادیاں ہو سکتی ہیں۔ ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ میرے پاس ایک صاحب آئے اور کہنے لگے کہ ہمیں تو ایک مسئلہ درپیش ہے میں نے پوچھا کیا تو کہنے لگے کہ مسئلہ یہ ہے کہ میرے بیٹے پر پہلے ابتدائی طور پر دورے پڑنا شروع ہوئے اور دورے بڑھتے گئے بڑھتے گئے۔ اس کا مستقل علاج کرایا' ڈاکٹروں اور نفسیاتی ڈاکٹروں کو دکھایا پھر کچھ عاملوں کو دکھایا۔ کسی کی سمجھ میں کوئی کیس بالکل نہ آیا۔

آخر کار ایک بزرگ کے پاس لے گئے تو انہوں نے اس جن کی حاضری کرائی تو وہ جن نہیں تھا جننی تھی۔ کہنے لگی میں مسلمان جننی ہوں' بیوہ ہوں' مجھے کسی ساتھی اور شوہر کی تلاش تھی آپ کا بیٹا نمازی ہے' ذاکر شاغل روزے دار ہے' مجھے یہ پسند آیا تو میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں اور اس سے اپنے ازدواجی تعلقات قائم کرنا چاہتی ہوں لیکن چونکہ میں نے پانچ حج کیے اور مجھے پتہ ہے کہ ازدواجی زندگی کیلئے نکاح ضروری ہے اور اس لیے مجھے اجازت دیں میں آپ کے بیٹے سے نکاح کرنا چاہتی ہوں اس کے والدین کہنے لگے کہ ہم تو اجازت نہیں دیں گے اور نہ ہی ہماری برادری میں یہ نسلوں میں زندگی میں ایسی کوئی کہانی ہم نے سنی ہے۔

کہنی لگی کہ میں آپ کی منت کرتی ہوں کہ آپ اجازت دیں۔ آپ کہیں تو میں آپ کی برادری کے بڑوں کے پاس جائوں گی اور انہیں منائوں اور ان کی منت کروں گی' میں جنات کی مخلوقات میں سے ہوں میرے پاس طاقت بھی ہے اور زور بھی ہے لیکن میں یہ طاقت اور زور استعمال نہیں کرنا چاہتی۔

آپ مہربانی کریں میرا ساتھ دیں۔ اور میں ہر حال میں اس نوجوان کو اپنا شوہر بنانا چاہتی ہوں ہم نے انکار کر دیا وہ چلی گئی۔ اب ہمارے بیٹے کے بقول کہ وہ کبھی کبھی آتی تھی پھر اس نے ہماری برادری کے بڑوں کے خواب میں آنا شروع کیا پہلے تو خواب سمجھتے رہے پھر ان بڑوں نے ہم سے رجوع کیا کہ اصل بات کیا ہے؟ تو ہم نے ان سے کہا کہ اصل تو حقیقت یہی ہے کہ وہ عورت جننی شادی کرنا چاہتی ہے۔

اب ہم اس کی شادی کی اجازت کیسے دیں کہ ہم نے بیٹے کو اس کی پھوپھی کے گھر اس کی لڑکی کے ساتھ بات طے کر دی تھی برادری والے بھی حیران کہ یہ سلسلہ کیسے شروع ہوا' جادو کا زور کیا گیا لیکن وہ جن لڑکی کسی طرح بھی جانے کو تیار نہیں تھی۔

لڑکے کی ماں کہنے لگی کہ ایک دن ہمارے گھر میں ایک فقیر عورت نے سوال کیا وہ نقاب اور برقعے میں تھی اور گھر کے اندر آ گئی ہم نے اس کا سوال پورا کیا کہنے لگی مجھے پانی پلائیں جب ہم نے اسے پانی پلانے کیلئے گلاس میں پانی دیا تو جب اس نے اپنا نقاب ہٹایا تو وہ جوان اور نہایت خوبصورت جوان ایک لڑکی تھی جس کے روپ نکھار اور حسن و جمال کو دیکھ کر ہم خود حیران رہ گئے۔ اس نے پانی پیا پانی پینے کی دعا پڑھی اور ہمیں دعائیں دینے لگی اور ٹھنڈا سانس بھر کر کہنے لگی کہ آپ مجھے اس گھر کی خدمت دیں گے؟

ہم کہنے لگے کہ نہیں ہمارے پاس پہلے کام کرنے والی ہے وہ خوبرو لڑکی کہنے لگی میں آپ کے گھر کی بہو بننا چاہتی ہوں ہم حیران ہو گئے۔ ہم نے کہا نہیں ہمارے لڑکے کی پہلے سے بات طے ہے۔

کہنے لگی نہیں اگر آپ مجھے اپنے گھر کی بہو بنالیں تو میں آپ کی بہت خدمت کروں گی۔ آپ کیلئے سارے کام کروں گی۔ حتیٰ کہ آپ کی بخشش کیلئے اعمال کروں گی' کروڑوں کی تعداد میں کلمہ' قرآن پڑھوں گی' میں قرآن کی حافظہ اور قاریہ ہوں' میں اکوڑہ خٹک کے مدرسے میں بہت عرصہ پڑھتی رہی ہوں۔ اور پھر کراچی کے ایک بڑے مدرسے میں پڑھتی رہی ہوں۔

پھر ایک معلمہ سے میں نے قرات اور تجوید سیکھی ہے پھر ایک اور بڑا مدرسہ جس کا میں نام نہیں لینا چاہتا سے میں نے عالمہ کا کورس کیا ہے آپ مجھے اپنی بہو بنالیں۔ ہم حیران ہوئے کہ تو کہاں کی رہنے والی ہے؟ کون ہے؟ تو فوراً کہنے لگی میں وہی ہوں جو آپ کی کئی عرصے سے منت کررہی تھی' ہم ایک دم ڈر گئے کہنی لگی آپ ڈریں نہیں آپ ڈریں گے تو میں یہاں سے چلی جائوں گی ہم نے کہا چلی جا' وہ رونے لگی فریاد کرنے لگی کہ مجھے قبول کرلیں۔ آپ چاہے اپنے بیٹے کی شادی کہیں اور کرلیں لیکن میں زبردستی بھی اس سے شادی کرسکتی ہوں' اس سے اپنے ازدواجی تعلقات قائم کرسکتی ہوں لیکن میرا دین میری شریعت مجھے اس کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ مجھے قبول کرلیں۔ لڑکی کی ماں کہنے لگی کہ وہ اتنا روئی.... اتنا روئی.... کہ ہمارا دل بھر آیا....

کہنی لگی میں لاوارث ہوں' میری ماں فوت ہوگئی باپ نے آوارگی اختیار کی۔ میرے چار بھائی ہیں جو خود آزاد پرست زندگی گزار رہے ہیں میری ماں کی خواہش تھی کہ میری بیٹی اور بیٹے نیکی کی طرف آئیں گھر میں سے کوئی بھی نہ آسکا میں آگئی میں اب نیکی ہی میں آنا چاہتی ہوں تاکہ میری ماں کی قبر ٹھنڈی رہے اور اس کو سکون ملتا رہے اور یہ کہہ کر چلی گئی کہ میں آئندہ بھی آپ کی منت کرتی رہوں گی۔ آخر ہم سب گھر والے سر جوڑ کر بیٹھے اور فیصلہ یہ ہوا کہ اس کو اجازت دے دی جائے اور اب ہم نے اس کو اجازت دیدی ہے گزشتہ ساڑھے چھ ماہ سے اس کی شادی ہوگئی ہے شادی کی ترتیب کچھ یوں بنی کہ قوم جنات ہمارے بیٹے کو اٹھا کر لے گئے تین دن وہ وہاں رہا لیکن تین دن مسلسل ہمارا اس سے رابطہ رہا۔ کسی نامعلوم کال سے جس میں موبائل میں نمبر نہیں آتا تھا فون کرتا کہ میں خیریت سے ہوں۔

بیٹے نے اپنی شادی کی جو داستان سنائی تو کہنے لگا کہ میں جب وہاں پہنچا تو مجھے خوبصورت لباس پہنایا گیا جو کسی دور میں ہم مغل بادشاہوں کا لباس سنتے تھے جس میں خوبصورت تاج' شیروانی' شاہی جوتا' اور ہاتھوں میں ہیرے جواہرات اور سونے کے کنگن' گلے میں سونے کے ہار وہ لڑکی بہت مالدار ماں باپ کی بیٹی تھی باپ نے تو اپنا مال ضائع کیا لیکن ماں نے اس کا مال اپنا سارا ورثہ اسی کو دیا اور اس نے سنبھال کر رکھا ہوا تھا اور کہا۔

میں آخر وہ مجھے میرے گھر چھوڑ گئے اب میری بیوی میرے پاس شب بسری کیلئے آتی ہے۔ لڑکے کی ماں کہنی لگی کہ میرے بیٹے کے بقول میری بیوی امید سے ہے دعا کریں اللہ پاک بیٹا عطا فرمائے۔ اب یہ واقعات سن

سن کر میرے لیے یہ داستانیں بہت پرانی ہو گئی ہیں۔ نئ نہیں ہیں۔ لیکن ایک چیز جو سب سے بڑی اور سب سے زیادہ مجھے اکثر مشاہدے میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ جنات کا عورتوں کو اٹھا کر لے جانے کے کیس بہت زیادہ ہیں اور اس میں ایسی عورتیں جو بیس بائیس سال کی عمر کے قریب ہوتی ہیں۔

بعض اوقات پچیس تیس سال کی عمر اور بعض اوقات اس سے زیادہ بھی لیکن اکثر بیس بائیس سال کی عمر کی خواتین کو جنات بہت زیادہ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

کہ انسانوں نے اور جنوں نے آپس میں شادیاں کی ہوں -اس قسم کے قصوں کی کوئی ”دینی حیثیت“ نہیں ہے۔ نہ انہیں مصدقہ کہا جاسکتا ہے۔ اس قسم کے واقعات پر ”ایمان لانا“ ضروری نہیں۔ اسی طرح ان کا ”انکار“ کرنا بھی ضروری نہیں۔ آخر ہم ناولوں اور افسانوں میں بھی تو غیر معمولی قصے پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ جن کا وجود، ان کی آبادیاں، ان کا مسلمان ہونا، کافر ہونا، تو قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ لیکن کسی انسان کا جن سے شادی بیاہ کی ”کہانی“۔ قرآن و حدیث غالباً اس بارے میں خاموش ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے بھی ان واقعات کی تصدیق یا تردید کرنا ضروری نہیں ہے۔ جب کوئی دینی حیثیت ہی نہیں اور ایمان لانا بھی ضروری نہیں تو یہ پیش کرنے کا مقصد بجائے اس کے کہ لوگوں کی اصلاح کی جاے الٹا ایک الٹی سیدھی بات پیش کی جا رہی ہے یہی قصے کہانیاں جب تبلیغی جماعت والے بیان کرتے ہیں تو کفر کا فتویٰ اور اگر یہاں عبقری ریڈر کچھ پیش کر دیں تو ٹھیک اللہ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

یمن کے کچھ لوگوں نے امام املکؒ سے جن کے ساتھ نکاح کے متعلق سوال لکھ کر بھیجا اور کہا کہ ہمارے یہاں ایک جن شخص ہے وہ ہماری ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دے رہا ہے وہ کہتا ہے کہ میں حلال کا خواہشمند ہو، تو امام مالکؒ نے فرمایا اس کے بارے میں دین میں کوءی حرج نہیں سمجھتا۔ لیکن اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ جب کوءی عورت حاملہ پاءی جاءے اور اس سے پوچھا جاءے تیرا خاوند کون ہے؟ تو وہ کہے کہ جن ہے اور اس طرح سے اسلام میں فساد پیدا ہو۔

کیا جن اور انسان کا آپس میں نکاح صحیح ہے

اور جیسا کہ ہم سنتے ہیں کہ یہ صحیح ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

اول:

اللہ سبحانہ وتعالی نے ہم پر احسان کیا ہے کہ ہماری ہی جنس سے عورت کو پیدا کیا، تو یہ بھی بشر اور انسان ہی بنائی تا کہ مرد اس کو حاصل کر کے سکون حاصل کرے، اور ان دونوں کی آپس میں محبت و مودت اور الفت و رحمت پیدا ہو، اور زمین ذریت آدم سے آباد ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: اللہ تعالی نے تمہارے لیے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں، اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے النحل(72)

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام وراحت پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں الروم(21)

شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: قولہ تعالی: اللہ تعالی نے تمہارے لیے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں، اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کے اللہ عزوجل نے اس آیت میں بیان کیا ہے کہ اس نے بنو آدم پر بہت بڑا احسان یہ کیا کہ اس کی جنس میں سے ہی اس کی بیوی بنائی، جو ان جیسی شکل اور جنس رکھتی ہے، اور اگر وہ کسی دوسری قسم سے بیوی بنا دیتا تو پھر ان میں محبت و مودت اور ہمدردی نہ ہوتی، لیکن اللہ سبحانہ وتعالی کی یہ رحمت ہے کہ اس نے اولاد آدم سے ہی مرد و عورت بنائے، اور عورتوں کو مردوں کی بیویاں بنایا، یہ سب سے بڑی نعمت اور احسان ہے، اسی طرح یہ اس کی نشانی بھی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اللہ وحدہ ہی عبادت کا مستحق ہے کوئی اور نہیں۔ اور پھر اس نعمت اور احسان کو اللہ سبحانہ وتعالی نے دوسری جگہ بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اسے اپنی نشانیوں میں بیان کرتے ہوئے فرمایا: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام وراحت پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

اور فرمان باری تعالی ہے: کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا، کیا وہ ایک نطفہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟ پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنایان پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے القیامۃ(36-39)۔

اور فرمان باری تعالی ہے: اللہ وہ ہے جس نے تمہین ایک جان سے پیدا کیا، اور اس سے اس کی بیوی بنائی تاکہ وہ اس کی طرف آرام پاسکے۔

دیکھیں: اضواء البیان (2 / 412)

رہا مسئلہ کہ جن اور انسان کا آپس میں ایک دوسرے سے شادی کرنا: تو اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے اور اس میں علماء کے تین اقوال ہیں:

پہلی قول: امام احمد رحمہ اللہ کے قول کے مطابق یہ حرام ہے.

دوسرا قول: مکروہ ہے، امام مالک رحمہ اللہ نے اسے مکروہ کہا ہے، اور اسی طرح حکم بن عتیبہ، اور قتادہ اور حسن، عقبہ الاصم، حجاج بن ارطاۃ اور اسحاق بن راھویہ نے بھی مکروہ کہا ہے، اور ان میں سے بعض کے ہاں کراہت تحریمی ہے۔

اور اکثر اہل علم کا قول یہی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جنوں کی شادی اکثر علماء نے مکروہ قرار دی ہے ": مجموع الفتاوی(19 /40)

تیسرا قول: بعض شافعی حضرات کے ہاں مباح ہے۔

شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: " بنو آدم اور جنوں کے مابین شادی کے متعلق علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اہل علم کی ایک جماعت اسے ممنوع قرار دیتی ہے، اور بعض اہل علم اسے مباح کہتے ہیں۔

مناوی رحمہ اللہ " جامع الصغیر کی شرح " میں کہتے ہیں: احناف کی کتاب فتاوی سراجیہ میں ہے: جنوں اور انسانوں اور پانی کے انسان کا ایک دوسرے کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ ان کی جنس مختلف ہے۔

اور شافعیہ کے فتاوی البارزی میں درج ہے کہ:

ان دونوں کے مابین نکاح جائز نہیں، اور ابن عماد اس کے جواز کو راجح قرار دیتے ہیں۔

اور الماوردی کا کہنا ہے:

یہ تو عقلی طور پر بھی صحیح نہیں مستنکر ہے؛ کیونکہ دونوں جنسیں ہی مختلف ہیں، اور طبعی طور پر بھی ان میں اختلاف پایا جاتا ہے؛ کیونکہ آدمی تو جسمانی ہے، اور جن روحانی ہے، اور آدم بجتی ہوئی مٹی سے پیدا ہوا ہے، اور جن آگ کے شعلے سے، اور اس فرق کے ہوتے ہوئے دونوں کا امتزاج صحیح نہیں، اور اس اخلاف کی موجودگی میں نسل بھی نہیں ہو سکتی"

اور ابن عربی مالکی کا کہنا ہے:

"ان کا عقلی طور پر نکاح جائز ہے، اور اگر اس میں نقل یعنی نص صحیح ہو تو پھر تو بہت اچھا اور بہتر ہے"

اس کو مقید کرنے والے کا کہنا ہے:

میرے علم کے مطابق تو کتاب اللہ اور سنت نبویہ میں کوئی ایسی نص نہیں ملتی جو انسان اور جن کے مابین نکاح کے جواز پر دلالت کرتی ہو، بلکہ آیات کے ظاہر سے جو لازم آتا ہے وہ یہی ہے کہ یہ جائز نہیں، چنانچہ اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان:

اور اللہ تعالی نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویاں بنائیں النحل (72).

اللہ تعالی نے بنی آدم پر بطور احسان ذکر کیا ہے کہ ان کی بیویاں ان کی جنس میں سے ہیں:

اس سے یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے ان کی جنس مخالف سے ان کی بیویاں نہیں بنائیں، جیسا کہ جن اور انسان کی جنس مختلف ہے، اور یہ ظاہر ہے، اور اس کی تائید اللہ تعالی کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام وراحت پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت وہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں الروم (21)

چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں

یہ بطور احسان اور نعمت ہے، جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالی نے ان کی جنس کے علاوہ کسی دوسری جنس سے ان کی بیویاں پیدا نہیں کیں۔ اضواء البیان (3 / 43)

اور شیخ ولی زار بن شاھزالدین حفظہ اللہ کہتے ہیں:

"واقع کے اعتبار سے یہ معاملہ کچھ اس طرح ہے کہ: سب نے اس کے وقوع کا جواز قرار دیا ہے، اور اس لیے کہ اس سلسلہ میں جائز اور ممانعت میں کوئی قطعی نص نہیں ہے، تو ہم شرعی طور پر اس کے عدم جواز کی طرف مائل ہیں؛ کیونکہ اس کے جواز کے نتیجہ میں کئی ایک خطرات اور خرابیاں مرتب ہوتی ہیں مثلا:

1. بنو بشر میں فحاشی پیدا ہو گی، اور وہ اسے جن کی طرف منسوب کر دیگا، کیونکہ جن تو غائب ہے اور اس کی صداقت کو پرکھنا ممکن نہیں، اور اسلام تو اس پر حریص ہے کہ نسل اور عزت و عصمت کی حفاظت کی جائے اور پھر خرابیوں کو دور کرنا جلب مصلحت پر مقدم ہے، جیسا کہ شریعت اسلامیہ کا اصول ہے۔
2. ان دونوں کی شادی اور نکاح ہونے کے نتیجہ میں اولاد اور ازدواجی زندگی کے نتائج کیا ہونگے، اور اولاد کس کی طرف منسوب ہو گی، اور ان کی خلقت کیسی ہو گی، اور آیا بیوی جن کی عدم شکل ہونے کے باوجود لازم ہو گی؟
3. جن کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کرنے میں انسان اذیت و ضرر سے امن میں نہیں رہ سکتا بلکہ اسے نقصان و ضرر ہو گا اور اسلام تو بشریت کو نقصان و اذیت سے محفوظ رکھنے کی حرص رکھتا ہے۔

اس طرح ہم اس دروازے کو کھولنے سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ یہ دروازہ کھولنے سے تو ایسی مشکلات پیدا ہونگی جن کی کوئی انتہاء ہی نہیں، اور ان کو حل کرنا بھی مشکل ہو جائیگا، اس میں یہ بھی اضافہ کریں کہ اس کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے نقصانات عقل اور نفس اور عزت کے لیے یقینی نقصاندہ ہیں، اور دین اسلام تو اس کی حفاظت کی حرص رکھتا ہے، اور پھر ان دونوں کا آپس میں شادی کرنے سے کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔

اس لیے ہم تو شرعا اس کی ممانعت کی قول کی طرف مائل ہیں، اگرچہ اس کے وقوع کا احتمال ہے۔

اور اگر ایسا ہو بھی جائے، یا اس طرح کی کوئی مشکل ظاہر ہو جائے تو اس کو ایک مرض اور بیماری کی حالت شمار کرنا چاہیے جس کا اس کے مطابق علاج کیا جائے، اور اس کا دروازہ مت کھولا جائے۔ الجن فی القرآن والسنۃ (206)

انسان اور جنات کے درمیان روابط و تعلقات

شیاطین و جنات کے حوالے سے سیکڑوں نہیں، ہزاروں واقعات اکثر سامنے آتے رہتے ہیں، مختلف بیماریوں میں ہماری اکثر خواتین آسیبی اور جناتی اثرات کا شکار نظر آتی ہیں اور پھر روحانی علاج کا سلسلہ پیروں فقیروں سے شروع ہو کر بزرگوں کے مزارات تک چلا جاتا ہے، ہمارے ایک قاری نے ای میل کے ذریعے ایک اہم اور دلچسپ سوال کیا ہے، وہ لکھتے ہیں "میں نے اکثر دیکھا ہے کہ بعض لوگوں پر جنات کا اثر ہو جاتا ہے اور اس کے اثر سے ان کی طبیعت خراب ہوتی ہے جب کہ بعض لوگ کسی جناتی اثر کے باوجود بھلے چنگے نظر آتے ہیں اور جنات سے اپنے تعلقات کا اظہار فخریہ انداز میں کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ جو جن ہے، وہ نیک اور شریف ہے، ہماری رہنمائی کرتا ہے، بعض خواتین پر جنات کے عاشق ہونے کے بارے میں بھی ہم نے سنا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ کیا انسان اور جنات کے درمیان محبت وغیرہ کے امکانات موجود ہیں یا نہیں اور اس محبت کے نتیجے میں وہ آپس میں شادی اور دیگر ازدواجی تعلقات بھی قائم کر سکتے ہیں یا نہیں اور اس کے نتیجے میں اولاد کی پیدائش بھی ممکن ہے یا نہیں؟

جواب: آپ کا ایک سوال بے شمار سوالات کو جنم دیتا ہے اور ہر سوال کی تشریح خاصی طویل ہو سکتی ہے لیکن فی زمانہ چوں کہ جنات و آسیب زدگی کی وبا عام ہے اور خصوصاً خواتین اس مسئلے کا زیادہ شکار ہوتی ہیں لہٰذا ہم اس اہم موضوع پر ضرور تفصیلی روشنی ڈالنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ اس حوالے سے جو غلط باتیں اور گمراہ کن نظریات ہمارے معاشرے میں جعلی پیروں، فقیروں اور نام نہاد عاملوں کاملوں نے پھیلا رکھے ہیں، ان سے نجات مل سکے، آیئے اس مسئلے کو بالکل ابتدا سے دیکھتے ہیں۔

قرآن، حدیث اور روایات: قرآن اور احادیث کی روشنی میں جنات (ایک آتشی مخلوق) کا وجود ثابت ہے، دین اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کی تعلیمات میں بھی ان کے وجود سے انکار نظر نہیں آتا، البتہ قرآن کریم کی من مانی تفسیر کرنے والے سر سید احمد خان اور بعد ازاں غلام احمد پرویز جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔

مجموعہ ء فتاویٰ" میں علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں "جنات کے وجود کے سلسلے میں مسلمانوں میں سے کسی جماعت نے مخالفت نہیں کی اور نہ ہی اس سلسلے میں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان (جنوں کی) طرف بھی نبی بنا کر بھیجا تھا۔ اکثر کافر جماعتیں بھی جنوں کے وجود کو تسلیم کرتی ہیں، یہود و نصاریٰ جنوں کے بارے میں اسی طرح اعتقاد رکھتے ہیں جس طرح کہ مسلمان البتہ ان میں کچھ لوگ اس کے منکر ہیں، جیسا کہ مسلمانوں میں جہیمہ اور معتزلہ (ابتدائی دور کے دو فرقے) وغیرہ اس کا انکار کرتے ہیں، حالاں کہ جمہور ائمہ اس کو تسلیم کرتے ہیں"۔

علامہ ابن تیمیہؒ مجموعہ ء فتاویٰ میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں "مسلمانوں کی تمام جماعتیں جنوں کے وجود کو تسلیم کرتی ہیں، اسی طرح تمام کفار اور عام اہل کتاب بھی اسی طرح مشرکین ارب میں اولاد حام، اہل کنان و یونان میں اولاد یافث، غرض جملہ فرقے اور جماعتیں جنوں کے وجود کو تسلیم کرتی ہیں"۔

بحیثیت مسلمان جنات کے وجود کو تسلیم کرنے کے سلسلے میں ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ اس سلسلے میں انبیاء کرام سے تواتر کے ساتھ واقعات قرآن، احادیث اور کتب تفاسیر و تاریخ میں موجود ہیں، ان ہی واقعات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جنات جاندار اور عقل و فہم رکھنے والی آتشی مخلوق ہیں، وہ جو بھی کام کرتے ہیں، اپنے ارادے سے کرتے ہیں، بلکہ وہ امر و نہی کے بھی مکلف ہیں۔ جب جنات کا معاملہ اس قدر تواتر و تسلسل کے ساتھ ثابت ہے کہ ہر خاص و عام یہ جانتا ہے پھر اس کا انکار کسی ایسی جماعت کے شایان شان نہیں جو خود کو رسولوں کی طرف منسوب کرتی ہو۔

اس ساری بحث کے بعد آیئے اب اس امکان کا جائزہ لیتے ہیں کہ جب ایک ایسی آتشی مخلوق موجود ہے تو اس کے ایک خاکی و آبی مخلوق انسان سے روابط و تعلقات کی نوعیت کیا ہو سکتی ہے؟ سب سے پہلے ہمیں یہ معلوم ہو ہی چکا ہے کہ حضور انسانوں کی طرف ہی نہیں، جنات کی طرف بھی نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور آپ نے مومن جنات کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ وہ تمہارے بھائی ہیں، ترمذی میں صحیح سند کے ساتھ یہ حدیث موجود ہے کہ "گوبر اور ہڈی سے استنجے نہ کرو اس لیے کہ یہ تمہارے جنات بھائیوں کی غذا ہے"۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ "مجھے ایک جن نے دعوت دی، میں اس کے ساتھ گیا، ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی، وہ جن ہمیں ایک جگہ لے گیا اور جنوں کے مکانات اور آگ

کے نشانات دکھائے، ان لوگوں نے آپ سے کھانا مانگا تو آپ نے فرمایا، تمہارے لیے ہر ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو گا، گوشت بن جائے گی اور جانوروں کی مینگنی تمہارے مویشیوں کے لیے چارا ہے چنانچہ نبی نے فرمایا لہٰذا تم لوگ ان دونوں چیزوں سے استنجیٰ نہ کرو اس لیے کہ وہ تمہارے بھائیوں کی غذا ہے“

جنات کی اس مخصوص غذا کے علاوہ بھی ان کی دیگر غذاؤں سے رغبت کا پتا چلتا ہے، اس سلسلے میں بے شمار روایات بھی موجود ہیں اور لوگوں کے ذاتی تجربات و مشاہدات بھی جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی مخصوص خوراک کے علاوہ دیگر تمام انسانی غذائیں بھی کھاتے ہیں۔

حیدر آباد دکن میں مٹھائی کی دکانیں رات بارہ بجے کے بعد بھی دیر تک کھلا رکھنے کا رواج تھا، اس سلسلے میں کہا یہ جاتا تھا کہ رات بارہ بجے کے بعد جنات خریداری کے لیے نکلتے ہیں، یہ خیال حیدر آباد دکن تک ہی محدود نہیں بلکہ برصغیر انڈو پاک میں ایسے واقعات عام رہے ہیں۔

جنات میں شادی بیاہ کا رواج بھی قرآن و حدیث و دیگر روایات سے ثابت ہے لہٰذا ان میں نسلی ارتقا کے سلسلے جاری و ساری ہونا بھی ایک طے شدہ امر ہے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جنات اور انسان کے درمیان بھی شادی بیاہ یا دوسرے معنوں میں جنسی تعلقات ممکن ہیں؟

آگ اور پانی کا ملاپ: اس سوال کا جواب بھی ہمیں احادیث، روایات اور عام انسانی مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں ملتا ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے ایسے بہت سے واقعات نقل کیے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اور جنوں میں شادی بیاہ ہو سکتا ہے، علامہ ابن تیمیہؒ اپنی کتاب مجموعہ الفتاویٰ میں رقم طراز ہیں کہ ”کبھی کبھی انسان و جنات آپس میں نکاح کرتے ہیں اور ان کی اولاد بھی ہوتی ہے، یہ چیز بہت مشہور اور عام ہے“

حضور کا یہ ارشاد بھی احادیث میں موجود ہے ”آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہے تو بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان اس کی بیوی سے مجامعت کرتا ہے“۔ یہ حدیث بھی موجود ہے کہ حضور نے جنات سے شادی کرنے کو منع فرمایا ہے، اسی طرح فقیہانِ اسلام نے بھی جنات اور انسانوں میں شادی بیاہ کو ناجائز قرار دیا ہے، چنانچہ اس فعل کو ممنوع اور مکروہ قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا ممکن ہے، اگر ممکن نہ ہوتا تو شریعت میں اس کے جواز و عدم جواز کا فتویٰ نہ لگایا جاتا۔

اب یہاں سے ایک نئی بحث شروع ہوتی ہے یعنی یہ اعتراض کہ جنات آتشی مخلوق ہیں اور انسان خاکی و آبی لہٰذا یہ آگ و پانی کا ملاپ کیسے ممکن ہے اور اس ملاپ کے نتیجے میں اولاد کا ہونا خلاف عقل و شعور ٹھہرتا ہے، معترضین اس سلسلے میں دلیل یہ دیتے ہیں کہ جنات کے آتشی عنصر کی وجہ سے عورت کا حاملہ ہونا ممکن نہیں کیوں کہ نطفہ انسانی میں رطوبت ہوتی ہے جو یقیناً آگ کی گرمی سے خشک ہو کر ختم ہو جائے گی یا یہ کہ جس طرح نطفہءانسانی عناصر مٹی و پانی کے سبب رطوبت پر مشتمل ہوتا ہے اسی طرح نطفہ جنات آگ و ہوا کے زیر اثر رطوبت سے عاری اور خشک ہو گا لہٰذا دونوں کا اتصال قرین قیاس نہیں ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے۔ ہر چند کہ جنات کی تخلیق آگ ہوا کے عنصر پر ہوئی لیکن اپنی تخلیق کے بعد وہ اپنے عنصر پر باقی نہیں رہے بلکہ کھانے پینے اور توالد و تناسل کے عمل سے دوسری حالت میں بدل گئے جیسا کہ آدم کی اولاد اس عمل کی وجہ سے مٹی کے عنصر سے دوسری حالت میں بدل گئی یعنی ہم مٹی اور پانی سے تخلیق پانے کے باوجود اپنی اصل پر قائم نہیں ہیں، گوشت و پوست، خون اور ہڈیوں کا ملغوبہ ہیں، مائع کی شکل میں اس گوشت و پوست و ہڈیوں کے ساتھ خون اور دیگر رطوبات بھی ہمارے اندر موجود ہیں، بالکل اسی طرح جنات بھی اپنے ابتدائی تخلیق عمل کے بعد اپنے عنصر کی اصلیت پر باقی نہیں ہیں بلکہ ایک ایسی حالت پر ہیں جس میں وہ انسانوں کی طرح سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کے ساتھ کھانے پینے اور اپنی نسل کو بڑھانے کے عمل سے متصف ہیں لہٰذا مندرجہ بالا اعتراض کو انسان اور جن کے جنسی تعلق پر وارد نہیں کیا جاسکتا۔

اب اس موقع پر حضور اکرم کا ایک ارشاد ملاحظہ کیجیے، آپ نے فرمایا "نماز میں مجھے شیطان نظر آیا تو میں نے اس کا گلا دبوچ لیا جس سے مجھے اپنے ہاتھوں میں اس کے تھوک کی برودت محسوس ہوئی، اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا مجھے یاد نہ آجاتی تو میں اسے قتل کر دیتا"، اس موضوع پر کئی احادیث موجود ہیں، ایک حدیث کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ میں اسے مسجد کے ستون سے باندھ دیتا، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آگ سے پیدا شدہ مخلوق یعنی شیطان کے منہ میں تھوک یعنی نمی موجود تھی، اگر وہ اپنے آتشی عنصر پر برقرار ہوتا اور سر تاپا آگ ہوتا تو پھر اس میں کسی بھی قسم کی نمی یا تراوٹ کا کیا کام؟ لہٰذا ثابت ہوا کہ مندرجہ بالا اعتراض میں کوئی جان نہیں ہے۔

جنات اور انسان کے روابط: جنات اور انسانوں میں شادی بیاہ یا جنسی تعلقات کے واقعات قبل اسلام اور ظہور اسلام کے بعد بھی ملتے ہیں، اس حقیقت سے جہاں انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حضور کی بعثت کی خبر بھی ابتدا میں جنات نے انسانوں کو دی۔

طبرانی میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مدینے میں ایک عورت کے کسی جن سے تعلقات تھے، وہ اس کے پاس اکثر آتا رہتا تھا، پھر اچانک غائب ہو گیا، ایک روز پرندے کی شکل میں دیوار پر آکر بیٹھ گیا، عورت نے پاس بلایا تو اس نے جواب دیا کہ مکے میں ایک نبی مبعوث ہوئے ہیں جنہوں نے زنا کو حرام کر دیا ہے، ایسی ہی ایک روایت اور موجود ہے کہ اسے علامہ ترمذیؒ نے اپنی کتاب "حیات الحیوان" میں درج کیا ہے، خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ایک جن عورت کے پاس آتا اور زنا کیا کرتا تھا ایک روز وہ آیا اور دیوار پر پیر لٹکا کر بیٹھ گیا، عورت نے کہا آج کیا بات ہے؟ جو تو پاس نہیں آتا"، اس جن نے جواب دیا کہ میں ابھی ابھی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "زناکار عورت اور مرد، ہر ایک کو سو کوڑے مارے جائیں"۔

ممکن ہے یہ دونوں واقعات ایک ہی ہوں، یہی روایت امام بیہقیؒ نے امام زین العابدینؒ سے روایت کی ہے کہ پہلے پہل آنحضرت کی بعثت کی خبر مدینے میں ایک جن کے ذریعے پہنچی تھی۔ ایک اور روایت ابن عساکر اور خرائطی نے ابن قیس کے حوالے سے بیان کی ہے کہ ایک دن حضور کی محفل میں کاہنوں اور کہانت (غیب کی پیش گوئیاں) کرنے والوں کا ذکر چھڑا اور اس سلسلے میں لوگ اپنے چشم دید واقعات و حالات بیان کرنے لگے، ابن قیس نے بیان کیا کہ مجھے بھی اس سلسلے میں ایک عجیب اتفاق پیش آیا، ایام جاہلیت میں میرے پاس ایک لونڈی تھی، اس کا نام خلصہ تھا، اس لونڈی نے ایک روز ہمیں بتایا کہ ان دنوں مجھ پر ایک عجیب حالت گزر رہی ہے اور میں ڈرتی ہوں کہ تم مجھ پر بدکاری اور حرام کاری کا الزام نہ لگادو، صورت یہ ہے کہ ہر روز ایک سیاہ فام وجود مجھ سے ہم بستر ہوتا ہے، چنانچہ چند ماہ بعد وہ لونڈی حاملہ ہو گئی پھر وقت مقررہ پر اس نے ایک بچہ جنا جس کے کان کتے کی طرح تھے اور اس کی شکل بھی عام انسانوں کی طرح نہ تھی، جب وہ کچھ بڑا ہوا تو کاہنوں کی طرح باتیں کرنے لگا اور لوگوں کو آئندہ کے واقعات اور غیب کی خبریں بتاتا تھا، ایک دن اس نے بتایا کہ تمہارے دشمن فلاں جگہ چھپے ہوئے ہیں اور تمہاری گھات میں ہیں، جب ہم وہاں گئے تو ہم نے وہاں دشمنوں کو موجود پایا، آخر

ایک روز وہ اچانک خاموش ہو گیا، لوگوں کے بے حد اصرار پر بھی کچھ نہیں بتاتا تھا، پھر اس نے کہا کہ مجھے ایک کمرے میں تین روز کے لیے بند کر دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، تین روز بعد اسے کمرے سے نکالا گیا تو اس نے ہمیں یہ خبر دی کہ آخری نبی مکے میں مبعوث ہو چکے ہیں اور میری زبان بند کر دی گئی ہے، اب میں غیب کی کوئی خبر نہیں بتا سکتا، اس کے بعد وہ زمین پر لیٹ گیا اور مر گیا"۔ یہ واقعہ بھی مختلف روایات میں تھوڑے سے ردوبدل کے ساتھ مختلف انداز میں نقل ہوا ہے، بعض روایات میں یہ اضافہ بھی موجود ہے کہ حضور نے اس واقعے کی تصدیق فرمائی۔

جن کا لغوی معنی: چھپی ہوئی مخلوق

اسلامی عقیدے کے مطابق ایسی نظر نہ آنے والی مخلوق جس کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے۔ جب کہ انسان اور ملائکہ مٹی اور نور سے بنائے گئے ہیں۔ جنوں کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے روپ بدلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں جنات کا ذکر آیا ہے۔ قرآن شریف میں جنات کے نام پر ایک پوری سورت "سورہ جن" موجود ہے۔ جس کی ابتدا اس آیت سے ہوتی ہے کہ جنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے سنا اور اسے عجیب و غریب پایا تو اپنے ساتھیوں کو بتایا اور وہ مسلمان ہو گئے۔

ابلیس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ جنوں میں سے تھا۔ چنانچہ جب اسے حضرت آدم کو سجدہ کرنے کے لیے کہا گیا تو اس نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اور آدم مٹی سے۔ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ ابلیس ناری ہے۔ مگر عبادت و ریاضت سے بلند مقام پر پہنچ گیا تھا۔ اور فرشتوں میں شمار ہونے لگا تھا۔

ابنِ عباس فرماتے ہیں: ابلیس فرشتوں کے اس قبیلے سے تعلق رکھتا تھا جسے جن کہا جاتا ہے اس قبیلہ کے فرشتوں کو آگ کی گرم لو سے پیدا کیا گیا تھا (یہ لو شعلہ میں نظر نہیں آتی صرف محسوس کی سکتی ہے اور تمام حدت اسی میں ہوتی ہے) ابلیس کا نام حارث تھا اور یہ جنت کے پہرے داروں میں سے ایک پہرے دار تھا اس کے علاوہ باقی تمام فرشتوں کو نور سے پیدا کیا۔

ایک اور جگہ فرمایا: ابلیس فرشتوں کا سردار تھا اور اس کا قبیلہ ان سب سے معزز و محترم تھا اس کے علاوہ یہ بہشت کے باغات پر بھی نگران تھا اسے آسمان دنیا اور زمین کی بادشاہت بھی بخشی گئی تھی۔

ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ ابنِ عباس اور مرہ ہمدانی ابنِ مسعود اور دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں. کہ انہوں نے فرمایا! ابلیس کو آسمان دنیا پر مقرر کیا گیا تھا اس کا تعلق فرشتوں کے اس گروہ سے تھا جس جن کہا جاتا ہے ان کا نام جن اس لیے رکھا گیا تھا کہ یہ جنت کے محافظ و نگران تھے اور ابلیس بھی اپنی بادشاہت کے ساتھ ساتھ محافظ و نگران تھا. اور یہ بہت زیادہ عبادت گزار تھا(تاریخ طبری)

اسلام سے پہلے بھی عربوں میں جنوں کے تذکرے موجود تھے۔ اس زمانے میں سفر کرتے وقت جب رات آجاتی تھی تو مسافر اپنے اپ کو جنوں کے سردار کے سپرد کرکے سوجاتے تھے۔ جنات نے دنیا میں فتنہ وفساد برپا کر رکھا تھا۔ قرآن میں حضرت سلیمان کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ان کی حکومت جنوں پر بھی تھی۔ حضرت سلیمان نے جو عبادت گاہیں ''ہیکل'' بنوائی تھیں۔ وہ جنوں نے ہی بنائی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے جنوں کی مختلف اقسام پیدا فرمائی ہیں جو اپنی شکلیں بدل سکتے ہیں مثلاً کتے سانپ۔

اور کچھ وہ ہیں جو پروں والے ہیں اور ہواؤں میں اڑتے ہیں۔

اور کچھ وہ ہیں جو آباد ہونے والے ہیں اور کوچ کرنے والے ہیں۔

ابو ثعلبہ خشنی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جنوں کی تین قسمیں ہیں ایک قسم کے پر ہیں اور ہواؤں میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم آباد ہونے والے اور کوچ کرنے والے ہیں۔

فصل ثالث:

جنات کی تخلیق ترمیم

قرآن میں جنات کی تخلیق کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ''اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ اور جن کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا''۔قرآن: سورۃ الرحمن:14-15

ابن کثیر نے مندرجہ بالا آیات کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

'صَلْصَالٍ' خشک مٹی کو کہتے ہیں اور جس مٹی میں آواز ہو وہ فخار کہلاتی ہے۔ اس کے علاوہ مٹی جو آگ میں پکی ہوئی ہو اسے "ٹھیکری" کہتے ہیں۔ مَّارِجٍ سے مراد سب سے پہلا جن ہے جسے ابو الجن کہا جاسکتا ہے جیسے آدم کو ابو الآدم کہا جاتا ہے۔ لغت میں "مارج" آگ سے بلند ہونے والے شعلے کو کہتے ہیں۔

اسی طرح کا ایک ذکر القرآن 27-15:26 میں آیا ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ وَالْجَآنَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ

"اور البتہ تحقیق ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے جو سڑے ہوئے گارے سے تھی پیدا کیا۔ اور ہم نے اس سے پہلے جنوں کو آگ کے شعلے سے بنایا تھا۔

قرآن: سورة الحجر:26-27

مختلف روایات کہ مطابق انسان کی تخلیق سے قبل دنیا میں جن دو ہزار سال سے آباد تھے۔

قرآنی دلائل ترمیم

کتاب و سنت کی نصوص جنوں کے وجود پر دلالت کرتی ہیں اور ان کو اس زندگی اور وجود دینے کا مقصد اور غرض و غایت اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری ہی عبادت کریں"

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تم میں سے ہی رسول نہیں آئے تھے جو تم سے میرے احکام بیان کرتے تھے"

اور جنوں کی مخلوق ایک مستقل اور علاحدہ ہے جس کی اپنی ایک طبیعت ہے جس سے وہ دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں اور ان کی وہ صفات ہیں جو انسانوں پر مخفی ہیں تو ان میں اور انسانوں میں جو قدر مشترک ہے وہ یہ ہے کہ عقل اور قوت مدرکہ اور خیر اور شر کو اختیار کرنے میں ان دونوں کی صفات ایک ہیں اور جن کو جن چھپنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے یعنی کہ وہ آنکھوں سے چھپے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک وہ اور اس کا لشکر تمہیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم اسے نہیں دیکھ سکتے"۔

جنوں کی اصلیت ترمیم

اللہ تعالٰی اپنی عزت والی کتاب میں جنوں کی اصلی خلقت کے متعلق بتاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اور اس سے پہلے ہم نے جنوں کو لو والی آگ سے پیدا کیا"

اور ارشاد باری تعالٰی ہے:"اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا"

اور عائشہ اسے صحیح حدیث میں مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور جنوں کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم علیہ السلام کی پیدائش کا وصف تمہیں بیان کیا گیا ہے۔

جن اور آدم کی اولاد ترمیم

اولاد آدم کے ہر فرد کے ساتھ اس کا جنوں میں سے ایک ہم نشین ہے ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ساتھ جنوں میں سے اس کا ہم نشین (قرین) ہے۔ تو صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول اور آپ؟ تو انہوں نے فرمایا اور میں بھی مگر اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے تو وہ مجھے بھلائی کے علاوہ کسی چیز کا نہیں کہتا۔

قاضی کا کہنا ہے کہ جان لو کہ امت اس پر مجتمع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیطان سے جسمانی اور زبانی اور حواس کے اعتبار سے بھی بچائے گئے ہیں تو اس حدیث میں ہم نشین (قرین) کے فتنہ اور وسوسہ اور اس کے اغوا کے متعلق تحذیر ہے یعنی اس سے بچنا چاہیے کیونکہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے تو ہم اس سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں۔

طاقت اور قدرت ترمیم

اللہ تعالٰی نے جنوں کو وہ قدرت دی ہے جو انسان کو نہیں دی۔ اللہ تعالٰی نے ہمارے لیے ان کی بعض قدرات بیان کی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔

انتقال اور حرکت کے اعتبار سے سریع ہیں۔ اللہ تعالٰی کے نبی سلیمان علیہ السلام سے ایک سخت اور چالاک جن نے یمن کی ملکہ کا تخت بیت المقدس میں اتنی مدت میں لانے کا وعدہ کیا کہ ایک آدمی مجلس سے نہ اٹھا ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ایک قوی ہیکل جن کہنے لگا اس سے پہلے کہ آپ اپنی مجلس سے اٹھیں میں اسے آپ کے پاس لا کر حاضر کر دوں گا یقین مانیں میں اس پر قادر ہوں اور ہوں بھی امانت دار جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں میں اس سے بھی پہلے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں جب آپ نے اسے اپنے پاس پایا تو فرمانے لگے یہ میرے رب کا فضل ہے۔

جنوں کا کھانا اور پینا ترمیم

جنات کھاتے پیتے ہیں: عبد اللہ بن مسعود بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔(میرے پاس جنوں کا داعی آیا تو میں اس کے ساتھ گیا اور ان پر قرآن پڑھا فرمایا کہ وہ ہمیں لے کر گیا اور اپنے آثار اور اپنی آگ کے آثار دکھائے اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے زاد راہ(کھانے) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ تمہارے ہاتھ آئے گی تو وہ گوشت ہو گی اور ہر مینگنی تمہارے جانوروں کا چارہ ہے۔تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دونوں سے استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں کا کھانا ہے)اور ایک روایت میں ہے کہ(بیشک میرے پاس نصیبی جنوں کا ایک وفد آیا اور وہ جن بہت اچھے تھے تو انہوں نے مجھے کھانے کے متعلق پوچھا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کی کہ وہ کسی ہڈی اور لید کے پاس سے گذریں تو وہ اسے اپنا کھانا پائیں)تو جنوں میں سے مومن جنوں کا کھانا ہر وہ ہڈی ہے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کے لیے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اسے ان کے لیے مباح قرار نہیں دیا اور وہ جس پر بسم اللہ نہیں پڑھی گئی وہ کافر جنوں کے لیے ہے۔

جنوں کے جانور ترمیم

ابن مسعود کی سابقہ حدیث میں ہے کہ جنوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا:اور ہر مینگنی تمہارے جانوروں کا چارہ ہے۔

جنوں کی رہائش ترمیم

جس زمین پر انسان زندگی گزار رہے ہیں اسی پر کچھ جن کی اقسام بھی رہتے ہیں اور ان کی رہائش اکثر خراب جگہوں اور گندگی والی جگہ ہے مثلا لیٹرینیں اور قبریں اور گندگی پھینکنے اور پاخانہ کرنے کی جگہ تو اسی لیے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان جگھوں میں داخل ہوتے وقت اسباب اپنانے کا کہا ہے اور وہ اسباب مشروع اذکار اور دعائیں ہیں۔

تو وہ جن تہامہ کی طرف گئے تھے وہ سوق عکاظ (عکاظ بازار) جانے کی غرض سے نخلہ نامی جگہ پر اپنے صحابہ کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے تو جب جنوں نے قرآن سنا تو اس پر کان لگا لیے اور اسے غور سے سننے لگے تو کہنے لگے اللہ کی قسم یہی ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان حائل ہوا ہے تو وہیں سے اپنی قوم کی طرف واپس پلٹے اور انہیں کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست کی طرف راہنمائی کرتا ہے ہم ایمان لا چکے (اب) ہم ہر گز کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں بنائیں گے تو اللہ تعالٰی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی: "کہہ دو میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جنوں کا قول ہی وحی کیا گیا۔ اسے بخاری نے (731) روایت کیا ہے۔

قیامت کے دن ان کا حساب وکتاب

قیامت کے دن جنوں کا حساب وکتاب بھی ہو گا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالٰی کے اس فرمان کے متعلق کہا ہے کہ اور یقینا جنوں کو یہ معلوم ہے کہ وہ پیش کیے جائیں گے۔

انہی میں سے انس بن مالک کی حدیث ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ کہا کرتے تھے۔

"اللهم إني اعوذ بک من الخبث والخبائث"

ترجمہ: اے اللہ میں خبیثوں اور خبیثنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

خطابی کا قول ہے کہ الخبث یہ خبیث کی جمع ہے اور الخبائث یہ خبیثہ کی جمع ہے اور اس سے مراد شیطانوں میں سے مذکر اور مؤنث ہیں جنوں میں مومن بھی اور کافر بھی ہیں:

جنوں کے متعلق اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔ "ہم میں بعض تو مسلمان ہیں اور بعض بے انصاف ہیں پس جو فرماں بردار ہو گئے انہوں نے تو راہ راست کا قصد کیا اور جو ظالم ہیں وہ جہنم کا ایندھن بن گئے الجن بلکہ ان میں سے مسلمان اطاعت اور اصلاح کے اعتبار سے مختلف ہیں سورہ الجن میں اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے۔

" اور یہ کہ بیشک بعض تو ہم میں سے نیکوکار ہیں اور بعض اس کے بر عکس بھی ہیں ہم مختلف طریقوں میں بٹے ہوئے ہیں الجن: 11

اور اس امت کے پہلے جنوں کا اسلام لانے کا قصہ عبد اللہ بن عباس ما کی حدیث میں آیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کچھ صحابہ م کے ساتھ سوق عکاظ جانے کے ارادہ سے چلے اور شیطان اور آسمان کی خبروں کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا اور ان پر شہاب ثاقب مارے جانے لگے تو شیطان اپنی قوم میں واپس آئے تو انہیں پوچھنے لگے کہ تمہیں کیا ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان کوئی چیز حائل کر دی گئی ہے اور ہمیں شہاب ثاقب مارے جاتے ہیں تو قوم کہنے لگی تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان حائل ہونے کا کوئی سبب کوئی حادثہ ہے جو ہوا ہے تو زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ وہ کون سی چیز ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان ہوئی ہے۔

جنوں کی اذیت سے بچاؤ ترمیم

جبکہ جن ہمیں دیکھتے ہیں اور ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے تو اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ان کی اذیت سے بچنے کے لیے بہت سے طریقے سکھائے ہیں مثلا شیطان مردود سے اللہ تعالٰی کی پناہ میں آنا اور سورہ الفلق اور الناس پڑھنا۔

اور قرآن میں شیطان سے پناہ کے متعلق آیا ہے۔

" اور دعا کریں اے میرے رب میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں"

اور اسی طرح گھر میں داخل ہونے سے اور کھانا کھانے سے اور پانی پینے سے اور جماع سے پہلے بسم اللہ پڑھنا شیطانوں کو گھر میں رات گزارنے اور کھانے پینے اور جماع میں شرکت سے روک دیتا ہے اور اسی طرح بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے اور لباس اتارنے سے قبل جن کو انسان کی شرمگاہ اور اسے تکلیف دینے سے منع کر دیتا ہے۔

جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"جب انسان بیت الخلا جاتا ہے تو بسم اللہ کہے یہ اس کی شرمگاہ اور جن کی آنکھوں کے درمیان پردہ ہوگا۔

اور قوت ایمان اور قوت دین بھی شیطان کی اذیت سے رکاوٹ ہیں بلکہ اگر وہ معرکہ کریں تو صاحب ایمان کامیاب ہوگا جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود سے بیان کیا جاتا ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی جن سے ملا اور اس سے مقابلہ کیا تو انسان نے جن کو بچھاڑ دیا تو انسان کہنے لگا کیا بات ہے میں تجھے دبلا پتلا اور کمزور دیکھ رہا ہوں اور یہ تیرے دونوں بازو ایسے ہیں جیسے کتے کے ہوں کیا سب جن اسی طرح کے ہوتے ہیں یا ان میں سے تو ہی ایسا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ نہیں اللہ کی قسم میں تو ان میں سے کچھ اچھی پسلی والا ہوں لیکن میرے ساتھ دوبارہ مقابلہ کر اگر تو تو نے مجھے بچھاڑ دیا تو میں تجھے ایک نفع مند چیز سکھاؤں گا تو کہنے لگا ٹھیک ہے کہ تو آیۃ الکرسی {اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ------} پڑھا کر تو جس گھر میں بھی پڑھے گا وہاں سے شیطان اس طرح نکلے گا کہ گدھے کی طرح اس کی ہوا خارج ہو گی تو پھر وہ صبح تک اس گھر میں نہیں آئے گا۔

ابو محمد کہتے ہیں کہ الضئیل نحیف کو اور الشحیت کمزور اور الضلیع جس کی پسلی ٹھیک ہو اور الخجخج ہوا کو کہتے ہیں۔

تو جنوں اور ان کی خلقت اور طبیعت کے متعلق مختصر سا بیان تھا اور اللہ ہی بہتر حفاظت کرنے والا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

جنات سے جائز کام لیا جا سکتا ہے

شریعت میں ان سے جائز کام کروانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ شریعت کے خلاف کام لینا حرام ہے۔ دوسروں پر ظلم و زیادتی کرنا، کسی کے مال کو غصب کرنا، کسی کو تنگ کرنا، دوسروں کے حقوق غصب کرنا، ایسے کاموں میں جنات سے مدد لینا جائز نہیں ہے، بلکہ حرام ہے۔

خناس:

خناس کا معنی ہے: پیچھے ہٹ جانے والا، چھپ جانے والا، یہ لفظ "خنس" سے بنا ہے، اس کا معنی ہے: پیچھے ہٹنا اور چھپ جانا، قرآن مجید میں ہے: میں چھپنے والے (ستاروں) کی قسم کھاتا ہوں۔ یہ ستارے دن کے وقت چھپ جاتے اور نظر نہیں آتے یا اپنے منظر سے پیچھے ہٹ جائے ہیں۔ "خناس" مبالغہ کا صیغہ ہے اور یہ شیطان کا

لقب ہے، جب انسان غافل ہو تو یہ انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کو یاد کر رہا ہو تو یہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جیسے ہی اللہ کی یاد سے رک جائے تو پھر وسوسہ ڈالنے آجاتا ہے۔ ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ شیطان ابن آدم کے قلب پر بیٹھا رہتا ہے، جب اس کو سہو ہو یا غفلت ہو تو وہ وسوسہ ڈالتا ہے اور جب وہ اللہ کا ذکر کرے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ ابن زید نے کہا: "خناس" وہ ہے جو ایک بار وسوسہ ڈالتا ہے اور دوسری بار پیچھے ہٹ جاتا ہے اور موقع کا انتظار کرتا رہتا ہے اور یہ شیطان الانس ہے، یہ انسانوں پر شیطان الجن سے زیادہ شدید ہوتا ہے، شیطان الجن وسوسہ ڈالتا ہے اور تم اس کو دیکھتے نہیں ہو اور شیطان الانس کو تم دیکھتے رہتے ہو: خنس وخنوس کا معنی ہے چپکے سے پیچھے ہٹنا۔ شیطان کا طریقہ اور معمول یہ ہے کہ اللہ کی یاد کے وقت پیچھے ہٹ جاتا ہے اس لیے اس کو خناس فرمایا: الوسواس الخناس کی وضاحت فرماتے ہوئے صاحب ضیاء القرآن رقمطراز ہیں: جب کوئی شخص کسی کو اس کی افتاد طبع کے خلاف کسی کام پر اکساتا ہے تو اس کا پہلا رد عمل شدید ہوتا ہے اور وہ بڑی حقارت سے اس خیال کو جھٹک دیتا ہے۔ ہر وسوسہ انداز اصرار نہیں کرتا بلکہ پیچھے کھسک جاتا ہے بظاہر پسپائی اختیار کرتا ہے۔ پھر موقع ملنے پر وہی بات کانوں میں ڈالتا ہے اگر پھر بھی وہ تیوری چڑھائے تو وہ دبک جاتا ہے یہ تسلسل جاری رہتا ہے آہستہ آہستہ اس کا رد عمل کمزور ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ دن آجاتا ہے کہ یہ شخص جس بات پر پہلی بار برافروختہ ہو گیا تھا وہ خود لپک کر اس کی طرف بڑھتا ہے۔ شیطان کا یہی طریقہ ہے کہ وہ انسان کو گمراہ کرتے تھکتا نہیں بلکہ لگاتار اپنی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ کبھی حملہ کرتا ہے کبھی پسپائی اختیار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑے سے بڑے زیرک انسان کو بھی اگر اسے اپنے رب کی پناہ حاصل نہ ہو تو چاروں شانے چت گرا دیتا ہے اس کی ان دونوں چالوں کو وسواس اور خناس کے الفاظ استعمال کر کے بیان کر دیا۔

فصل رابع:

جنات کی علامات

جنات کی علامات کے ذکر سے پہلے ایک نظریہ درست کر لینا چاہیے کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے جنات کا انسان پر اثر انداز ہونا صرف وہم ہے اور جو کوئی کہتا ہے کے مجھے جنات کا سایہ ہے وہ صرف ڈرامہ کرتا ہے اسے نفسیاتی یا طبی مرض ہے کچھ مریضوں کو ایسا معاملہ بھی ہو سکتا ہے لیکن ہر بندہ ہی نفسیاتی یا طبی مریض ہے یہ نظریہ

درست نہیں کچھ عامل حضرات بھی یہی نظریہ رکھتے ہیں کیوں کے ان کو کامل علم نہیں ہوتا تو وہ مریض کا علاج کرنا تو بعد کی بات ہے مریض کو غلط راہنمائی کر کے مزید پریشانی میں ڈال دیتے ہیں یہاں پر میں ان لوگوں سے سوال کرتا ہوں جو کہتے ہیں جنات کا اثر انداز ہونا سب جھوٹ کہانی ہے جب کسی بھی ٹیسٹ میں مرض نہیں ملتی پھر بھی مریض بیمار کیوں ہے جب ٹیسٹ میں کوئی مرض نہیں ملی تو ڈاکٹر دوا کس چیز کی دے رہا ہے ڈاکٹر آخر میں بتا دیتے ہیں کے مریض کو وہم ہے یا کوئی دماغی دباو ہے آج کے دور میں کس کو ٹیشن نہیں ہے باقی لوگ ٹینشن کے ہوتے ہوے بھی کیوں تندرست ہیں جس مریض کو نہ کوئی حادثہ نہ کوئی صدمہ پیش آیا تو اسے یہ بتانا لاعلمی کے سوا کچھ نہیں لہذا جس طرح میڈیکل ٹیسٹ کے بعد ہی طبی مرض کا پتہ چلتا ہے ویسے کامل روحانی معالج ہی نہ معلوم امراض کی تشخیص وعلاج کر سکتا ہے جنات کی علامات اچانک خوشبو یا بدبو آنا۔ بھی جنات کی علامت ہو سکتی ہے۔

(1) جس مریض پر جنات کا اثر ہو اسکے سر، کندھے اور گُدی پر اکثر وزن رہتا ہے۔

(2) جس پر جنات کا سایہ ہو اسے چلتے پھرتے اکثر اوقات یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میرے پیچھے پیچھے کوئی آرہا ہے۔ حتی کہ یہ خیال اتنا پختہ ہو جاتا ہے کہ اسے کئی بار پلٹ کر دیکھنا پڑتا ہے۔ مگر دیکھنے پر پیچھے کچھ نظر نہی آتا۔

(3) جنات خواب میں خوفناک شکلوں میں بھی دکھائی دیتے ہیں یا براہ راست جنات یا چڑیلوں وغیرہ کا نظر آنا، یہ تو واضح جنات کی علامت ہے۔

(4) جس گھر میں جنات ہوں تو ایسی جگہ سے چیزوں، نقدی، زیورات وغیرہ کا چوری اور غائب ہو جانا، ممکن ہے جہاں آپ کے سوا کسی کا گذر اور رسائی ممکن نہ ہو۔ اگر کوئی چیز ایسی جگہ سے گم ہوتی ہے جہاں گھر کے اور لوگ بھی یا ملازم وغیرہ بھی آجا سکتے ہیں تو پھر جنات کا وہم کرنے کی بجائے تفتیش کر لیں۔ گھر کے کسی حصے میں آتے جاتے وقت جسم کا وزنی ہو جانا یا سردی کی لہر جسم میں دوڑ جانا یا بلاوجہ خوف طاری ہو جانا بھی جنات کی علامت ہے۔ جنات کی موجودگی ایک علامت سیڑھیوں وغیرہ میں کسی نادیدہ فرد کے چڑھنے اترنے کا احساس ہونا بھی ہے۔

(5) کئی دفعہ جنات جب ڈرانا یا شرارت کرنا چاہتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے چھت پر کوئی دوڑ رہا ہے یا چار پائیاں گھسیٹ رہا ہے

(6) رات پچھلے پہر میں یوں لگنا جیسے کچن میں سالن پک رہا ہے۔ کبھی یہ احساس سالن کی خوشبو آنے سے ہوتا ہے، یوں لگتا ہے جیسے کوئی ہنڈیا بھون رہا ہے۔ اور کبھی سالن پکانے کے دوران برتنوں کے کھنکنے کی جو آوازیں اٹھتی ہیں، ویسی آوازیں آنا شروع ہو جاتی ہیں یہ بھی جنات کی شرارتیں ہوتی ہیں

(7) جس گھر مین جنات ہوں وہاں کئی بار ایسا لگتا ہے کہ ابھی سامنے سے کوئی گذرا ہے یا کوئی شخص کھڑکی یا پردے کے پیچھے سے جھانک رہا ہے۔

(8) گھر کی دیواروں، چھت، فرش، صوفوں، یا اہل خانہ کے کپڑوں پر خون کے چھینٹے پڑنا۔ جنات اور جادو دونوں وجوہات سے ہو سکتا ہے

(9) جہاں جنات رہتے ہوں وہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ الماریوں میں صحیح سالم کپڑے رکھنے کے بعد نکالتے وقت دیکھا کہ ان پر کٹ لگے ہوئے ہیں یا وہ کہیں کہیں سے جلے ہوئے ہیں اور جلنے سے ان میں سوراخ ہو گئے ہیں۔ (یہ علامت بعض دفعہ جادو سے ہوتی ہے)۔

(10) سایہ جنات کے مریض کو یا عام انسان کا ایسی جگہ جہاں جنات رہتے ہوں سوتے وقت اچانک پورے بدن کا منجمد اور بے حس و حرکت ہو جانا۔ حتی کہ کچھ پڑھنا چاہے تو پڑھ نہ سکے اور چیخنا چلانا چاہے تو چیخ بھی منہ سے نہ نکل سکے۔ پھر اسی تگ و دو کے دوران اچانک پورے بدن کا کھل جانا اور حرکت میں آجانا ایسی کفیت کا سامنا ہو سکتا ہے۔

(11) جنات کے زیر اثر مریض کو اکثر خواب میں کتا، بھیڑیا، بندر، ریچھ یا شیر نظر آتا ہے۔

(12) سوتے وقت اچانک پورے بدن پر منوں وزن پڑ جانا۔ یا جسم کے کسی ایک آدھ حصے کا نہایت وزنی ہو جانا۔ بعض دفعہ سونے سے پہلے جاگتے ہوئے بھی بستر پر لیٹنے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ کفیت سایہ جنات کے مریض کو پیش آسکتی ہے۔

(13) سایہ جنات کے مریض کو ایسے لگتا ہے جیسے سوتے میں کسی نے ہاتھ یا پاؤں کو جھٹکا دے کر جگا دیا ہو۔

(14) اپنے نام کی آواز سننا۔ لیکن جسس شخص کی آواز میں پکارا گیا ہے وہ یا تو سرے سے گھر پہ موجود ہی نہیں یا وہ گہری نیند سو رہا ہے۔ یہ بھی جنات کی شرارت ہوتی ہے۔

(15) کبھی کبھی سایہ جنات کی مرض والی خواتین کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی بلی یا اس جتنے کسی جانور نے اچانک اس کے پیٹ پر چھلانگ ماردی ہے۔

(16) جن لوگوں کے گھر میں جنات ہوں ان کو اس کفیت کا سامنا بھی ہو سکتا ہے گھر کے افراد کو معمولی باتوں پر بلاوجہ اور حد سے زیادہ غصہ آجانا۔ اور غصہکی حالت میں خاص طور پر آنکھوں کا سرخ ہو جانا۔

(17) بیوی کو خاوند سے بلاوجہ حد سے زیادہ نفرت ہونا، خاوند کو قریب نہ پھٹکنے دینا۔ ویسے خاوند کے ساتھ تعلق صحیح ہو لیکن اس کے قریب جانے پر آمادہ نہ ہونا۔ ایسی خواتین کو بعض دفعہ جاگتے ہوئے بھی محسوس ہوتا ہے کہ ان کے بستر پر ان کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے۔ اور بعض دفعہ خواب میں ایسی صورت حال دیکھتی ہیں جو کسی سے بیان بھی نہیں کر سکیں اور جسے دیکھ کر آسانی سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ خاوند کو قریب کیوں نہیں پھٹکنے دیتیں، یہ حرکت وہ خود نہیں کرتیں بلکہ غیر اختیاری طور پر خبیث اور بدکردار قسم کے شیاطین جن زبردستی ان سے یہ حرکت کرواتے ہیں۔

(18) مکان کی چھت کے اکثر کھڑکھڑانے کی آواز آنا جنات کی موجودگی کی علامت ہے۔

(19) دورے پڑنا بے ہوش ہونا یا مریض میں اتنا زور آجانا کی کئی لوگ مل کر بھی اس کو قابو نہ کر سکیں ایسا اس وقت ہوتا جب مریض پر جنات سوار ہوتے ہیں۔

(20) اولاد کا پیدا نہ ہونا جبکہ کوئی میڈیکل بیماری بھی نہیں یا پیدا ہوتے ہی مر جانا یا پیٹ میں مر جانا بھی جنات کی وجہ ہو سکتی ہے۔

(21) گھر کی چیزیں رات کو کہیں رکھنا اور صبح کہیں اور ملنا جب کہ کسی نے خود آگے پیچھے نہ کی ہوں ایسی شرارتیں جنات گھر والوں کو پریشان کرنے کے لیے کر دیتے ہیں۔

(22) جن بچوں پر جنات کا اثر ہو جاتا ہے ان کو اکثر بلاوجہ چوٹیں لگنا اور بلاوجہ حد سے زیادہ ضد کرنا ایسی کفیت کا سامنا ہو سکتا ہے ۲۷ گھر سے بلاوجہ خوف آنا اداسی چھائی رہنا دل نہ لگنا آسیب زدہ جگہ کی علامت ہو سکتی ہی

۲۹ عجیب طرح کے وسواس آنا نماز روزے عبادات کی ادائیگی کرتے وقت جسم وزنی ہو جانا جمائیاں آنا آنکھوں میں پانی آجانا جنات کے زیر اثر مریضوں کے ساتھ اکثر ہوتا ہے مریض کا عجیب طرح کے دعوے کرنا جیسے پاگل ہو گیا اونچی آواز میں شور کرنا حالانکہ میڈیکل ٹیسٹ میں نارمل ہونا ایسا تب ہوتا ہے جنات مریض میں حاضر ہوں ۔

(23) اکثر بیمار رہنا ادویات کا اثر نہ کرنا کسی میڈیکل ٹیسٹ میں مرض نہ آنا ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ گھر ہوں تو بیمار گھر سے باہر ہوں تو تندرست ایسا تب ہوتا ہے جب جگہ آسیب زدہ ہو یہ علامت جادو کی بھی ہوتی ہے اور قدرتی مرض بھی ہو سکتی ہے۔

جنات کی تخلیق کب ہوئی؟

اس میں شک نہیں کہ جنات کی تخلیق انسان کی تخلیق سے پہلے ہوئی ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الحجر کی آیت نمبر 26,27 میں ارشاد فرماتا ہے کہ 'ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے ہیں"

اس بات میں تفصیل ہے کہ جن انسان سے پہلے پیدا کیے گئے ہیں جبکہ بعض دانشوروں اور علماء کا خیال ہے کہ انکی پیدائش انسان سے دو ہزار برس پہلے ہوئی لیکن قرآن و حدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو انسان سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا ابن عباسؓ نے کہا کہ جنات زمین کے باشندے تھے اور فرشتے آسمان کے فرشتوں نے ہی آسمان کو آباد کیا ہر آسمان میں کچھ فرشتے رہتے تھے اور ہر آسمان کے باشندے نماز تسبیح اور دعا کرتے ہر اوپر آسمان والے فرشتے نیچے آسمان والوں سے زیادہ عبادت دعا تسبیح اور ذکر و اذکار کرتے اس طرح فرشتوں نے آسمان کو آباد کیا اور جنوں نے زمین کو۔

جنات کی حقیقت اور انبیاء کرامؑ کی تعلیمات

جنّوں کے وجود کو تسلیم کرنے کی دلیل یہ ہے کہ اس سلسلہ میں انبیاء کرامؑ سے بہت سارے واقعات نقل کیے گئے ہیں جن کی روایات عام ہیں جن سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ جنّات ایک زندہ اور علم و عقل رکھنے والی مخلوق ہے وہ جو بھی کام کرتے ہیں اپنے ارادہ سے کرتے ہیں بلکہ وہ حکم ماننے اور نہ ماننے میں بھی

خود مختار ہیں جن کوئی ایسی چیز نہیں جو انسانوں کے ذہن میں پیدا ایک گمان یا وہم ہو جنّوں کا معاملہ انبیاء کرامؑ کے واقعات میں اتنا زیادہ ملتا ہے جو شخص اپنے آپ کو انبیاء کرامؑ کی جماعت کا پیروکار سمجھتا ہے اس کے لیے جنّات کے وجود کا انکار کرنا ناممکن ہے۔

علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ ”مسلمانوں کی تمام جماعتیں اور گروہ جنّوں کے وجود کے قائل ہیں اس طرح کفار بھی اور یہودی وعیسائی بھی جنّوں کے وجود کے قائل ہیں اور دوسرے اہل کتاب بھی انکاری نہیں ہیں اسی طرح مشرکین عرب میں حام کی اولاد بھی جنّوں کی وجود کی قائل ہے جبکہ کنعان کے علاقہ کے لوگ اور یونان کے علاقہ میں یافث کی اولاد کے ساتھ ساتھ جملہ فرقے اور جماعتیں جنّوں کے وجود کو تسلیم کرتی ہیں۔

جنات آگ سے کیوں پیدا ہوئے ہیں

ایک اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ جن آگ سے نہیں پیدا ہوئے کیوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کے لیے سجدہ کا حکم دیا تو تمام فرشتے سجدہ میں چلے گئے مگر ابلیس نہیں گیا اس کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا فسجدو الا ابلیس سب نے سجدہ کیا مگر سوائے ابلیس کے، اس سے معلوم ہوا کہ وہ فرشتوں میں سے تھا کیوں زبان عرب میں کسی چیز کا استثناء دوسری جنس سے نہیں کرتے ہیں مثلاً یہ نہیں کہا جاتا کہ میرے پاس دس درہم ہیں مگر ایک کپڑا نہیں ہے لہذا اگر ابلیس فرشتوں کی جنس سے نہیں تھا تو تمام فرشتوں سے اس کا استثناء کیونکر جائز ہے جبکہ اللہ تعالیٰ عربی زبان میں ہم سے خطاب کر رہا ہے اس لیے اس سے معلوم ہوا کہ ابلیس فرشتوں کی جنس سے تھا اور جن آگ سے نہیں پیدا کیے گئے ہیں اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ابلیس فرشتوں کا جنس سے نہیں تھا پھر بھی اس کو فرشتوں کے ساتھ اس لیے جمع کر دیا گیا ہے کہ دونوں کے لیے (اپنی جنسیت کے اختلاف کے باوجود) ایک ہی حکم صادر کیا گیا تھا اور وہ سجدہ کا حکم ہے چونکہ زبان عرب میں اس طرح کا استثناء جائز بلکہ اہل عرب مشہور ہے اس لیے مذکورہ بالا اعتراض صحیح نہیں۔ صحیح بات وہی ہے جو ہم نے کہی۔

ابو اوفاء بن عقیل نے اپنی کتاب الفنون میں کہا کہ ایک شخص نے جنوں کے متعلق دریافت کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ انکے متعلق بتایا ہے کہ وہ آگ سے پیدا ہوئے ہیں سورۃ الحجر کی آیت نمبر 27 میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے جنوں کو آگ سے پیدا کیا ہے۔

نیز یہ بھی بتایا کہ آگ کے شعلے ان کو نقصان پہنچاتے اور انکو جلا دیتے ہیں تو بھلا آگ آگ کو کیسے جلا سکتی ہے؟ابو اوفاء نے جواب دیا معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح انسان کو مٹی کیچڑ اور پکی ہوئی مٹی کی طرف منسوب کیا ہے اس طرح شیاطین اور جنات کو آگ کی طرف منسوب کیا ہے انسان کا مٹی سے پیدا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اصلیت مٹی ہے آدمی حقیقت میں خود مٹی نہیں ہے، اسی طرح جن کی اصلیت آگ ہے وہ خود آگ نہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' نماز میں مجھے شیطان نظر آیا تو میں نے اس کا گلا دبوچ دیا جس سے مجھے اپنے ہاتھوں میں اس کے تھوک کی برودت محسوس ہوئی اگر میرے بھائی سلیمانؑ کی دعا نہ ہوتی تو میں اسے قتل کر دیتا جو شخص جلا دینے والی آگ کو بھلا اس کے تھوک میں برودت کیسے ہو سکتی ہے؟

اس سے ہمارے قول کی صحت ثابت ہوتی ہے یہ بات کہ جنات اب اپنے آتشی عنصر پر باقی نہیں ہیں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس میرے چہرے پر ڈالنے کے لیے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا نیز آپ ﷺ نے فرمایا شب معراج میں نے ایک عفریت کو دیکھا جو آگ کا شعلہ لے کر میرا تعاقب کر رہا تھا جب بھی میں نے پیچھے دیکھا وہ نظر آیا۔

ان حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ اگر جنات اپنے آتشی عنصر پر برقرار رہے ہوتے تو انہیں اس بات کی ضرورت نہ ہوتی کہ ان میں کا کوئی عفریت یا شیطان آگ کا شعلہ لے کر آتا بلکہ اس کا ہاتھ یا کوئی اور عضو ہی انسان کو چھو کر جلا دینے کے لیے کافی ہوتا جیسا کہ حقیقی آگ محض انسان کو چھو دینے سے جلا دیتی ہے معلوم ہوا کہ آگ تمام عناصر میں گھل مل کر خشکی کی شکل اختیار کر گئی ہے۔

بلکہ بسا اوقات خشکی کا ہی غلبہ ہو جاتا ہے یہ تو خود اعضاء کی وجہ سے یا بدن سے نکلنے والی چیزوں مثلاً لعاب کی وجہ سے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہاں تک کہ مجھے اپنے ہاتھوں میں اس زبان کی خشکی محسوس ہوتی ہے اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غذا کو جسم کی بالیدگی کا ذریعہ بنایا ہے غذا جتنی گرم یا ٹھنڈی، خشک وتر ہوتی ہے اسی حساب سے بالیدگی اور نشو ونما ہوتی ہے اس میں بھی شک نہیں کہ جنات وہی چیزیں کھاتے پیتے ہیں جو ہم کھاتے اور پیتے ہیں اس کی وجہ سے ان کے جسم کو بھی غذا کے اعتبار سے نشو ونماء اور بالیدگی حاصل

ہوتی ہے اور ان میں اولاد کا عمل جاری رہتا ہے ان اسباب کی بنیاد پر وہ اپنے آتشی عنصر سے منتقل ہو کر عناصر اربعہ کا مجموعہ ہو گئے۔

جنّات کی طاقت

اللہ تعالیٰ نے جنّات کو ایسی طاقتیں اور صلاحتیں بخشی ہیں جو انسانوں کو بھی نہیں بخشیں اللہ تعالیٰ نے انکی طاقتوں کا ذکر بھی کیا ہے جن میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ منٹوں سے ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں چانچہ جنّات میں سے ہی ایک جنّ نے اللہ تعالیٰ کے بنی سلیمانؑ سے کہا تھا کہ وہ ملک یمن کی ملکہ کا تخت صرف اتنی دیر میں لا سکتا ہے کہ ایک بیٹھا ہوا شخص کھڑا ہو جائے جنّات زمانہ قدیم میں آسمانوں پر چڑھ کر وہاں کی خبریں چرایا کرتے تھے مجموعی طور پر جنّات کی طاقت انسانوں کی طاقت سے بہت زیادہ مگر انسان کو اللہ تعالیٰ نے علم عطاء فرمایا ہے کہ وہ جنّات کو قابو کر سکے

جن بوڑھے ہو کر دوبارہ جوان ہوتے ہیں

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کے باپ سومیا کو پیدا کیا اور اس سے کہا کیا چاہتے ہو اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں کو دیکھیں لیکن لوگ ہمیں نہ دیکھ سکیں ہمیں زمین میں دفن کیا جائے ہم میں سے بوڑھا ہونے والا دوبارہ جوان ہو جائے چناچہ اس کی یہ خواہش پوری کر دی گئی اب وہ لوگوں کو دیکھتے ہیں لیکن لوگ انہیں نہیں دیکھ سکتے جب وہ مرتے ہیں تو زمین میں مدفون ہوتے ہیں ان میں سے کوئی بوڑھا اس وقت تک نہیں مرتا جب تک دوبارہ جوان نہ ہو جائے یعنی بالکل بچے کی طرح۔

ابن عباسؓ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا تم کیا چاہتے ہو اس نے کہا پہاڑ یا شاید جنت کہا چناچہ آدمؑ کو پہاڑ یا جنت دے دیا گیا اسحاق کہتے ہیں کہ مجھ سے جو یبر اور عثمان نے سند کے ساتھ یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو پیدا کر کے ان کو زمین کے آباد کرنے کا حکم دیا چناچہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے ایک عرصہ دراز کے بعد انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور کشتوں و خون ریزی شروع کر دی۔ ان میں ایک بادشاہ تھا جس یوسف کہا جاتا تھا انہوں نے اس کو قتل کر دیا چناچہ اللہ تعالیٰ نے آسمان دنیا سے فرشتوں کی ایک فوج بھیجی اس فوج کو جن کہا جاتا ہے انہی میں ابلیس بھی تھا جو چار ہزار فوج کا کمانڈر تھا فوج زمین پر اتری اور جنوں

کی اولاد کو تباہ کر دیا اور انکو زمین سے جلاوطن کر کے سمندر کے جزیروں میں منتقل کر دیا ابلیس اور جو فوج اس کے ساتھ تھی اس نے زمین میں کھیتی باڑی اختیار کر لی انکے لیے کام کرنا آسان ہو گیا اور انہوں نے زمین ہی میں رہنا اچھا سمجھا محمد بن اسحاق نے حبیب بن ثابت وغیرہ سے بیان کی کہ ابلیس اور اسکی فوج آدمؑ کی پیدائش سے چالیس برس تک زمین میں قیام پذیر رہی۔

عربی زبان میں جنوں کے نام

ابن عبد البر نے کہا کہ اہل علم وزبان کے نزدیک جنوں کی چند قسمیں ہیں اصلی جن جنی کہتے ہیں وہ جن جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے اس عامر کہتے ہیں اسکی جمع عمار ہے جو جن بچوں کو پریشان کرتا ہے اسے ارواح کرتے ہیں سب سے زیادہ خبیث اور پریشان کرنے والے جن کو شیطان کہتے ہیں جس جن کی شرارت حد سے زیادہ بڑھ جائے اور اس کی گرفت مضبوط تر ہو جائے تو اسے عفریت کہتے ہیں۔

جنات کے آگ سے پیدا ہونے پر ایک شبہ اور اس کا جواب

اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ آگ میں اتنی زیادہ خشکی ہوتی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے آگ میں زندگی کا پیدا ہونا مشکل ہے جبکہ زندگی کے وجود کے لیے رطوبت درکار ہوتی ہے اسی طرح اس کے لیے ایک مخصوص ڈھانچہ اور روح جس کو نفس بھی کہتے ہیں ناگزیر ہوتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض اپنی جگہ درست ہے لیکن اللہ تعالیٰ یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ اس آگ میں اتنی مقدار میں رطوبت فراہم کر سکتا ہے جس سے آگ میں زندگی پیدا ہو سکے اس لیے کہ پانی اور آگ کا اجتماع محال اور مشکل چیز نہیں اگر یہ دیکھنا ہو تو گرم پانی کو دیکھیے کہ وہ آگ کے اجزاء سے گرم ہوتا ہے اور یہ اجزاء پانی کے اجزاء میں مدغم ہو جاتے ہیں اسی لیے گرم پانی جب ہوا میں ہوتا ہے تو آگ کے اجزاء لطیف شکل اختیار کر کے پانی سے جدا ہو جاتے ہیں اور پانی اپنی پہلی سی خنکی کی طرف لوٹ آتا ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جو بھاپ اوپر کو اٹھتی ہے وہ اس لیے کہ آگ کے اجزاء بھی اوپر کو اٹھتے ہیں کیوں کہ آگ کے اجزاء خفیف ہوتے ہیں اور خفیف چیز میں اوپر اٹھنے کی قوت ہوتی ہے اور پانی بھاری ہوا کرتا ہے اس لیے کہ اس میں نیچے آنے کی قوت ہوتی ہے ہر چند کہ بھاپ میں رطوبت کے اجزاء ہوتے ہیں لیکن اس میں زیادہ تر آگ ہی کے اجزاء پائے جاتے ہیں جو مرطوب اجزاء پر غالب ہو کر ان کو بھی اپنے ساتھ

اپنے اوپر ساتھ اوپر لے جاتی ہیں اور آبی اجزاء کو اپنی لطافت کے حکم میں کر دیتے ہیں اس طرح پانی اور آگ کے اجتماع کی جو بات ہم نے کہی بالکل ثابت صحیح ہو جاتی ہے جب یہ کلیہ صحیح ہو گیا تو یہ بات محال نہیں رہی کہ اللہ تعالیٰ رطوبت کے کچھ اجزاء آگ میں پیدا کرتا ہے جس سے آگ میں زندگی آجاتی ہے ان اجزاء کا ڈھانچہ اور روح سے کوئی تعلق نہیں اس لیے کہ آگ بذات خود ڈھانچہ رکھتی ہے اور اس کی روح ہوا ہے۔

جنّات انسان اور فرشتے تین بڑی مخلوقات

اللہ رب العزت نے کائنات میں نظر آنے اور نہ آنے والی بے حساب مخلوقات کو پیدا کیا ہے زمین پر نظر آنے والی مخلوق لاکھوں قسم کی ہے اور بہت ساری مخلوق جو ابھی تک انسان کی آنکھ سے اوجھل ہے جبکہ مخلوق کی کچھ قسمیں آہستہ آہستہ زمین سے ختم ہوتی جارہی ہیں جبکہ کچھ نئی نسلیں آہستہ آہستہ آشکار ہوتی رہتی ہیں مخلوقات میں سب سے اشرف و اعلیٰ مخلوق انسان کو قرار دیا گیا اور انسانوں کے باپ سیدنا آدمؑ کو تمام فرشتوں کی طرف سے سجدہ کروانا اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کو دیے جانے والے مرتبے اور عظمت کو ظاہر کرتا ہے فرشتوں کا معاملہ انسانوں اور جنّات کے برعکس ہے ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتے اور نہ ہی انکی میں اولاد اور شادی بیاہ کا سلسلہ جاری ہوتا ہے وہ اللہ رب العزت کے احکام میں ایک ذرہ برابر بھی حکم عدولی نہیں کرتے جبکہ انسان اور جنّ دو ایسی مخلوقات جن سے نیکی بدی سرزد ہوتی ہے وہ رحمانی اور شیطانی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں انسان کو جہاں فرشتوں پر فضیلت حاصل ہے وہاں جنّات پر افضیلت حاصل ہے جنّات اللہ رب العزت کی طرف سے مبعوث کیے گئے انبیاء کرامؑ کی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں جس طرح انسان انبیاء کرامؑ کی پیروی کرتے ہیں اور کچھ خدا کی طرف سے نازل کردہ تعلیمات کے انکاری ہیں یہی معاملہ جنّات کا بھی ہے کسی صحیح روایت میں کسی جنّ کو نبی مبعوث کیے جانے کا ثبوت نہیں ملتا۔

جنّات کے مکانات اور ملنے کے اوقات

جنّات اس زمین پر ہی بستے ہیں جس پر ہم رہتے ہیں جنّات کی پسندیدہ جگہوں میں ویرانے غسل خانے گندی جگہیں، کوڑا کباڑ خانہ، اور قبرستان وغیرہ جیسی جگہوں میں پناہ لیتے ہیں غسل خانے کے اندر عبادت کرنے کی ممانعت اسی وجہ سے ہے کہ ایسی جگہوں پر جنّات ہوتے ہیں شیاطین ایسی جگہوں پر بھی ہوتے ہیں جہاں وہ فتنہ

فساد برپا کر سکیں۔ بلال بن حارثؓ صحابی رسول ﷺ ہیں ان سے ایک روایت ہے کہ وہ ایک سفر سرکار دوعالم ﷺ کے ساتھ تھے آقا ﷺ کی عادت تھی کہ جب آپ قضاء حاجت کے لیے جاتے تو دور تشریف لے جاتے۔ صحابیؓ نے لوٹا آپؐ کو دیا اور آپؐ دور تشریف لے گئے تو بہت شور شرابے کی آوازیں سنائی دیں جب واپسی پر صحابیؓ نے سرکار دوعالم ﷺ سے شور شرابے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ مسلمان اور کافر جنّات اپنے اپنے رہنے کی جگھوں کے بارے میں آپس میں لڑ رہے تھے پھر میں نے انکی رہنے کی جگھیں متعین کر دیں مسلمان جنّات کے لیے بلند زمین اور کافر جنّات کے لیے پست زمین متعین کر دی کچھ بزرگوں سے روایت ہے کہ جنّات مسلمانوں کے گھروں پر رہتے ہیں۔

جنات کی تخلیق کب ہوئی؟

اس میں شک نہیں کہ جنات کی تخلیق انسان کی تخلیق سے پہلے ہوئی ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الحجر کی آیت نمبر 26,27 میں ارشاد فرماتا ہے کہ 'ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے ہیں"

اس بات میں تفصیل ہے کہ جن انسان سے پہلے پیدا کیے گئے ہیں جبکہ بعض دانشوروں اور علماء کا خیال ہے کہ انکی پیدائش انسان سے دوہزار برس پہلے ہوئی لیکن قرآن و حدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو انسان سے دوہزار سال پہلے پیدا کیا ابن عباسؓ نے کہا کہ جنات زمین کے باشندے تھے اور فرشتے آسمان کے فرشتوں نے ہی آسمان کو آباد کیا ہر آسمان میں کچھ فرشتے رہتے تھے اور ہر آسمان کے باشندے نماز تسبیح اور دعا کرتے ہر اوپر آسمان والے فرشتے نیچے آسمان والوں سے زیادہ عبادت دعا تسبیح اور ذکر و اذکار کرتے اس طرح فرشتوں نے آسمان کو آباد کیا اور جنوں نے زمین کو۔

اِنسانوں کی جنات سے مناکحت؟

کسی اِنسان مرد کا جنات عورت سے یا کسی جنات مرد کا انسان عورت سے نکاح حلال نہیں ہے؛ کیوں کہ دونوں کی جنس الگ الگ ہے۔

لا تجوز المناكحة بين بني آدم والجن وإنسان الماء لاختلاف الجنس ، ومفاد المفاعلة أنه لا يجوز للجني أن يتزوج إنسية أيضًا ۔ (شامي ۴ ۔ ۶۱ زكريا)

قلت : وبقي من المحرمات ... والجنية ... أنه لا يصح نكاح آدمي جنية كعكسه لاختلاف الجنس ، فكانوا كبقية الحيوانات ۔ (سكب الأنهر علیٰ مجمع الأنهر / باب المحرمات ۱ ۔ ۴۷۶ مكتبة فقيه الأمة ديوبند)

وفي القنية : لا يجوز التزويج بجنية ۔ (البحر الرائق ۳ ۔ ۱۳۸ زكريا)

والجنية وإنسان الماء لاختلاف الجنس - إلیٰ قوله - { فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآئِ } وهو الأنثیٰ من بنات آدم ، فلا يثبت حل غيرها بلا دليل ۔ (الفقه الإسلامي وأدلته ۷ ۔ ۴۴)

اِنسان نما سمندری جانور کا آدمی سے نکاح؟

جنات و شیاطین میں فرق

شیاطین اور جنات میں کیا فرق ہے؟ کیا شیطان جنات ہی کی کوئی قسم ہے؟ نیز جس طرح بعض انبیاء کی اولاد اور بعض کے باپ دادا وغیرہ ایمان نہیں لائے اور بعض کفار کے اہل خانہ آل اولاد ایمان لائے ہیں، کیا شیطان کے خاندان سے بھی کوئی ایمان لایا ہے؟

شیطان کس قبیل سے ہے، اس میں علماء کا اختلاف ہے؛ لیکن راجح یہی ہے کہ وہ جنات کی نسل سے ہے، بس فرق یہ ہے کہ باری تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے وہ راندۂ درگاہ ہوا، تو اس کو ایک الگ قسم مان لیا گیا۔(مستفاد: تفسیر عثمانی علی ترجمہ شیخ الہند، سورۃ اسراء، تحت رقم الآیت: ۶۱، ۳۹۹، معارف القرآن، سورۃ البقرۃ تحت رقم الآیت: ۳۴، مکتبہ اشرفیہ دیوبند ۱/ ۱۳۴)

واختلف الناس فيه هل هو من الملائكة أم من الجن، فذهب إلى الثاني جماعة مستدلين بقوله تعالیٰ: ''الا ابليس كان من الجن -إلى قوله- وخلق الجان من مارج من نار'' وهو قد خلق مما خلق الجن كما يدل عليه قوله تعالى حكاية عنه: انا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين''۔ (روح المعاني، سورۃ البقرۃ، تحت رقم الآیۃ: ۳۴، مکتبہ زکریا ۱/ ۳۶۵، تفسیر قرطبي، سورۃ البقرۃ، الآیۃ: ۳۴، مکتبہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۲۰۲، تفسیر کبیر ۲/ ۲۱۳، آکام المرجان في أحکام الجان/ ۱۸۹)

اور شیطان کی ذریت اور اولاد میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لایا۔

المسئلة مستفادة من الآية: اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۔ [سورۃ الکہف، آیت: ۵۰]
والشياطين العصاة من الجن، وهم ولد إبليس۔ (آکام المرجان في أحکام الجان/ ۱۱)

جنات میدانِ حشر میں کس شکل میں ہوں گے؟

جنات حشر کے میدان میں کس شکل وصورت میں ہوں گے؟ مومن جنات کا حال کیا مومن مسلمان کی طرح ہو گا یا کچھ اور ہی کیفیت اس کے لئے خاص ہے؟

اس بارے میں یقینی طور پر کوئی وضاحت قرآن وحدیث میں نہیں ہے؛ البتہ شبلی بغدادیؒ نے اپنی کتاب ’’آکام المرجان فی احکام الجان‘‘ میں ابن ابی الدنیا وغیرہ سے یہ نقل کیا ہے: کہ قیامت کے دن جنات اس شکل میں ہوں گے کہ انسان ان کو دیکھیں گے، مگر وہ انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے، یعنی دنیا کے اعتبار سے ان کا معاملہ برعکس ہو گا۔

وذہب الحارث المحاسبي إلى أن الجن الذين يدخلون الجنة يوم القيامة نراہم فيها ولا يروننا عكس ما كانوا عليه في الدنيا۔
(آكام المرجان في أحكام الجان، ص: ٥٦)

جنات وشیاطین میں فرماں برداری اور نافرمانی کا مادہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں: کہ ایک عالم صاحب نے ترجمہ قرآن شریف کرنے کے دوران فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا اور ان کے اندر نافرمانی کا مادہ پیدا نہیں فرمایا، شیاطین کو پیدا فرمایا، ان کے اندر اطاعت وفرماں برداری کا مادہ پیدا نہیں فرمایا۔ سائل نے ان سے سوال کیا کہ جب شیاطین کے اندر فرماں برداری کا مادہ پیدا نہیں فرمایا تو پھر وہ مجرم کب ہوئے؟ عالم صاحب نے جواباً فرمایا کہ یہ تقدیری مسئلہ ہے، پھر کسی وقت گفتگو کیجئے۔ میرے علم میں یہ بات ہے کہ انسان اور جنات دونوں مکلفیں اور شیاطین بھی جنات ہیں، جن جنات نے کفر اختیار کیا وہ شیاطین ہیں اور جنہوں نے اسلام قبول کرلیا وہ مؤمن ومسلم جنات ہیں۔

(۱) عالم صاحب کا جواب صحیح ہے یا غلط؟ (۲) میرے علم کی بات صحیح ہے یا غلط؟

الجواب وباللہ التوفیق: آپ کا یہ قول صحیح ہے کہ انسان اور جنات دونوں مکلف ہیں۔ اور شیاطین بھی جنات میں سے ہیں اور جنات میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا وہ شیاطین ہیں اور جنہوں نے اسلام قبول کیا وہ مؤمن جنات ہیں۔ اور عالم صاحب کا یہ کہنا کہ یہ تقدیری مسئلہ ہے یہ اس اعتبار سے صحیح ہو سکتا ہے کہ خدا کی نافرمانی

کرنے والوں کے لئے سزا و عذاب کو ثابت کرنے میں محققین نے مسئلہ تقدیر کو چھوڑ کر کافی لمبی لمبی بحثیں کی ہیں؛

البتہ ان کا یہ کہنا کہ شیاطین میں فرماں برداری کا مادہ نہیں پیدا فرمایا ہے، یہ قول قابل اشکال ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ۔ [سورة الكهف: ٥٠]

أي لعلته كينونته من الجن؛ لأن الوصف فرق بينه وبين الملائكة لأنهم امتثلوا لا بر ولا عصا هو۔ (تفسير أضواء البيان ٤/ ١١٩)

أنه ليس من الملائكة؛ لأنه أخبر أنه من الجن۔ الخ (أحكام القرآن للجصاص، سورة الكهف، تحت رقم الآية: ٥٠، مكتبه سهيل اكيڈمي لاهور ٣/ ٢١٥، زكريا ٣/ ٢٨٠)

والذي عليه الجمهور أنهم مكلفون مخاطبون مثابون على الطاعات معاقبون على المعاصي الخ۔ (قسطلاني ٥/ ٢٤٥)

جنات کی صحبت سے حمل قرار پانے کے متعلق چند سوالات

"فتاوی محمودیہ قدیم ۱۸/، باب الاشتات، جدید ڈابھیل ۲۰/ ۳۰" میں اس طرح لکھا ہوا ہے: سوال ۳۰۷: جنات کی صحبت سے عورت کو حمل قرار پا سکتا ہے یا نہیں؟

جنات کی صحبت سے بھی استقرار حمل ہو کر بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

إن فيكم مغربين، قيل: وما المغربون؟ قال: الذي تشرك فيهم الجن۔ (فتاوى محموديه ١٨/ باب الحظر والإباحة، جديد ڈابھيل ٢٠/ ٣٠)

سوال نمبر: بغیر دعا کے مجامعت کرنے سے شیطان بھی مجامعت کرتا ہے، کیا یہ درست ہے؟

الجواب: بغیر دعا کے مجامعت کرنے سے شیطان بھی مجامعت کرتا ہے، ان دونوں سوالوں کے جوابات سامنے رکھتے ہوئے، چند مسائل دریافت طلب ہیں:

(۱) پہلے سوال کے جواب میں جو حدیث نقل کی ہے، یہ کس کتاب میں ہے؟ اس حدیث کا ترجمہ اور مطلب کیا ہے؟

(۲) جنات کی صحبت سے استقرار حمل خرق عادت ہے یا فطری ہے؟

(۳) یہ بات شادی شدہ اور کنواری دونوں طرح کی عورتوں کو شامل ہے، یا صرف شادی شدہ کو؟ دوسرے سوال کے جواب سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شادی شدہ عورت سے بغیر دعا کے مجامعت کرنے سے شیطان بھی مجامعت

کرتا ہے، اس سے تو شیطان کی صرف شرکت ثابت ہوتی ہے؛ لیکن پہلے سوال کے جواب سے تو مطلق معلوم ہوتا ہے۔

(۴) کنواری عورتوں سے جن کی صحبت سے حمل قرار پاکر بچہ پیدا ہو سکتا ہے، تو کیا انسان کا بچہ ہو گا یا جن کا بچہ ہو گا؟ اس سے کنواری عورتوں کی عصمت پر جو حرف آتا ہے عوام اس کا یقین نہیں کرے گی، تو اس کو کیسے دور کیا جائے گا؟

(۱) یہ حدیث شریف "ابوداؤد شریف جلد ثانی، ص: ۶۹۶، باب فی المولود يؤذن في أذنه" کے تحت نقل کی گئی ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں: عن عائشةؓ قالت: قال لي رسول الله ﷺ: هل رأى فيكم المغربون؟ قلت: وما المغربون؟ قال: الذي يشترك فيهم الجن۔ (أبوداؤد، كتاب الأدب، باب ماجاء في المولود يؤذن في أذنه، النسخة الهندية ۲/ ۶۹۶، دارالسلام، رقم: ۵۱۰۷)

ترجمہ: یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کہ تم میں مغربون دیکھے گئے ہیں؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ "مغربون" کون لوگ ہیں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ وہ لوگ ہیں جن میں جنات شریک ہو جاتے ہیں۔ اور حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مغربون سے مراد وہ لوگ ہیں جو جماع کے وقت ذکر اللہ یعنی مسنون دعا پڑھنا بھول جاتے ہیں اور جنات وشیطان ان کے ساتھ جماع میں شریک ہو جاتے ہیں۔ دوسرا مطلب محدثین نے یہ بیان کیا ہے کہ مغربون سے مراد وہ لوگ ہیں جو انسان وجنات کے نطفۂ مشترک سے پیدا ہوتے ہیں؛ اس لئے اس میں اجنبی رگ جن کی داخل ہو کر مشترک ہو گئی۔ (بذل المجهود شرح ابوداؤد، كتاب الأدب باب ماجاء في المولود يؤذن في أذنه، مكتبه يحيى سهارنپور ۵/ ۳۰۲، دار إحياء التراث العربي ۱۳/ ۵۰۰، عون المعبود، كتاب الأدب، باب ماجاء في المولود يؤذن في أذنه، مكتبه دارالكتاب العربي بيروت ۴/ ۴۸۸)

اس حدیث شریف میں بغیر دعا کے جماع کرنے سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے، اس کو ظاہر کر کے دعا پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(۲) قاضی بدر الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الشبلی المتوفی ۷۲۹ھ نے اپنی کتاب "آکام المرجان فی غرائب الاخبار واحکام الجان" میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ قبیلۂ بجیل کی ایک باندی سے ایک جن نے زنا کیا اور اس زنا

سے باندی کو استقرار حمل ہو گیا، اس کے بعد جن نے اس باندی سے نکاح کا پیغام دیا، تو باندی کے مالک نے محض حرام اولاد سے بچنے کے لئے جن سے اس باندی کا نکاح کر دیا۔ کتاب کی عبارت اس طرح ہے:

حدثنا الأعمش، حدثني شيخ من بجيل، قال: علق رجل من الجن جارية لنا، ثم خطبها إلينا، وقال: إني أكره أن أنال منها محرما، فزوجناها منه الخ۔ (آكام المرجان في غرائب الأخبار وأحكام الجان/ ٨٢)

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ جنات کی صحبت سے استقرار حمل فطری ہے، خرق عادت نہیں ہے۔

(۳) یہ بات کنواری اور شادی شدہ دونوں عورتوں کو شامل ہے، شادی شدہ عورت میں بوقت جماع دعا نہ پڑھنے کی وجہ سے اور کنواری میں جن کے لڑکی پر عاشق ہو جانے اور اس سے جماع کرنے کی وجہ سے۔

(۴) کنواری اور بے شوہر عورتوں کو جنات کی صحبت سے حمل قرار پا سکتا ہے۔ اور بچہ انسان ہی شمار ہو گا، اس میں عام طور پر عورت بے اختیار اور مجبور ہوتی ہے؛ اس لئے شرعاً عورت پر کوئی اتہام والزام اور سزا مرتب نہ ہو گی۔

عن طارق بن شهاب، قال عمر: إن المرأة متعبدة فحملت، فقال عمر: أراها؟ قالت: من الليل تصلي فخشعت، فسجدت، فأتاها غاو من الغواة فتحشها فائتة فحدثته بذلك سواء فخلى سبيلها۔ (مصنف عبدالرزاق، المجلس العلمي ٧/ ٤٠٩، رقم: ١٣٦٦٤)

عورت چونکہ خود اپنی پاکدامنی کو چاہتی ہے؛ لیکن عوام اس کا اعتبار نہیں کرے گی؛ اس لئے ابتداء حمل میں اسقاط کرا دے۔

جنات کی طرف آپ ﷺ کی بعثت کا انکار کرنا

جو شخص انکار کرے اس بات کا کہ آپ ﷺ جنات کی طرف بھی مبعوث کیے گئے تھے آیا وہ کافر ہو گیا نہیں؟

جو شخص جنات کی طرف آپ ﷺ کی بعثت کا انکار کرے تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ جنات کی طرف آپ ﷺ کی بعثت کا انکار کرنا کئی آیات کے انکار کو مستلزم ہے جو کہ کفر ہے۔

لما فی قولہ تعالی (الفرقان:١): تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْراً

وفی روح المعانی (١٨/٢٣١) تحت هذه الآية: والمراد بالعالمين جمع من العالمين الانس والجن ممن عاصره الى يوم القيمة ويؤيده قرأة ابن الزبير للعالمين للجن والانس وارسالہ ﷺ اليهم معلوم من الدين بالضرورة فيكفر منكره۔

وفی لقط المرجان فی احکام الجان (ص۷۷): لم یخالف احد من طوائف المسلمین فی ان اللہ تعالی ارسل محمدﷺ الی الانس والجن۔ وبہ فسر حدیث الصحیحین بعثت الی الاحمر والاسود ... ... وقال امام الحرمین فی الارشاد : قد علمنا ضرورۃ انہﷺ ادعی کونہ مبعوثا الی الثقلین۔

جنات کی طرف مبعوث انبیاء

اللہ تعالی نے جس طرح انسانوں میں یکے بعد دیگرے انبیاء کو مبعوث فرمایا کیا اسی طرح جنات میں یہی معاملہ رہا یا ان کے ہاں انبیاء مبعوث نہیں ہوتے تھے ؟

نبی اکرم ﷺ سے قبل جنات کی طرف ان میں سے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ ہاں انبیاء کے رسول و قاصد جنات میں جا کر جنات کو دعوت دیتے رہے ہیں اور نبی کریم ﷺ انسانوں اور جنات دونوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

لمافی الفتاوی الحدیثیۃ (ص۶۶): ولم یبعث الیھم نبی قبل نبینا قطعا علی ماقالہ ابن حزم :ای انماکانوا متطوعین بالایمان لموسی مثلا والدخول فی شریعتہ۔وقال السبکی :لاشک انھم مکلفون فی الامم الماضیۃ کھذہ الملۃ اما بسماعھم من الرسول او من صادق عنہ۔

وفیہ ایضاً (ص۶۹): وجمھورالخلف والسلف انہ لم یکن منھم رسول ولانبی خلافا للضحاک ومعنی رسل منکم ای من مجموعکم وھم الانس اوالمراد بھم رسل الرسل۔

وفی لقط المرجان فی احکام الجان (ص۷۲): جمھورا لعلماء سلفا وخلفا علی انہ لم یکن من الجن قط رسول ولانبی کذا روی عن ابن عباس ومجاھد وکلبی وابی عبید۔

آپ ﷺ کی بعثت جنات کیلئے بھی تھی

نبی کریم ﷺ صرف انسانوں کیلئے مبعوث ہوئے تھے یا انسان و جن دونوں کیلئے؟ نیز مؤمنین جنات کا کیا حکم ہے کیا وہ مسلمان انسانوں کی طرح جنت میں جائیں گے یا نہیں؟ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

میں اللہ تعالی نے رحمۃ للعالمین ﷺ کو تمام مخلوقات (بشمول جن وانس) کیلئے رسول بنا کر بھیجا، اس پر تمام امت کا اجماع ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی دوسرے انبیاء پر فضیلت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کی بعثت جن وانس دونوں کی طرف فرمائی۔

نیز مؤمنین جنات کے جنت میں داخل ہونے کے بارے میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سے توقف کا قول نقل کیا گیا ہے لیکن صاحبین رحمۃ اللہ علیہما اور دیگر مجتہدین واکابرین احناف نے مؤمنین جنات کے جنت میں داخل ہونے کی صراحت کی ہے، اور یہی قول صحیح ہے۔

لما فی قولہ تعالی (السبا:۲۸):وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلاَّ كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ

وفیہ أیضاً (الانبیاء:۱۰۷): وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلاَّ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ

وأیضاً (الاحقاف:۱۸) :أُولٰئِکَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَo وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ o

وفی التفسیر المظہری (۱۰/۸۲): قال البغوی فی تفسیر سورۃ الاحقاف انہ قال ابن عباسؓ فاستجاب لھم ای نفر من الجن بعد ماستمعوا القرآن من النبیﷺ بنخلۃ ورجعوا الی قومھم منذرین من قومھم سبعین رجلا من الجن فرجعوا الی رسول اللہﷺ فوافقوہ فی البطحاء فقرأ علیھم القرآن وامرھم ونھاھم و ذکر الخفاجی انہ قد دلت الاحادیث علی ان وفادۃ الجن کانت ستۃ مرات وھذا یدل علی انہﷺ کان مبعوثا الی الجن والانس جمیعاًوقال مقاتل لم یبعث قبلہ نبی الی الانس والجن۔

وفیہ أیضاً (۱۰/۹۰): والصحیح عندی ما قالہ الجمھور وبہ قال ابو یوسف ومحمدﷺ قال من اثبت الثواب فقولہ مبنی علی دلیل وشھادۃ علی الاثبات فیقبل بخلاف قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فانہ متوقف بناء علی عدم بدلیل ولا شک ان قول ابن عباس واقوال عمرو بن عبد العزیز ونحوہ من ثقات الصحابۃ والتابعین لھا حکم الرفع وقد اخرج البیھقی عن انس عن النبیﷺ مرفوعا ان مؤمنی الجن لھم ثواب وعلیھم عقاب فسألنا عن ثوابھم وعن مؤمنھم فقال علی الاعراف ولیسوا فی الجنۃ فسألنا وما الاعراف قال خارج الجنۃ تجری فیہ الانھار وتنبت فیہ الاشجار والاثمار۔واللہ سبحانہ اعلم بالصواب ۔

وفی کنزالعمال (۱۱/۴۴۵): بعثت الی الاحمرو الاسود۔

وفی فتاوی الحدیثیۃ (۱/۶۶): ورسالۃ نبیناﷺ الیھم قطعیۃ فقد اجمع علیھا المسلمون وقد استمعوا قرائۃ النبیﷺ ببطن نخلۃ وکانوا تسعۃ کما صح عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ آذنتہ بھم شجرۃ وکانوایھوداً وجاء عن عکرمۃ انھم کانوا اثنی عشر الفاً ای فی واقعۃ اخری ...

نبی علیہ السلام کی بعثت اور مؤمنین جنات کا حکم

نبی کریم ﷺ صرف انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے تھے یا انسانوں اور جنات دونوں کی طرف؟ نیز جنات میں جو مومنین ہیں کیا وہ بھی جنت میں داخل ہوں گے ؟

نبی کریم ﷺ کی بعثت تمام انسانوں اور جنات کی طرف ہے اور جنات میں سے جو مومنین ہیں وہ بھی انسانوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گے۔

لمافی قولہ تعالی (الجن :۱۔۲...۱۱):قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا (۱) يَهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِه وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا (۲) وَأَنَّه تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا (۳) وَأَنَّه كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللهِ شَطَطًا (۴) وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللهِ كَذِبًا (۵) وَأَنَّه كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا (۶) وَأَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ أَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللهُ أَحَدًا (۷) وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَّشُهُبًا (۸) وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَه شِهَابًا رَّصَدًا (۹) وَأَنَّا لَا نَدْرِيْ أَشَرٌّ أُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا (۱۰)وَأَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا (۱۱)

وفی احکام القرآن للقرطبی (۱۶/۲۱۷): تحت آیۃ ''یقومنا اجیبوااداعی االلہ وآمنوا بہ یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم'' ھذہ الآیۃ تدل علی ان الجن کالانس فی الامر والنھی والثواب والعقاب قال الحسن لیس لمومنی الجن ثواب غیر نجاتھم من النار ......وبہ قال ابوحنیفۃ قال لیس ثواب الجن الاان یجاوروا من النار ثم یقال لھم کونواترابا مثل البھائم وقال آخرون انھم کمایعاقبون فی الاساء ۃ یجازون فی الاحسان مثل الانس والیہ ذھب مالک والشافعی وابن ابی لیلی وقد قال الضحاک الجن یدخلون الجنۃ ویأکلون ویشربون قال القشیری والصحیح ان ھذا مما لم یقطع فیہ بشئ والعلم عنداالله۔

وفی الفتاوی الحدیثیۃ (ص۔۷۱): واعلم ان العلماء اتفقوا علی ان کافرھم یعذب فی الآخرۃ وعن ابی حنیفۃ وابی الزناد ولیث بن ابی سلیم ان مؤمنھم لاثواب لہ الاالنجاۃ من النار ......والصحیح الذی قال ابن ابی لیلی والاوزاعی ومالک والشافعی واحمد واصحابھم رضی االلہ عنھم انھم یثابون علی طاعاتھم ونقل عن ابی حنیفۃ واصحابہ رضی اللہ عنھم انھم یدخلون الجنۃ ونقلہ ابن حزم عن الجمھور واستدلوابقولہ ولکل درجات مماعملوافانہ ذکر بعد الجن والانس۔

وفی روح المعانی (۲۶/۳۲): تحت آیۃ ''یاقومناأجیبوا داعی االلہ الآیۃ ''وھذا ونحوہ یدل علی ان الجن مکلفون ......وعن ابن عباس لھم ثواب وعلیھم عقاب یلتقون فی الجنۃ ویزدحمون علی ابوابھا ......وقیل لاثواب لمطیعھم الاالنجاۃ من النار، فیقال لھم کونوا ترابا فیکونون ترابا ۔وھذا مذھبلیث بن ابی سلیم وجماعۃ ونسب الی الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ،وقال النسفی فی التیسیر: توقف ابوحنیفۃ فی ثواب الجن فی الجنۃ ونعیمھم لانہ لااستحقاق للعبد علی االلہ تعالی ولم یقل بطریق الوعد فی حقھم الاالمغفرۃ والاجازۃ من العذاب وامانعیم الجنۃ فموقوف علی الدلیل ......قال النووی فی شرح صحیح مسلم :والصحیح انھم یدخلونھا وینعمون فیھا بالأکل والشرب وغیرھما وھذا مذھب الحسن البصری ومالک بن انس والضحاک وابن ابی لیلی وغیرھم۔

جنات کے اثرات کی حالت میں طلاق دینا

ہمارا ایک دوست ہے جس کے اوپر جنات کا اثر ہے پچھلے دنوں اس نے گھر میں واویلا کھڑا کر دیا جو اکثر اس کے گھر پر دیکھنے میں آیا ہے۔ وہ کسی بات پر بگڑ گیا اور اس پر جنات آ گئے۔ وہ اپنے ہوش میں نہیں تھا۔ اس نے گھر میں سب کو مارا پیٹا خود کو بھی مارا اور اس کے منہ سے طلاق کے الفاظ نکل گئے۔ جب وہ ہوش میں آیا تو اُس کو سارا قصہ سنا دیا گیا۔ اب وہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ آپ لوگ میرا گھر برباد کرنا چاہتے ہو۔ مجھے کچھ

نہیں معلوم، اس نے قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر قسم کھالی کہ مجھے نہیں معلوم۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں ان الفاظ کا حکم تحریر فرمائیں۔

اگر واقعتاً اس شخص پر پہلے بھی جنات کا آنا ثابت ہو اور اس دفعہ بھی اس کی حالت ویسی ہی ہوگئی ہو کہ اس کو کسی کی تمیز نہ رہی ہو اور اپنے کہنے اور کرنے کا پتہ نہ چل رہا ہو جیسا کہ وہ اس پر قسم بھی کھا رہا ہے اور اسی حالت میں اس کے منہ سے طلاق کے الفاظ نکلے ہوں تو اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔

لمافی الهندية (١/٣٥٣) كتاب الطلاق فصل فيمن يقع طلاقه الخ:ولا يقع طلاق الصبي وإن كان يعقل والمجنون والنائم والمبرسم والمغمى عليه والمدهوش هكذا في فتح القدير۔

وفی الفقه الاسلامی (٩/٦٨٨٢):طلاق المجنون والمدهوش: ولا يصح طلاق المجنون، ومثله المغمى عليه، والمدهوش: وهو الذي اعترته حال انفعال لا يدري فيها ما يقول أو يفعل، أو يصل به الانفعال إلى درجة يغلب معها الخلل في أقواله وأفعاله، بسبب فرط الخوف أو الحزن أو الغضب، لقوله صلّى الله عليه وسلم : لا طلاق في إغلاق والإغلاق: كل ما يسد باب الإدراك والقصد والوعي، لجنون أو شدة غضب أو شدة حزن ونحوها ودليل اشتراط البلوغ والعقل: حديث كل طلاق جائز إلا طلاق الصبي والمجنون وحديث رفع القلم عن ثلاثة: عن الصبي حتى يحتلم وعن النائم حتى يستيقظ ، وعن المجنون حتى يُفيق ولأن الطلاق تصرف يحتاج إلى إدراك كامل وعقل وافر، وهذا لا يتوافر في الصبي والمجنون، ولأن الطلاق تصرف ضار، فلا يملكه الصبي ولو كان مميزاً أو أجازه الولي.

فصل خامس:

ہم اپنے آپ کو جنوں کی ایذا سے کیسے بچائیں

مجھے جنوں کی طرف سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ میں جنوں کو جو کہ اب تک میرے تمام زندگی میں مختلف حالات میں ظاہر ہوتے رہے ہیں دیکھتی ہوں اور مجھے کبھی تنگی نہیں ہوتی تھی لیکن کچھ عرصہ سے تنگی ہو رہی ہے۔ جب ہم اپنے فلیٹ میں منتقل ہوئے تو شروع ایام کے اندر میں نے جن کو دیکھا اور یہ وقفہ وقفہ سے ہوتا رہا یہاں تک کہ میں ان جنوں کے امور سے متنبہ رہتی تھی مثلاً۔ یہ کہ دروازے خود بخود کھل جایا کرتے اور میں انہیں دیکھتی اور انکی آواز سنتی تھی۔۔۔ الخ۔

لیکن اب لگتا ہے معاملات بہت زیادہ بدلنے شروع ہوگئے ہیں یہاں تک کہ بعض اعمال روزانہ اور بار بار پیش آنا شروع ہوگئے ہیں تو ان اعمال کی بنا پر مجھے اپنے گھر میں راحت نہیں ہو رہی حتی کہ میری یہ حالت ہوگئی

ہے کہ میں اپنے اس گھر میں رہنا ہی نہیں چاہتی جن دروازے کھول دیتے ہیں اور میرا نام لے کر چیختے ہیں تو میں اپنی نیند سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتی ہوں۔

مجھے بعض اشیاء مارتے ہیں اور بلی کی شکل میں ظاہر ہوتے اور میرے کمپیوٹر اور ٹیلی فون کے ساتھ کھیلتے ہیں اور میں ان کا سایہ دیکھ رہی ہوتی ہوں۔ وغیرہ معاملہ بہت ہی عجیب شکل اختیار کر گیا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا میں ان مشاکل کے ساتھ کیسے پیش آوں میں امید رکھتی ہوں کہ میرا یہ گھر بدلنا اس مشکلات کو ختم کر دے گا۔

میں نے سورت بقرہ اور اخلاص اور الفلق اور الناس پڑھنے کی کوشش کی ہے اور اپنے گھر میں قرآن کی کیسٹیں لگا کر رکھتی ہوں تاکہ یہ معاملہ ختم ہو جائے لیکن جیسے ہی تلاوت ختم ہوتی ہے جن نئے سرے اور شکل میں ظاہر ہو جاتے ہیں اور کوئی بھی کام کر کے مجھے اپنی موجودگی کا احساس دلاتے ہیں (اکثر اوقات میں) کبھی تو ٹیپ ریکاڈ بند کر دیتے ہیں اور کبھی قرآت کے دوران کمپیوٹر ری سٹارٹ کر دیتے ہیں۔ اور یہ کئی بار ہوا ہے اور ایسے ہی جن میری خوابوں میں بھی اکثر آتے ہیں تو میں اس حالت سے نکلنے کا راہ نہیں جانتی تو اس موضوع کے متعلق آپکے جواب سے آپکی بہت قدر کرونگی یا پھر کوئی نصیحت کریں اور امید کرتی ہوں کہ یہ جلدی کریں گے۔

سوال کرنے والی کی یہ بات کہ اس نے جن کو دیکھا ہے یہ غلط ہے کیونکہ جن تو دیکھ سکتے ہیں اور لوگ انہیں نہیں دیکھ سکتے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے:

عادل لوگوں میں سے اگر کوئی یہ گمان کرے کہ وہ جنوں کو دیکھتا ہے تو اسکی گواہی باطل ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

"بیشک وہ اور اس کا لشکر تمہیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم اسے نہیں دیکھ سکتے"

مگر یہ کہ وہ نبی ہو۔۔ احکام القرآن (2/195-196)

اور ابن حزم کا قول ہے:

اور جن کا ہونا یہ حق ہے اور وہ اللہ تعالی کی مخلوق ہے ان میں کافر بھی ہیں اور مومن بھی ہیں اور مومن بھی وہ ہمیں دیکھتے ہیں اور ہم انہیں نہیں دیکھتے وہ کھاتے ہیں اور انکی نسل بھی چلتی ہے اور وہ مرتے بھی ہیں۔

فرمان باری تعالی ہے:

"اے جنوں اور انسانوں کی جماعت"

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

"اور اس سے پہلے جنوں کو ہم نے لووالی آگ سے پیدا کیا"

اور اللہ تعالی نے ان سے حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا: "اور ہاں بیشک ہم میں سے بعض تو مسلمان ہیں اور بعض بے انصاف ہیں پس جو مسلمان ہو گئے انہوں نے راہ راست کو تلاش کیا اور جو ظالم ہیں وہ جہنم کا ایندھن بن گئے"

اور ارشاد باری تعالی ہے:

"بیشک وہ اور اسکا لشکر تمہیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم اسے نہیں دیکھ سکتے"

اور فرمان ربانی ہے:

"کیا تم اسے اور اس کی اولاد کو میرے علاوہ دوست بناتے ہو"

اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

"جو بھی اس پر ہے وہ فنا ہونے والا ہے۔"

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا "ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے" المحلی (1/ 32-35)

تو اس لئے ہو سکتا ہے کہ سوال کرنے والی نے خیالاتی اور ہیولا قسم کی کوئی چیز دیکھی ہو یا پھر جن ہوں جنہوں نے اپنی اصل شکل جس پر اللہ تعالی نے انہیں پیدا کیا ہے وہ بدل لی ہو اسے دیکھا ہو۔

اور رہا یہ مسئلہ کہ جنوں کا انسان کو تکلیف دینا تو یہ ثابت ہے اور واقع میں بھی آیا ہے تو اس سے بچاؤ کے لئے قرآن اور شرعی اذکار کو استعمال کیا جانا چاہئے۔

ابن عثیمین رحمہ اللہ کا قول ہے کہ:

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنوں کے انسان کو اذیت دینے میں تاثیر ہے جو کہ بعض اوقات قتل تک جا پہنچتی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ اسے تکلیف دیں اور اس پر پتھر پھینکیں اور بعض اوقات انسان کو ڈراتے ہیں اسکے علاوہ اور جو کہ سنت سے ثابت اور وقوع پزیر ہوتا رہتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنے ایک صحابی کو ایک غزوہ میں اجازت دی کہ وہ گھر چلا جائے (اور میرا خیال ہے کہ یہ غزوہ خندق کا واقعہ ہے) اور نوجوان تھا اس نے نئی نئی شادی کی تھی جب وہ اپنے گھر پہنچا تو بیوی کو دروازے پر کھڑے پایا تو اسنے بیوی کو ڈانٹا تو بیوی کہنے لگی کہ اندر جاؤ تو جب وہ اندر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بستر پر ایک بڑا سا سانپ لپٹا پڑا ہے اور اسکے پاس نیزہ تھا تو وہ نیزہ اسنے سانپ کو مارا حتی کہ وہ مر گیا اور اسی وقت جس میں سانپ مرا تھا وہ آدمی بھی مر گیا تو یہ پتہ نہ چلا کہ پہلے آدمی مرا ہے یا کہ سانپ تو جب یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تو آپ نے گھروں میں سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا مگر یہ کہ جس کی دم کٹی یا پھر چھوٹی ہو اور وہ جس کی پیٹھ پر دو سفید لکیریں ہوں انہیں قتل کرو۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جن انسانوں پر زیادتی کرتے ہیں اور یقیناوہ انہیں تکلیف بھی دیتے ہیں جیسا کہ یہ واقعہ اس پر شاہد ہے اور بیشک یہ خبریں تواتر کے ساتھ ہیں اور پھیل چکی ہیں کہ بعض اوقات انسان کسی ویران اور اجاڑ جگہ میں جاتا ہے تو اسے پتھر مارے جاتے ہیں اور حالانکہ اس اجاڑ اور ویرانے میں کسی کو نہیں دیکھا جاتا اور بعض اوقات آوازیں سنائی دیتی ہیں اور بعض اوقات درختوں جیسی سرسراہٹ سنائی دیتی ہے اور اسی طرح کی اور چیزیں جن سے انسان وحشت زدہ ہوتا اور تکلیف محسوس کرتا ہے۔

اور ایسے ہی بعض اوقات جن انسان کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے یا تو عشق کی بنا پر اور یا پھر تکلیف دینے کے لئے یا کسی اور سبب کی بنا پر۔ اور اسی کی طرف اللہ تعالی کا یہ فرمان اشارہ کر رہا ہے۔

"اور وہ لوگ جو کہ سود خور ہیں کھڑے نہیں ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے۔" اور اس قسم میں یہ بھی ہے کہ بعض اوقات جن انسان کے اندر سے باتیں کرتا ہے اور جو اس پر قرآن پڑھے اسے مخاطب کرتا ہے اور بعض اوقات پڑھنے والا اس سے یہ وعدہ لیتا ہے کہ وہ واپس نہیں آئے گا۔ اسکے علاوہ بہت سے امور ہیں جن کی خبریں پھیلی اور لوگوں کے درمیان منتشر ہیں۔

تو اس بنا پر جنوں کے شر سے بچاؤ کے لئے انسان کو چاہئے کہ وہ ان اشیاء کو پڑھے جو سنت مطہرہ میں ان سے بچاؤ کے لئے آئی ہیں۔ ان میں سے آیۃ الکرسی بھی ہے۔ اگر انسان رات کو آیۃ الکرسی پڑھے تو ساری رات اللہ تعالی کی طرف سے اس کے لئے محافظ مقرر ہو جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں آسکتا۔ اور اللہ تعالی ہی حفاظت کرنے والا ہے۔

مجموع فتاوی۔ - تالیف الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ (1/287-288)

اور سنت (نبوی) میں انسان کے جنوں سے بچاؤ کے لئے بعض اذکار آئے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

اور دوسری جگہ پر فرمایا:

"اور اگر شیطان کی طرف سے آپ کو کوئی وسوسہ پہنچے تو آپ اللہ تعالی کی پناہ لیں بیشک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے"

سلیمان بن صرد کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے حتی کہ ان میں ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسے کلمے کا علم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ چلا جائے: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ اسے بخاری نے (3108) اور مسلم نے (2610) روایت کیا ہے۔

2- معوذتان (سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھنی۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسان کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے حتی کہ معوذتان (سورہ الفلق اور الناس) نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں لے کر باقی کو چھوڑ دیا۔

اسے ترمذی نے (2058) روایت کیا اور حسن غریب کہا ہے اور نسائی نے (5494) اور ابن ماجہ نے (3511) روایت کیا ہے۔

اور اس حدیث کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع (4902) میں صحیح کہا ہے۔

آیۃ الکرسی کو پڑھنا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی زکوۃ کی حفاظت میرے ذمے لگائی تو ایک شخص آیا اور غلہ کو بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا تو اس نے کہا کہ میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں اللہ تعالی تجھے ان سے نفع دے گا تو میں نے کہا وہ کونسے کلمات ہیں؟

تو کہنے لگا کہ جب تو اپنے بستر پر آئے تو یہ آیت پڑھا کر "اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم" حتی کہ آیت ختم کی تو بیشک اللہ تعالی کی طرف سے صبح تک ایک محافظ مقرر کر دیا جائے گا اور شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے قیدی نے رات کیا کیا؟ تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے اس نے ایک چیز سکھائی اور اسکا گمان تھا کہ اللہ تعالی مجھے اس کے ساتھ فائدہ دے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ اسنے مجھے حکم دیا کہ جب میں بستر پر آؤں تو آیۃ الکرسی پڑھا کروں اسکا گمان تھا کہ صبح تک میرے پاس شیطان نہیں آئے گا اور میرے لئے اللہ تعالی کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے تیرے ساتھ سچ بولا ہے لیکن اصل میں جھوٹا ہے اور شیطان تھا۔ اسے بخاری نے (3101) روایت کیا ہے۔

سورہ البقرہ کی قرآت کرنی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ، بیشک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ البقرہ پڑھی جائے۔) اسے مسلم نے (780) روایت کیا ہے۔

سورۃ البقرہ کا خاتمہ (یعنی آخری آیات)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جس نے رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں تو وہ اسے کفایت کریں گی۔)

اسے بخاری نے (4723) اور مسلم نے (807) روایت کیا ہے۔

اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بیشک اللہ تعالی نے آسمان وزمین بنانے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس میں سے دو آیتیں اتاریں جن سے سورۃ البقرہ کو ختم کیا توجس گھر میں یہ دونوں آیتیں تین راتیں پڑھی جائیں وہاں شیطان نہیں رہتا۔)

اسے ترمذی نے (2882) روایت کیاہے اور اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہاہے۔ صحیح الجامع (1799)

مندرجہ ذیل کلمہ کو سو مرتبہ پڑھنا۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر

"اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلاہے اور اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف اور حمد ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

(جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر

(اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلاہے اور اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف اور حمد ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔) پڑھتاہے اسے دس گردنوں کے برابر ثواب ملتاہے اور اسکے لئے سو نیکی لکھی جاتی اور سو برائی مٹائی جاتی ہے اور شام تک اسکے لئے شیطان سے محفوظ رہتاہے۔ اور اس سے بہتر کوئی عمل نہیں کرتا حتی کہ کوئی اس سے زیادہ کرے۔) اسے بخاری نے (31119) اور مسلم نے (2691) روایت کیاہے۔

کثرت کے ساتھ اللہ تعالی کاذکر کرنا۔

حارث اشعری بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بیشک اللہ تعالی نے یحی بن زکریا علیہ السلام کو پانچ کلمات کا حکم دیا کہ ان پر خود بھی عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس پر عمل کرنے کا حکم دیں۔۔۔ اور میں تمہیں حکم دیتاہوں کہ اللہ تعالی کا ذکر کرو۔ بیشک اس کی مثال اس آدمی کی ہے جس کے پیچھے دشمن لگاہوا ہو تووہ ایک قلعہ کے پاس آئے تواس میں اپنے آپ کو ان سے محفوظ کرلے۔ تو ایسے ہی بندہ اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچاسکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالی کا ذکر نہ کرے۔) اسے ترمذی نے (2863) روایت کیا اور حسن صحیح کہا

ہے۔ اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح الجامع (1724) صحیح کہا ہے۔ الشرف: یہ بلند جگہ کو کہتے ہیں۔ ورق: چاندی کو کہتے ہیں۔ احرز: بچالیا اور منع کر لیا۔

اذان

سہل بن ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کی طرف بھیجا اور میرے ساتھ ہمارا غلام یا دوست تھا تو باغ سے اسے اس کے نام سے آواز دی گئی تو جو میرے ساتھ تھا اس نے دیوار کے اوپر سے جھانکا تو کچھ بھی نظر نہ آیا۔ تو میں نے اس کا اپنے والد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر مجھے اس کا پتہ ہوتا کہ تیرے ساتھ یا معاملہ پیش آئے گا تو میں تجھے نہ بھیجتا لیکن جب آواز سنو تو نماز کی آذان دو کیونکہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جب نماز کے لئے آذان دی جائے تو شیطان منہ پھیر کر بھاگتا ہے اور اسکی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے)
اسے مسلم نے (389) روایت کیا ہے۔ حصاص: یعنی ہوا خارج ہونا۔ یا شدید دشمن۔

قرآن کا پڑھنا شیطان سے بچاتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے: "اور جب تو قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو ہم تیرے اور انکے درمیان جو کہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے پردہ اور حجاب حائل کر دیتے ہیں۔"

کیا انسانوں اور جنوں کا باہم مدد لینا ممکن ہے

جی ہاں! فرمان الٰہی ہے:

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۗ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۗ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا اے جنوں کی جماعت! بلاشبہ تم نے بہت سے انسانوں کو اپنا بنالیا۔ اور انسانوں میں سے ان کے دوست کہیں گے۔ اے ہمارے رب! ہمارے بعض نے بعض سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنے اس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا۔ وہ فرمائے گا آگ ہی تمھارا ٹھکانا ہے اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو مگر جو اللہ چاہے۔ بے شک تیرا رب کمال حکمت ولا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

یعنی اے محمد ﷺ ! یاد کیجئے اس دن کو جب ہم جنوں اور انسانوں میں سے ان کے دوستوں کو جو دنیا ان کی عبادت کرتے تھے۔ اکٹھا کریں گے۔

(اور کہیں گے) يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ اے جنوں کے گرو! تم نے انسانوں کو بھٹکانے اور گمراہ کرنے کی صورت میں بہت سا فائدہ اٹھایا انسانوں میں سے جو جنوں کے دوست تھے وہ کہیں گے اے ہمارے رب اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اللہ کے خلاف فیصلہ دینا کسی کو زیبا نہیں اور نہ جنت و جہنم میں داخل کر سکتا ہے۔

جبکہ جنات کا انسان عورتوں سے مباشرت (جماع) کی بھی شنید ہے۔ عورتوں سے میل جول کے وقت (بالخصوص عشق و جادو کے حالات میں) کوئی عورت کہتی سنائی دیتی ہے کہ اس جن نے اپنا کام پورا کیا اور مجھ سے منی کا خروج ہوا اور کوئی عورت کہتی ہے کہ جن کا مجھ سے جماع کرنا ہے میرے خاوند کے مجھ سے جماع کرنے سے بہتر ہے مردوں سے بھی اس طرح کی باتیں ممکن ہیں اس لئے کہ بعض جنیاں مردوں کی عاشق ہیں۔ یہ سارا معاملہ خواب کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جن اس کے محبوب کی صورت میں یا کسی پڑوسی کی صورت میں یا مرغ کی صورت میں یا کسی ناپسندیدہ شخص کی صورت میں بھی آجاتے ہیں۔

ماذا تعرف من القرآن والسنة عن المس الشيطانى والسحر والحسد ، والبيوت المسكونة للمولف

کیا سابقہ امتوں میں بھی جنات کی پوجا کی جاتی تھی؟

فرمان الٰہی ہے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

وہ کہیں گے تو پاک ہے تو ہمارا دوست ہے نہ کہ وہ بلکہ وہ جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے ان کے اکثر انھی پر ایمان رکھنے والے تھے۔

(سُبۡحٰنَکَ) یعنی تو اس بات سے پاک و مبرا ہے کہ تیرے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ و معبود ہو۔

(اَنۡتَ وَلِیُّنَا مِنۡ دُوۡنِهِمۡ) یعنی ہم تیرے بندے ہیں اور ان کی (مشرکین) سے براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ ہمارے دوست نہیں تو ہمارا دوست ہے۔ بَلۡ کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ الۡجِنَّ یعنی وہ شیاطین و جن ان کے لئے بتوں کی پوجا کو مزین کر کے پیش کرتے اور ان کو گمراہ کرتے ہیں۔

فَالۡیَوۡمَ لَا یَمۡلِكُ بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ نَّفۡعًا وَّلَا ضَرًّا

سو آج تمھارا کوئی کسی کے لئے نہ نفع کا مالک ہے اور نہ نقصان کا

یعنی آج (قیامت کے دن) تم کو وہ لوگ جن کے نفع کی تم کو امید تھی۔ بتوں اور شریکوں میں سے تم کو نفع نہیں دیں گے۔ جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے تھے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے۔

وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَکَآءَ الۡجِنَّ وَخَلَقَهُمۡ وَخَرَقُوۡا لَهٗ بَنِیۡنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

اور انہوں نے جنوں کو اللہ کے شریک بنا دیا، حالانکہ اس نے انھیں پیدا کیا اور اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں کچھ جانے بغیر تراش لیں۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

یہ ان مشرکین کا رد ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کی بھی پوجا کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کیا یعنی انہوں نے جنوں کی عبادت کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنے شرک و کفر سے ان کو شریک ٹھرا لیا
۔

اگر کہا جائے کہ وہ تو بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ تو جنوں کی عبادت کیسے ہو گئی۔

اس لیے کہ انھوں نے بتوں کی پوجا صرِ جنات کی اطاعت کرتے ہوئے کی ایسے لوگوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے۔ جو دیگر لوگوں کے ساتھ کسی سفر پر نکلا تو راستہ گم کر بیٹھا، شیاطین و جنات نے اسے مخبوط کر دیا۔ اور

زمین میں بھٹکا دیا۔ جبکہ اس کے ساتھی سیدھے راستے پر ہی قائم رہے اور اسے بھی اپنی طرف سیدھے راستے پر بلاتے رہے۔

كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَه اَصْحٰبٌ (الانعام 71)

اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے زمین میں بہکا دیا بلکہ اس نے شیطان کی اطاعت کی اور زمین مُس معصیت کے کام حق سے ہٹ گیا اور گمراہ ہوا۔ کیونکہ ہدایت اللہ تعالیٰ ہی کی ہدایت ہے اور جس کی طرف جنات (شیاطین) بلاتے ہیں وہ گمراہی ہے

تیسری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّه لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾

کیا میں نے تمھیں تاکید نہ کی تھی اے اولاد آدم کی شیطان کی عبادت نہ کرنا یقیناً تمھارا کھلا دشمن ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی آدم میں سے ان کافروں کے لئے ڈانٹ ہے جنھوں نے شیطان کی پیروی کی حالانکہ وہ انکا واضح دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی حالانکہ اللہ نے انھیں پیدا کیا اور وہی انھیں رزق دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں جن کا حجم کیا ہے؟

ابوذرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يا عبادي لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم قاموا في صعيد واحد، فسالوني فاعطيت كل انسان مسالته ما نقص ذلك من ما عندي الا كما ينقص المخيط اذا ادخل البحر۔

میرے بندو! اگر تمھارے اگلے پچھلے جنات وانسان سب اک میدان میں جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں تو میں ہر ایک کو اس کی مطلوبہ چیز عطا کردوں تو پھر بھی میرے خزانے میں کمی نہیں آئے گی مگر ایسے ہی جیسے ایک سوئی سمندر میں ڈبو کر نکال لی جائے تو جتنا پانی سوئی سے کم کیا ہے ایسے ہی تمام جنات وانسان کو انکی مطلوبہ چیزیں عطا کرنے سے میرے خزانوں میں کمی آسکتی ہے۔یعنی کوئی نہیں آئے گی۔

جن بھی موذن کے لئے گواہی دیں گے؟

جی ہاں ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

انه لا يسمع مدى صوت المؤذن جن ولا انس ولا شيء الا شهد له يوم القيامه

تفصیل کے لئے دکھیں: ماذا تعرف من القرآن والسنة عن المس الشيطانى والسحر والحسد،والبيوت المسكونة للمولف

موذن کی آواز کو کوئی جن انسان یا کوئی بھی چیز سنتی ہے تو وہ قیامت والے دن اس کے لئے گواہی دیں گے۔

کیا جن چوری کرتے ہیں۔

جی ہاں! صحیح بخاری میں سیدنا ابو ہریرہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انھیں صدقے کے مال پر محافظ مقرر کیا تو ایک آنے والا آیا اس نے صدقے کے مال سے چرانا شروع کر دیا۔ دو دن وہ آکر ایسا کرتا رہا سیدنا ابو ہریرہؓ جب گرفتار کرتے تو اپنی حاجت اور بھوک کا عذر پیش کرتا۔ سید ابو ہریرہ ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیتے۔

تیسری رات جب وہ آیا تو سیدنا ابو ہریرہؓ نے فرمایا آج میں ضرور تجھے رسول اللہ کے پاس لے کر جاوں گا تو وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دیں میں آپ کو چند کلمات سکھاتا ہوں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع دے گا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تو بستر پر سونے کے لئے آئے تو مکمل آیتہ الکرسی پڑھالیا کر اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح تک تیرے بھی نہیں آئے گا

۔

نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا)

صَدَقک وَ هو كَذوب ذاکَ شِطان

بات اس نے سچی کی ہے مگر تھا وہ جھوٹا وہ شیطان تھا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث 3101

ایسے ہی سیدنا جابر ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

اغلق بابک اسم الله،فان الشيطان على يفتح بابا مغلقا،اطفى في مصباحك واذ كر اسم الله،وخمر اناءک ولو بعود تعرضه واذكر اسم الله و اوكي شقائك واذكر اسم الله

سنن ابی داود رقم الحدیث 3731

اپنا دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کر دو۔ کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر چراغ گل کر دو برتن کو بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپ دو اگر چہ لکڑی ہی اس پر رکھ دو اور مشک کا تسمہ اللہ کا نام لے کر کس دو خلاصہ یہ ہے کہ جس نے بسم اللہ پڑھ کر کوئی چیز رکھی تو شیطان اس میں سے نہیں چرا سکتا چوری کے پانچ فیصد واقعات جن شیطاطین کی وجہ سے ہوتے ہوئے جبکہ 9595٪ انسان شیطانوں کی طرف سے ہوتے ہیں۔

کیا جنات نبی کریم ﷺ سے قرآن سننے کے لئے حاضر خدمت ہوئے تھے؟

جی ہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٢٩﴾

اور اور جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تیری طرف پھیرا، جو قرآن غور سے سنتے تھے تو جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا خاموش ہو جاو پھر جب وہ پورا کیا گیا تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن جاو پھر جب وہ پورا کیا گیا تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر واپس لوٹے امام احمدؒ سید نا زبیر سے ان کا قول روایت کرتے ہیں کہ جن نخلہ مقام پر جمع تھے۔ اور رسول کریم ﷺ عشا کی نماز پڑھا رہے تھے۔

كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴿١٩﴾

وہ قریب تھے کہ اس پر تہ بہ تہ جمع ہو جائیں امام سفیانؒ (لِبَدًا) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بعض کا بعض پر ٹوٹ پڑنا لبد ہے۔

جب جنات نے قرآن سنا تو کیا وہ ایمان لائے آئے؟

جی ہاں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿٢﴾

کہ دے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ بے شک جنوں کی ایک جماعت نے کان لگا کر سنا تو انھوں نے کہا کہ بلاشبہ ہم نے ایکا عجیب قرآن سنا ہے جو سیدھی راہ کی طرف لے جاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو کبھی شریک نہیں کریں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نبی کریم ﷺ کو حکماً فرمارہے ہیں کہ لوگوں کو بتاو کہ جب جنوں نے قرآن مجید کو سنا تو ایمان لے آئے اور اس کی تصدیق کی اور قرآن مجید کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔

کیا جن قرآن مجید جیسی کوئی سورت بنا کر پیش کر سکتے ہیں؟

نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾

کہہ دے! اگر سب انسان اور جن جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا بنالائیں تو اس جیسا نہیں لائیں گیں اگر چہ انک بعض بعض کا مدد گار ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا شرف و عظمت بیان کرتے ہوئے بتیا کہ اگر تمام جنات و انس اکھٹے ہو کر اس قرآن کی مثل کوئی سورت پیش کرنا چاہیں تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے اگر چہ وہ ایک دوسرے کے معاون بن جائیں مگر اس معالے (قرآن جیسی سوورت پیش کرنا) کی طاقت نہیں رکھتے مخلوق کا کلام خالق کے کلام جیسا کیسے ہو سکتا ہے؟ ایسا خالق جس کی کوئی نظیر ہے نہ مثال اور نہ اس کے برابر کوئی ہو سکتا ہے۔

کیا قرآن مجید کی تلاوت سے قبل شیطان مردود سے پناہ مانگنا واجب ہے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھو۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾

پس جب تو قرآن پڑھے تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کر۔

یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نی کی زبانی اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ تلاوت قرآن مجید کا ارادہ کریں تو شیطان مردود سے پناہ مانگ لیا کریں یہاں مرندب کے لئے ہے وجوب کے لئے نہیں

جب جنات نے سورۃ الرحمن سنی تو کیا کہا؟

سیدنا جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مکمل سورۃ الرحمن کی تلاوت کی پھر فرمایا۔

مالي اراكم سكوتا للجنه كانوا احسن منكم ردا مع قرات عليه من مره، فباي الاء ربكما تكذبان ـ الا قالوا ولا بشيء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد

سنن الترمذی رقم الحدیث 3291 المسدرک للحاکم (2/437) صحیح الجامع رقم الحدیث 5138

میں تمھیں خاموش کیوں دیکھ رہا ہوں؟

جن جواب دینے مں تم سے اچھے تھے۔ جتنی مرتبہ میں نے ان پر (فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ) پڑھا تو انھوں نے جواباً کہا اے ہمارے رب ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تیرے لیے ہی تعریف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمن میں (اَلثّقلان) کا لفظ بولا ہے اس کا مطلب کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے (سَنفرُ غُ لَکمْ اَیُّھا الثقلٰن) کی تفسیر میں مروی ہے کہ اس سے مراد جن اور انسان ہے۔

صحیح البخاری 2 / 113

جنات کو کیسے پتا چلا کہ یہ قرآن عجیب ہے

قرآن مجید میں مذکور ہے۔

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ

بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔

کیونکہ یہودی و نصاریٰ کے کردار اور انکے سابقہ کتابوں میں تحریف سے پہلے ہی باخبر تھے۔ جب انہوں نے قرآن مجید سنا تو جان گئے کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہے (کیونکہ یہ تحریف سے پاک ہے)

کیا جنات نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا ہے؟

جی ہاں! سیدنا ابن عباسؓ نے فرمایا۔

نبی کیرم ﷺ نے سورت نجم کی تلاوت کرتے ہوئے آیت سجدہ پر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنات اور انسانوں نے سجدہ کیا۔

میں جنات سے ڈرتا ہوں میں کیا کروں؟

جنات سے ڈرنے والے شخص کو درج دعا پڑھنی چاہیے۔ سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أعزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعاً، اللهُ أعَزُّ مِمَّا أخافُ وأحْذَرُ، أعُوذُ باللهِ الذِي لَا إِلَهَ إلاَّ هُوَ، المُمْسِكِ السَّمواتِ السَّبْعِ أنْ يَقَعْنَ عَلَى الأَرْضِ إلاَّ بإذْنِهِ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلانٍ، وُجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وأشْيَاعِهِ، مِنَ الجِنِّ والإِنْسِ، اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَاراً مِنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَعَزَّ جَارُكَ، وتَبارَكَ اسْمُكَ: وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ) .((ثَلاثَ مَرَّاتٍ))

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ تمام مخلوق پر غالب ہے جس چیز کا مجھے خوف و خدشہ ہے اللہ اس پر بھی غالب ہے میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو ساتویں آسمانون کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے۔

ہاں اس کے حکم سے گر سکتے ہیں میں تیرے فلاں بندے کے شر سے اس کے لشکر متبعین اور انسانوں اور جنات میں اس کے جو قبیلے ہیں ان کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اے اللہ! ان کے شر سے میر امدد گار بن جا تیری تعریف بلند ہے تیری پناہ غالب اور تیرا نام بابرکت ہے تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں۔

نبی کریم ﷺ صرف انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں یا جنات کی طرف بھی؟

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

فضلت على الأنبياء بست: أعطيت جوامع الكلم، ونصرت بالرعب، وأحلت لي الغنائم، وجعلت لي الأرض طهورا ومسجدا، وأرسلت إلى الخلق كافة، وختم بي النبيون.رواه مسلم

مجھے چھے چیزوں کی بنا پر دوسرے انبیا پر فضیلت حاصل ہے۔

1: مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں۔

2: ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔

3:یعنی دشمن ایک مہنے کی مسافت پر دور ہو تو میرا رعب اس پر چھا جاتا ہے۔

4:میرے لیے غنیمت حلال ہے۔

5:زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی ہے۔

6:میں تمام مخلوق کی طرف رسول (بناکر بھیجا گیا ہوں۔

7:مجھ پر انبیا کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ صرف انسانوں کے لئے ہی نہیں۔

کیا جنات کی وجہ سے طاعون کی بیماری پھیلی ہے؟

سیدنا ابو موسی اشعری ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

(آنه وَ خز الشيطان)طاعون شیطان کا چبھونا ہے۔

مسند احمد 4 /395 مسند ابی یعلی ہر قم 7226 طبرانی ہر قم 1396

ایک دوسری روایت میں ہے

(الطاعون و خز ! عد ا ئكم من الجن و فيه شهاده)

الصحیح الجامع رقم الحدیث 3951

طاعون تمھارے جن دشمنوں کا چبھونا ہے اور طاعون کی وجہ سے فوت ہونے والا شہید ہے۔

شیطان کی انسان سے پرانی دشمنی ہے اور شیطان کی وجہ سے بہت سی آزمائشیں بھی ہوتی ہے انہی آزمائشوں میں سے ایک طاعون کی بیماری ہے تقدیر کے بعد اس کا سبب ظاہر ہے یعنی وہ شیطان کی طرف سے ہے ایک مسلمان خود کو مسنون اذکار کے ذریعے شیطان کے شر سے بچا سکتا ہے۔

ایک آیت اور حدیث میں تطبیق

ہم اس آیت اور حدیث میں تطبیق کیسے دیں گے کہ حدیث میں ہے۔

رسول اللہ نے جن دیکھا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّه یَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِیْلُه مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ (الاعراف 27

بے شک وہ اور اس کا قبیلہ تمھیں وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھتے اس آیت مبارکہ کو اہم اکثر حالات پر محمول کریں گے یعنی تم اکثر و اغلب جنات کو نہیں دیکھ سکتے اگر ان کو دیکھنا محال ہوتا ہے تو نبی کریم نے اس کے دیکھنے کے متعلق جو کہا وہ نہ فرماتے اور آپ ﷺ یہ ن فرماتے کہ مین اسے باندھنے لگا تھا کہ تم سب اس کو دیکھو اور مدینے کے بچے اس کے ساتھ کھیلیں۔

قاضی عیاض نے کہا ہے۔ آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ جنات کو ان کی اصلی شکل و صورت میں دیکھنا محال ہے ہاں انبیاءئے کرام بہ طور معجزہ ان کی اصلی شکل میں دیکھ سکتے ہیں اور انسان کو غیر اصلی صورت میں دیکھ سکتے ہیں جیسا کہ احادیث مبارکہ میں منقول ہے کیونکہ جنات لطیف روحانی اجسام ہے ممکن ہے کہ وہ ایسی صورت اختیار کرلیں جس صورت میں ان کو باندھنا ممکن ہون پھر ان کا دوبارہ اصلی صورت اختیار کرنا محال ہوں ۔حتیٰ کہ ان کے ساتھ کھیلا جائے اگرچہ یہ خلاف عادت ہے۔

لیکن جنات کا سیاہ کتنے سیاہ گدھے کسی سیاہ ٹکڑے یا سانپوں کی صورت میں ظاہر ہونانا ممکن ہے۔

جن کیسے معاملہ ہو سکتا ہے۔

جنات ایک امت ہیں جن کا تعلق غیبی جہاں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِنَّه یَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِیْلُه مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ (الاعراف 27

بے شک وہ اور اس کا قبیلہ تمھیں وہاں سے دیکھنتے ہیں جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھتے۔ ان کے متعلق کسی بھی چیز کی معرفت کا ذریعہ صرف (وحی و سنت) ہی ہے جو شخص کتاب و سنت سے ثابت شدہ معلومات سے زائد ان کے متعلق کسی چیز کا ذکر کرتا ہے تو یہ انکا پچو اور اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ پر افترا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا﴿۲۶﴾اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا﴿۲۷﴾

وہ غیب کو جاننے والا ہے پس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر کوئی رسول جسے وہ پسند کرلے تو بے شک وہ اس کے آگے اور اسکے پیچھے پہرا لگا دیتا ہے۔

ہمارے پاس قرآن مجید میں چالیس سے زائد آیات ہیں جو جن قوم کے متعلق بتاتی ہیں سورۃ الجن میں اس امت کے بہت سے احوال مذکور ہیں جس سے ہم جان سکتے ہیں کہ جنوں سے کیسے معاملہ کرسکتے ہیں۔

لفظ شیطان کس کس پر بولا جاسکتا ہے

ہر وہ جو حق سے بعید اور سرکش ہو اس پر لفظ شیطان بولا جاسکتا ہے اور ہر وہ شخص جو نافرمان و سرکش ہو خواہ جنوں سے ہو یا انسانوں یا چوپایوں سے وہ شیطان ہے۔

الجامع لاحکام القرآن (136) تفسیر القرآن العظیم 1/ 15 مصائب الانسان (ص 7,6) غرائب و عجائب الجن (ص 24)

شیاطین میں سے سخت ترین کونسی نوع ہے؟

مِّنْ كُلِّ شَيْطَٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ (الصفات 7)

اور ہر سرکش شیطان سے خوب محفوظ کرنے کے لئے یعنی سرکش و متکبر جب کہ عفریت سرکش و مارد سے بھی زیادہ سخت ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مارد ہی عفریت ہے واللہ اعلم

کیا کوئی شیطان سے بچ سکتا ہے

فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ ص 83، 82

تو قسم ہے تیری عزت کی ! کہ میں ضرور بالضرور ان سب کو گمراہ کر دوں گا مگر ان میں سے تیرے وہ بندے جو چنے ہوئے ہیں۔

صحیح بخاری میں روایت ہے۔

ان العبد اذا عرج به الى السماء قالت الملائكه سبحان الله نجا هذا العبد من الشيطان يا ويحه كيف نجا۔

کیا شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے؟

ہاں معاذ بن جبلؓ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

إن الشيطان ذئب الإنسان كذئب الغنم ، يأخذ الشاة القاصية والناحية ؛ فإياكم والشعاب ، وعليكم بالجماعة والعامة

بلاشبہ شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے جیسا کہ بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے جو دور چلی جانے والی اور آگے بڑھ جانے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے ٹولیوں میں بٹنے سے بچو اور جماعت واکثریت کو لازم پکڑو۔

شیطان سچا ہے یا وہ جھوٹ بولتا ہے

شیطان جھوٹا ہے سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انھیں صدقے کے مال کا محافظ مقرر کیا تو دو راتیں ایک آنے ولا آتا اور صدقے سے لپیں بھرنا شروع کر دیتا۔ جب تیسری رات بھی ایسا ہوا تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں ضرور تمھیں ایسے کلمات سکھاوں گا جن کی بدولت اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے گا ابو رہریرہؓ کہتے ہیں کہ مُں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ تو اس نے کہا جب تو بستر پر سونے کے لئے آئے تو آیتہ الکرسی پڑھ لیا کرو۔

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُه سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَه مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَه اِلَّا بِاِذْنِه يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِه اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُه حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے ہر چز کو قائم رکھنے والا ہے نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمینوں میں ہے کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چالے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند سب سے بڑا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا۔

صَدَ تک، وِھوا کَذُوب ذَاکِ شَطان

اس نے سچ کہا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے وہ شیطان ہے تو معلوم ہوا کہ شیطان ہے تو معلوم ہوا کہ شیطان جھوٹا ہے۔ صحیح البخاری، رقم الحدیث 3101

کیا شیطان کسی حیوان کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

جی ہاں! سیدنا ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول کریم ﷺ نے فرمایا

يَقْطَعُ الصّلاۃَ الْحِمارُ وَالمَرْاَۃُ وَالکَلْب الاسودُ

گدھا، عورت اور سیاہ کتا نماز کو کاٹ دیتے ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو بکرؓ سے پوچھا سیاہ کتا ہی کیوں؟ سرخ کتا کیوں نہیں کاٹتا تو آپؓ نے فرمایا اے بھتیجے! جس طرح تو نے مجھ سے پوچھا ہے ایسے ہی میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا۔

اَلْکِلب الا سوَدُ شیطان کالا کتا شیطان ہے۔ صحیح مسلم رقم الحدیث 2/ 59

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ شیطان حیوان کی شکل اپنا سکتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اپنی کتاب رسالۃ الجن میں لکھتے ہیں۔

جن انسانوں اور چوپایوں کی شکل اپنا سکتے ہیں سانپ اور بچھو وغیرہ کی شکل بھی اختیار کر سکتے ہیں ایسے ہی اونٹ گائے بکری، گھوڑا، خچر اور گدھا بھی بن سکتے ہیں وہ پرندوں اور انسانوں میں بھی آ سکتے ہیں، مگر اس کی افضل سورت سیا رنگ ہے۔ رسالۃ الجن ص32

شیطان معرکہ اور جھنڈا کہاں سے؟

شیطان کے حملے کی جگہ بازار ہے سیدنا سلمانؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم نے فرمایا

(لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ ، وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا ، فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ ، وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ)صحیح مسلم رقم الحدیث 2451

اگر تو استطاعت رکھتا ہے تو بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے اور سب سے آخر میں نکلنے والوں میں سے نہ ہونا۔ یہ شیطان کے حملہ آور ہونے کی جگہ ہے اور یہاں وہ اپنا جھنڈا نصب کرتا ہے۔

ایک روایت میں ہے۔

فِی ھاَ بَاضَ الشیطانُ وَ فَرخ

المعجم الکبیر للطبرانی 6 / 248 شعب الایمان 7 / 379

بازاروں ہی میں شیطان انڈے دیتا اور بچے نکالتا ہے۔

امام نوویؒ نے (انھا معرکتہ الشیطان) کی تشریح میں لکھا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے بازار اہل بازار کے ساتھ شیطان کا کردار اور ان پر اس (شیطان) کے تسلط کو معرکے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

بازار میں جو بہت سے باطل کام ہوتے ہیں انھیں مد نظر رکھتے ہوئے، جیسے ملاوٹ دھوکا دہی جھوٹی قسمیں، غلط سودے بازی، سودے پر سودا کرنا بھائی کے بھاو پر بھاو کرنا کم ماپ تول وغیرہ

وَبِھا یَنْصبُ رَایتہ سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان اور اس کے چیلوں کا اجتماع بازاروں میں ہوتا ہے تاکہ وہ لوگوں کے درمیان فساد مچائیں اور انھیں ان مذکورہ بالا ناجائز کاموں پر ابھاریں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بازار میں داخل ہوتے وقت کہا۔

لا إلهَ إلاَّ اللهُ وحْدهُ لاَ شَرِيكَ لهُ، لَهُ الملْكُ، ولَهُ الحمْدُ، وَهُو عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ۔

نہیں ہے کوئی معبود بر حق مگر اللہ ہی درآں حالیکہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ہی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہی تعریف ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے مرے گا نہیں اسکی ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے لئے دس لاکھ نیکی لکھ دی جاتی ہے اور دس لاکھ برائی مٹا دی جاتی ہے اور دس لاکھ درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔

شیطان کی کتنی قوت ہے؟

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا﴿۷۶﴾

وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں او وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ باطل معبود کے راستے میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے دوستوں سے لڑو۔ بے شک شیطان کی چال ہمیشہ نہایت کمزور رہی ہے۔

یعنی مومن اللہ تعالیٰ کی اطاعت وخوشنودی کے لئے لڑتے ہیں اور کافر شیطان کی اطاعت میں لڑتے ہیں پھر اللہ نے مومنوں کو اپنے دشمنوں کے خلاف قتال پر اپنے قول فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا﴿۷۶﴾ کے ذریعے برانگیختہ کیا۔

رسول کریم ﷺ نے عمر بن خطابؓ سے فرمایا

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

فتح البخاری 7/47 میں سیدہ حفصہؓ کی حدیث میں ہے

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! شیطان تجھے کسی فراخ راستے میں ملتا ہے تو وہ اپنا راستہ بدل لیتا ہے شیطان کو مومن پر کنڑول نہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

جب سے عمر مسلمان ہوئے شیطان عمرؓ کو دیکھ کر چہرے کے بل گر پڑتا ہے۔

کیا شیطان اور تصاویر کے درمیان کوئی تعلق ہے

سیدنا ابو طلحہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا صورة

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

بعض علما و محدثین کا قول ہے کہ اس سے وہ تصاویر مراد ہیں جن کا سایہ ہو یعنی کسی انسان کا حیوان کی تصویر یا ہر اس چیز کی تصویر جس میں روح ہو اور یہ معلوم ہے تو وہاں فرشتے اور شیاطین ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے تو اسی جگہ جہاں تصویر ہے تو وہاں فرشتے نہیں آئیں گے تو وہاں شیطان ڈیرے ڈال لین گے۔ جس سے معلوم ہوا کہ شاطین اور تصاویر کے درمیان گہری مناسبت ہے کہ تصاویر شیطان کی آمد کا سبب بنتی ہے۔

جب گھر میں چھوٹے بچے ہوں تو انکے کھیلنے کے لئے جو گڑیاں بنائی یا لائی جاتی ہیں ان مین کوئی حرج نہیں ایسی صورت میں ان گڑیاں (تصاویر) کی تعظیم نہیں بلکہ توہین ہوتی ہے یعنی بچے کھیلنے کے لئے انھیں کبھی اٹھالیتے اور کبھی پھینکتے ہیں کبھی کہیں ہاں بچوں کی عدم موجودگی میں لا کر گھر رکھ دینا جائز نہیں۔

کیا شیطان دروازہ کھول سکتا ہے

سیدنا جابر بن عبد اللہ نبی کریم وسے روایت فرماتے ہیں کہ

غطوا الإناء ، وأوكوا السقاء ، وأغلقوا الباب ، وأطفِؤوا السراج . فإن الشيطان لا يحل سقاء ، ولا يفتح بابا ، ولا يكشف إناء . فإن لم يجد أحدكم إلا أن يعرض على إنائه عودا ، ويذكر اسم الله ، فليفعل . فإن الفويسقة تضرم على أهل البيت بيتهم . واكفؤوا الإناء أو خمروا الإناء . رواه مسلم

صحیح البخاری، رقم الحدیث 3280 صحیح مسلم 2012

برتنوں کو ڈھانپا کرو مشک کا تسمہ باندھ رکھو چراغ بجا دیا کرو اور دروازوں کو بند رکھا کرو کیونکہ (ایسی صورت میں) شیطان مشک میں اتر سکتا ہے نہ دروازہ کھول سکتا ہے اور نہ برتن کا منہ کھول سکتا ہے اگر تم میں سے کسی کے پاس برتن کو ڈھانپنے کے لئے سوائے لکڑی کے کچھ بھی نہ ہو تو وہی برتن پر رکھ دے اور بسم اللہ پڑھنے بے شک چوہیا اہل خانہ پر ان کے گھر کو جلا دیتی ہے۔

ایسے ہی ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا

إِذَا نِمتُم فَأَطفِئُوا سُرُجَكُم فَإِنّ الشّيطَانَ يَدُلّ مِثلَ هَذِهِ عَلَي هَذَا فَتُحرِقُكُ

سنن ابی داود، رقم الحدیث 5247

جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان اس جیسی (چوہیا) کو اس (بستر) پر راہنمائی کرتا ہے تو وہ تم کو جلا دیتی ہے۔

یعنی وہ چوہیا کو لاتا ہے تو وہ چراغ جلتا ہوا گھسیٹ کر لاتی ہے اور بستر پر پھینک دیتی ہے جس کی وجہ سے گھر جل جاتا ہے اس لئے سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو۔ ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ شیطان سے نجات کی سبیل سیکھے وہ اس طرح کہ وہ برتنوں کو ڈھانپے بغیر نہ چھوڑے سونے سے پہلے گھریلو چراغ بجھا دے دروازں اور

کھڑکیون کو بسم اللہ پڑھ کر بند کر دے اور گھر میں دخول کے وقت السلام علیکم! کہے خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو یہاں تک کہ شیطان گھر سے بھاگ جائیں۔

کیا شیطان کو گھنٹی سے کوئی مناسبت ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ ب سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

لا تصحب الملائکہ رفقہ فیھا کلب ولا جرس

صحیح مسلم، رقم الحدیث 2113

فرشتے اس گروہ کے ساتھ نہیں چلتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

الجرس مزامیر الشیطان

صحیح مسلم، رقم الحدیث 2114

گھنٹی شیطان کی بانسری ہے

کہا گیا ہے کہ گھنٹی ناقوس کے مشابہ ہے یا گھنٹی ممنوعہ آلات میں شامل ہے بعض نے کہا کہ گھنٹی کے شیطان کی بانسری ہونے کا سبب اس کی مکروہ آواز ہے اور (مزامیر الشیطان) والی روایت اس کی موید ہے ہم یہاں نصیحت کریں گے کہ لوگ گھروں میں موجود ممنوعہ آواز والی گھڑیاں بدلیں حتی کی موبائل کی گھنٹی بھی ایسی گھنٹیان لگائیں جو اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی کا باعث ہوں۔

کیا شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے یا جماعت کے ساتھ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

الراکب شیطان، والراکبان شیطانان، والثلاثۃ رکب

اکیلا شیطان ہوتا ہے دو بندے بھی دو شیطان ہوتے ہیں اور تین بندے ایک جماعت ہوتے ہیں۔

اس لئے تنہائی سے بچنا چاہیے کیونکہ بھیڑیا بھی الگ تھلگ رہنے والی بکری کو کھا جاتا ہے اور شیطان انسان کا بھیڑیا ہے نیک مومن لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ اور ایسے ہم مجلس کا انتخاب کرنا چاہیے جو وعظ و نصیحت کرنے اور اللہ تعالی کی یاد دلادے اگر انسان تنہائی میں ہو تو اللہ کے ساتھ انس کو بہترین انیس بنالے۔

کیا کوئی چیز شیطان کو دیکھ سکتی ہے

ہاں گدھا شیطان کو دیکھتا ہے سیدنا ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

إذا سمعتم صياح الديكة فاسألوا الله من فضله. ... فإنها رأت ملكًا، وإذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله من الشيطان؛ فإنه رأى شيطانًا

سنن ابی داود رقم الحدیث 2628

جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو، کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب گدھے کا ہنہنانا سنو تو مردود سے اللہ کی پناہ مانگو، کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

کیا شیطان گھاٹیوں میں ہوتا ہے؟

سیدنا ابو ثعلبہ خشنیؓ سے مروی ہے کہ جب لوگ (صحابہ کرام) پڑاو ڈالتے تو وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جاتے رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

إنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعابِ وَالأَوْدِية إِنَّما ذلكُمْ منَ الشَّيْطَان، فَلَمْ يَنْزلُوا بعْدَ ذَلِكَ مَنْزلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعضُهُمْ إِلَى بعْضٍ

صحیح البخاری رقم الحدیث 3303 صحیح مسلم 2729

تمہارا یہ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا محض شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اس کے بعد جب بھی صحابہ نے کہیں پڑاو کیا تو کیا دوسرے کے قریب ہی رہے۔

لوگ (صحابہ کرام) جب سفر کرتے اور استراحت کے لئے کسی جگہ اترتے تو راستوں اور پہاڑوں کے نشیب و فراز میں بکھر جاتے تو یہ تنہائی سے بھی دور تر صورت ہے۔ اکھٹے رہنا اور تعاون کرنا انھیں ایذا پہنچانے اور

ڈرانے والی چیزوں سے بچانے کا موجب ہے تو وادیوں اور گھاٹیوں میں اکٹھا اور مل کر رہنا انھیں شیطان پر قوی اور شجاع بنا دیتا ہے۔

انسان جب کسی نشیبی زمین کی طرف اترے تو سبحان اللہ کہے اور جب فراز کی طرف جائے تو اللہ اکبر کہے ایسے ہی جب سواری پر سوار ہو تو ضرور درج ذیل دعا پڑھے۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَه مُقۡرِنِيۡنَۙ﴿۱۳﴾ وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ﴿۱۴﴾

ا۔الزخرف آیت 13،14

وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے اس جانور کو تابع فرمان بنا دیا ہے اور اہم اس کی طاقت رکھنے والے نہ تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

وہ ذات پاک ہے یقیناً میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی نہیں بخشش عطا کر سکتا۔

شیطان انسانی جسم کے کونسے حصے میں رات گزارتا ہے؟

سیدنا ابو ہریرہؓ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

إذا استيقظ أحدكم مِن منامه فليستنثِر ثلاثًا؛ فإن الشيطان يَبِيتُ على خيشومِهِ

سنن النسائی رقم الحدیث 149 سنن البیھقی رقم الحدیث 227

جب تم میں سے کوئی بیدار ہو اور وضو کرے تو تین مرتبہ ناک جھاڑے کیونکہ شیطان اس کی ناک کی ہڈی پر رات گزارتا ہے۔

خُطُواتِ الشیطان (شیطانی قدم کیا ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ اِنَّه لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ﴿۲۰۸﴾

اے لوگوں جو ایمان لائے ہو ! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاو اور شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ وہ اسلام کے تمام احکامات کو اختیار کریں جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے بہ حسب استطاعت پورا کریں اور منع کردہ چیزوں سے رک جائیں۔

اُدْخلو فی السِلْم کافۃ یعنی اسلام میں (اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے) مکمل داخل ہو جاو

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

یعنی اطاعت والے کام کرو اور جس چیز کا شیطان حکم دیتا ہے اس سے کنارہ کشی اختیار کرو اِنَّه لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ یعنی وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔

کیا شیطان نبی کریم ﷺ کی صورت میں آسکتا ہے

شیطان نبی کریم ﷺ کی شکل و صورت اختیار نہیں کر سکتا سیدنا ابو ہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

تسموا باسمي، ولا تكتفوا بكنيتي، ومن رآني في المنام فقد رآني، فإن الشيطان لا يتمثل في صورتي، ومَن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار"

میرے نام جیسا نام رکھ لیا کرو مگر کنیت جیسی کنیت نہ رکھو جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر افترا باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنا لے۔

سیدنا ابو ہریرہؓ ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

من رآني في المنام فسيراني في اليقظة، ولا يتمثل الشيطان بي"

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ حالت بیداری میں بھی مجھے دیکھ لے گا یا فرمایا کہ اس نے مجھے حالت بیداری میں دیکھا شیطان میر شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

کیا ڈراونے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں

ہاں! سیدنا جابر بن عبد اللہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ نے فرمایا

(إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ)رواہ مسلم 2262. صحیح المسلم رقم الحدیث 2262

جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور پہلو بدل لے۔

سیدنا ابو قتادہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

وإذا رأى ما يكره فليتعوذ بالله من شرها وشر الشيطان ، وليتفل عن يساره ثلاثا، ولا يحدث بها أحداً فإنها لن تضره) ". صحیح البخاری رقم الحدیث 14354 صحیح مسلم رقم الحدیث 3109

جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس نے اور شیطان سے پناہ مانگے اور تین مرتبہ بائیں جانب تھوک دے اور وہ خواب کسی کو نہ بتائے تو وہ اسے کبھی ضرر نہیں دے گی۔

سیدنا جابرؓ سے مروی ہے ایک آدمی نے نبی مکرم ﷺ کو آکر کہا یارسول اللہ ﷺ میں نے خواب میں اپنا سر کٹا ہوا دیکھا ہے سیدنا جابر فرماتے ہیں آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا۔

(إذا لعب الشيطان بأحدكم في منامه فلا يحدثنّ به الناس) رواه مسلم

صحیح البخاری رقم الحدیث 14354 صحیح مسلم رقم الحدیث 3109

جب شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں کھلواڑ کرتے تو وہپ لوگوں نہ بتائے۔

ایسے خواب شیطان کے تکلیف پہنچانے کی انواع میں سے ہین ان میں انسان سمجھتا ہے کہ کوئی چیز مجھے تکلیف دے رہی ہے لیکن وہ چیخ پکار اور کلام نہیں کر سکتا جیسا کہ کسی چیز نے اس کی حرکت کو ہی روک دیا ہے اور اس کی آواز کو بند کر دیا ہے یہ فقط بعض لمحات کے لئے ہوتا ہے اس کا علاج درج ذی ہے۔

کیا شیطان عورتوں سے جماع کر سکتا ہے؟

ہاں سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا۔

"لو أن أحدكم إذا أراد أن يأتي أهله قال: بسم الله اللهم جنبنا الشيطان، وجنب الشيطان ما رزقتنا فإنه إن قُضي بينهما ولد من ذلك لم يضره الشيطان أبدا".

سنن ابی ماجہ رقم الحدیث 1919 صحیح ابن حبان رقم الحدیث 983

اگر تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو کہے اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! ہم سے شیطان کو دور کر اور جو تو (اس نطفے سے) ہم کو (اولاد) عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور رکھنا اگر اس نطفے سے ان کے مقدر میں اولاد ہوئی تو اسے شیطان کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شیطان میاں بیوی کے ملاپ کے وقت وہاں موجود ہوتا ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ اس سے بچنے کی دعا سکھا رہے ہیں۔

کیا شیطان دن کو سوتا ہے

نہیں سید انسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔

قیلوا فان الشیطان لا یقیل

قیلولہ کیا کرو بے شک شیطان قیلولہ نہیں کرتا نماز ظہر سے عصر تک سونا سنت ہے کیونکہ شیطان اس وقت میں نہیں سوتا۔

کیا جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾

انسان سراسر جلد باز پیدا کیا گیا ہے میں عن قریب تمھیں اپنی نشانیاں دکھاوں گا سو مجھ سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَه بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾

اور انسان برائی کی دعا کرتا ہے اپنے بھلائی کی دعا کرنے کی طرح اور انسان ہمیشہ سے بہت جلد باز ہے۔

امام قرطبی(خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انسان جلد بازی پر مرکب ہے اور فطرتی طور پر جلد باز ہے معرفت و تبصرے میں ٹھہراو اور تامل کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ جلد بازی اس میں آڑ ہے اور جلد بازی کے وقت شیطان اپنا شر انسان پر وہاں سے رائج کرتا ہے جہاں سے اسے پتا بھی نہیں ہوتا سیدنا انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ سے روایات کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

التأني من الله والعجلة من الشيطان وما أحد أكثر معاذير من الله وما من شيء أحب إلى الله من الحمد

بردباری اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبکہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی عذر قبول کرنے والا نہیں اور حمد سے زیادہ محبوب چیز اللہ کے ہاں کوئی نہیں۔

کیا اسحاضے کو خون شیطان کی وجہ سے آتا ہے؟

ہاں ! سیدنہ حمنہ بنت جحش ؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھے شدید قسم کا مرض استخاضہ تھا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی تاکہ آپ کو اس کے متعلق آگاہ کروں اور مسئلہ دریافت کروں چنانچہ میں نے انھیں اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر پایا تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے شدید قسم کا استخاضہ لاحق ہے آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ اس نے تو مجھے نماز روزے ہی سے روک رکھا ہے آپ نے فرمایا

أَنعَتُ لكِ الكُرْسُفَ؛ فإنَّه يُذهِب

میں تجھے روئی استعمال کرنے کا مشورہ دیتا ہوں کیونکہ وہ خون روک دے گی۔

انھوں نے عرض کی وہ اسے کہیں زیادہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر لنگوٹ کس لے (اس نے کہا) وہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہے آپ نے پھر فر لنگوٹ کے نیچے کوئی کپڑا رکھ لے انھوں نے کہا معاملہ اس سے زیادہ شدید ہے میں تو پانی کی طرح خون بہاتی ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

سآمُرُك بأمرين أهما فعلت أجزأ عنك من الآخر، فإن قويت عليهما فأنت أعلم

میں تمھیں دو امور کا حکم دیتا ہوں تم نے ان میں سے جو بھی کر لیا وہ تجھ س ے کفایت کر جائے گا اگر تم دونوں کی طاقت رکھو تو پھر تم اپنی حالت کے متعلق بہتر جانتی ہوں۔

آپ نے اسے فرمایا

إنَّما هيَ رَكْضةٌ من الشَّيطانِ ، فتحيَّضي ستَّةَ أيَّامٍ ، أو سبعةَ أيَّامٍ ، ثمَّ اغتسِلي ، فإذا استَنقأتِ فصلِّي أربعةً وعشرينَ ، أو ثلاثةً وعشرينَ ، وصومي وصلِّي ، فإنَّ ذلِكَ يجزئُك ، وَكَذلِكَ فافعَلي كلَّ شَهْرٍ كما تحيضُ النِّساءُ ، فإن قويتِ علَى أن تؤخِّري الظُّهرَ وتعجِّلي العصرَ ، ثمَّ تغتسِلي حينَ تطهرينَ ،

وتصلِّي الظُّهرَ والعصرَ جميعًا ، ثمَّ تؤخِّرينَ المغربَ وتعجِّلينَ العشاءَ ، ثمَّ تغتسلينَ وتجمَعينَ بينَ الصَّلاتينِ فافعَلي . وتغتسِلينَ معَ الصُّبحِ وتصلِّينَ

یہ تو ایک شیطانی بیماری ہے تم معمول کے مطابق اپنے آپ کو چھے یا سات دن حائضہ شمار کر لیا کرو پھر غسل کرو حتی کہ جب تم دیکھو کہ تم پاک صاف ہو گئی ہو تو تیس یا چوبیس دن نماز پڑھو اور روزہ رکھو یہ تمھارے لے کافی ہو گا۔ اور تم ہر ماہ اسی طرح کیا کرو جس طرح حیض والی عورتیں اپنے مخصوص ایام میں اور اس سے پاک ہونے کے بعد کرتی ہیں اور اگر تم یہ طاقت رکھو کہ نماز ظہر کو موخر کر لو اور عصر کو جلدی کر لو پھر غسل کر کے ظہر اور عصر کو اکھٹی پڑھ لو اسی طرح مغرب کو موخر کر لو اور عشا کو مقدم کر لو پھر غسل کر کے دونوں نمازیں اکھٹی پڑھ لو پس ایسے کیا کرو اور نماز فجر کے لئے غسل کرو اور روزہ رکھو! اگر تم ایسا کر سکو تو ایسا ہی کرو۔

کیا طلاق کی نوبت شیطان کی وجہ سے پیش آتی ہے

ہاں! طلاق کی نوبت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جابر بن حیانؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرفرماتے سنا۔

إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ ، فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً ، يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ : فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا ، فَيَقُولُ : مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ، قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ : مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ ، قَالَ : فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ : نِعْمَ أَنْتَ

بے شک ابلیس اپنا تخت سمندر پر رکھتا ہے پھر وہ لشکروں کو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے روزانہ کرتا ہے تو اس کے نزدیک جو سب سے زیادہ گمراہ کرتا ہے وہ سب سے عظیم ہوتا ہے ان میں سے ایک آکر کہتا ہے میں فلاں فلاں کام کیا ہے تو ابلیس کہتا ہے تونے تو کچھ نہیں کیا پھر ایک دوسرا آکر کہتا ہے میں نے اس (مرد) کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس (مرد) کے اور اس کے بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی تو وہ (ابلیس) اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تونے کام کیا ہے۔

اس روایت سے معلوام ہوا کہ میاں بیوی کے درمیان طلاق شیطان کے بہکاوے اور مکروفریب کی وجہ سے ہوتی ہے اس لئے اے بھائی اتر آیا کرو بلکہ درج ذیل امور کو اختیار کیا کرو۔

بار ہاں بیوی کو اچھی نصیحت کرو اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے بستر الگ کر لے مگر گھر کو نہیں چھوڑنا یعنی گھر ہی میں اس سے الگ ہو جاو اگر وہ اس کا اثر بھی نہ قبول کرے تو ہلکی مار مارو پھر بھی معاملہ درست نہ ہو تو پھر اس کے گھر والوں سے ایک فیصل لے آو کیونکہ قرآن مجید اس بات کی تلقین کرتا ہے۔

فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ

سو انھیں نصیحت کرو اور بستروں میں ان سے الگ ہو جاو اور انھیں مارو

کیا تبرج (اجنبی مردوں کے سامنے آراستہ ہو کر نکلنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے؟

ہاں اللہ تعالیٰ فرمایا

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۙ ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۚ ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾

وہ اس کے سوا نہیں پکارتے مگر مونثوں کو اور انہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو جس پر اللہ نے لعنت کی اور جس نے کہا کہ مین ہر صورت تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ ضرور لوں گا۔

اللہ تعالیٰ کا قول ہے

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۚ ﴿۲۲۴﴾

اور شاعر لوگ ان کے پیچھے گمراہ لوگ لگتے ہیں۔

مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ ایسے کلام سے زبان کو روک کر رکھے جو اللہ و رسول کی ناراضی کا باعث ہو کیونکہ ایسا کلام دل میں منافقت کو ایسے اگاتا ہے جیسے پانی کھیتی وغیرہ کو اگاتا ہے اور حیا کو کم ہوا پرستی کو زیادہ اور مروت کو ختم کر دیتا ہے جو ایسے کلام کا عادی ہو وہ بے وقوف ہے اس کی شہادت (گواہی) کو قبول نہ کیا جائے۔

کیا دوران نماز شیطان پر لعنت بھیجنا جائز ہے

ہاں سیدنا ابو درداؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز میں کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو فرماتے سنا۔

أعوذ بالله منك»، ثم قال: «ألعنك بلعنة الله» ثلاثًا. وبسط يده كأنه يتناول شيئًا، فلما فرغ من الصلاة قلنا: يا رسول الله! قد سمعناك تقول في الصلاة شيئًا لم نسمعك تقوله قبل ذلك، ورأيناك بسطت يدك، قال: «إن عدو الله – إبليس – جاء بشهاب من نار، ليجعله في وجهي، فقلت: أعوذ بالله منك ثلاث مرات. ثم قلت: ألعنك بلعنة الله التامة، فلم يستأخر، ثلاث مرات، ثم أردت أخذه، والله! لولا دعوة أخينا سليمان لأصبح موثقًا يلعب به ولدان أهل المدينة

ا۔ صحیح مسلم 3 / 148 صحیح ابن حیان 8/446 سنن النسائی 4 / 459

میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں پھر تین مرتبہ فرمایا میں تجھ سے پر اللہ کی لعنت بھجتا ہوں آپ نے فرماتے ہوئے ایسے ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی شے پکڑ رہے ہوں جب آپ ﷺ نماز سے فارض ہوئے تو ہم نے ارزو تعجب کہا اے اللہ کے رسول ہم نے نماز میں آپ کو کچھ کہتے سنا ہے جو اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں سنا اور ہم نے آپ کو ہاتھ بڑھاتے جو بھی دیکھا ہے آپ نے فرمایا۔

اللہ کا دشمن ابلیس میرا چہرہ جلانے کے لئے آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تو میں نے تین بار اعوذ باللہ منک (میں تجھ سے اللہ کی پنا چاہتا ہوں) پڑھا مگر وہ پیچھے نہ ہٹا تو میں نے اس کو پکڑنا چاہا (جس کی وجہ سے ہاتھ بڑھایا) اللہ کی قسم اگر ہمارے بھائی سلمان کی دعا نہ ہوتی اے اللہ مجھے ایسی بادشاہت عطا کر جو میرے بعد کسی کو سزاوار نہ ہو) تو وہ قیدی کی حالت میں صبح کرتا اور اہل مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔

شیطان ہمارے گھروں میں کہاں سکونت پذیر ہوتے ہیں؟

ایسے گھروں میں جہاں تصاویر یا کتا ہو وہاں سکونت پذیر ہوتے ہیں۔

سیدنا ابو طلحہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا صورة"

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

ظاہر بات ہے جہاں فرشتے نہیں آتے وہ شیطان کا مسکن ہوتا ہے تو کتے اور تصاویر والے گھر شیطان کا مسکن ہیں۔

ایسے گھروں میں فرشتے کیون نہیں داخل ہوتے۔

تصاویر والے گھر میں اس لئے نہیں داخل ہوتے کہ یہ ایک کھلی بے حیائی ہے اور اس میں اللہ کی تخلیق کے ساتھ مشابہت ہے کیونکہ تصاویر اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے مشابہ ہوتی ہے اور کتے والے داخل نہ ہونے کی چند وجوہات۔

کتے والے گھر میں کتے کے نجاست کو بہ کثرت کھانے کی وجہ سے داخل نہیں ہوتے۔

بعض کتے شیطان ہوتے ہیں اور شیاطین اور ملائیکہ دو متضاد چیزیں ہیں۔

کتے کے بعد بو کی وجہ سے بھی کیونکہ فرشتے بدبو کو ناپسند کرتے ہیں ان وجوہات کے بنا پر کتے اور تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے شیطان ایسی جگہ بھی رہتے ہیں جو انسانی آبادی سے خالی ہو جیسے صحرا بعض شیطان کوڑے اور گندگی کے ڈھیر پر سکونت پذیر ہوتے ہیں بعض شیاطین جو انسانوں کے ساتھ رہتے ہیں وہ بیت الخلا لیٹرین اور گندی جگہوں پر بھی رہتے اور بدبو کو پسند کرتے ہیں صحیح مسلم کی روایت کے مطابق اونٹ کے باڑے میں بھی رہتے ہیں۔

شیطان کو رسوا کرنے کا طریقہ

سیدنا ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلاَثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلاَتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِتْمَامًا لأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ "

ا۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث 571

جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ شک کو دفع کر کے جس پر یقین ہو اسی پر بنیاد رکھے پھر سلام پھیرے سے قبل دو سجدے کرے اگر تو اس نے پانچ رکعتیں پڑھ لی ہیں تو دو سجدے ان کو جفت کر دیں گے اور اگر اس نے چار رکعتیں پڑھ لی ہیں تو دو سجدے ان کو جفت کر دیں گے اور اگر اس نے چار رکعتیں مکمل ہی پڑھی ہیں تو یہ سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہیں۔

حدیث میں لفظ ترغیم آیا ہے جو رغام سے ماخوذ ہے اور رغام مٹی کو کہتے ہیں۔

۲۔ شرح صحیح مسلم للنوی 2 / 615

شیطان کے سیدنا عمر فاروقؓ سے ڈرنے کی دلیل ہے؟

سیدنا بریدہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کسی غزوہ کے لئے گئے جب آپ ﷺ واپس لوٹے تو ایک سیاہ فام بچی آکر کہنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے نذر مانی تھی۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سالم واپس لے آیا تو میں آپ ﷺ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گیت گاوں گی (اب میں ایسا کر سکتی ہوں) اللہ کے رسول ﷺ نے اس کو کہا۔

ان كنت نذرت فضربي والا فلا

اگر تم نے نذر مان لی ہے تو دف بجالے اور اگر نذر نہیں مانی تو نہ بجانا۔

چنانچہ اس نے دف بجانا شروع کر دی۔ سیدن ابو بکر صدیقؓ آئے تو وہ بجاتی رہی سیدنا علیؓ آئے تو وہ بجاتی رہی پھر عثمانؓ آئے تو وہ بجاتی ہی رہی پھر عمر فاروقؓ جوں ہی داخل ہوئے اس نے دف اپنے سرین کے نیچے پھینکی اور اوپر بیٹھ گئی رسول کریم نے فرمایا۔

وروى الترمذي (3690) وصححه عن بُرَيْدَةَ قال : " خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنَّى ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا) ، فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ، ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ) وصححه الألباني في " صحيح الترمذي "

اے عمرؓ! یقیناً شیطان تجھ سے ڈرتا ہے میری موجودگی میں یہ (دف) بجاتی رہی ابو بکر آئے تو بجاتی رہی پھر علی آئے تو بجاتی رہی پھر عثمان آئے تو بجاتی ہی رہی۔ اے عمر! جب تو داخل ہوا تو اس نے دف پھینک دی۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

يا ابن الخطاب، والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان سالكاً فجاً .

اے خطاب کے بیٹے! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب بھی شیطان تجھے کسی کشادہ راستے میں دیکھتا ہے تو وہ تیرا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

کیا ولادت کے وقت بچہ شیطان کے (چھونے کی وجہ سے روتا ہے؟

ہاں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّىۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰىؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡؕ وَ لَيۡسَ الذَّكَرُ كَالۡاُنۡثٰى وَاِنِّىۡ سَمَّيۡتُهَا مَرۡيَمَ وَاِنِّىۡۤ اُعِيۡذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ﴿۳۶﴾

پھر جب اس نے اسے جنا تو کہا! اے میرے رب! یہ تو میں نے لڑکی جنی ہے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے جو اس نے جنا لڑکا اس لڑکی جیسا نہیں بے شک میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور بے شک میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ دیتی ہوں اور اس کی اولاد کو بھی اور وہ بھی اور وہ بی اس کے بیٹے عیسیٰ ؑ ہیں اللہ تعالیٰ نے مریم کی والدہ کی دعا کو قبول فرمالیا۔

سَمِعْتُ رَسولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، يقولُ: ما مِن بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِن مَسِّ الشَّيْطَانِ، غيرَ مَرْيَمَ وابْنِهَا ثُمَّ يقولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: {وَإِنِّي أُعِيذُهَا بكَ وذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ} [آل عمران: 36]

ہر بچے کو ولادت کے وقت شیطان چھوتا ہے تو وہ شیطان کے چوکے کی وجہ سے چیختا ہے سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے پھر سیدنا ابو ہریرہ (مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ ؑ کے استثنیٰ پر دلیل دیتے ہوئے) فرمانے لگے اگر (دلیل) چاہتے ہو تو پڑھ لو (اور بے شک میں نے اس نام کا مریم رکھا ہے اور بے شک میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

مَا مِنۡ مَوۡلُود إِلَّا وَقَدۡ عَصَرَهُ الشَّيۡطَان عَصۡرَة أَوۡ عَصۡرَتَيۡنِ إِلَّا عِيسَى اِبۡن مَرۡيَم وَمَرۡيَم

عیسیٰ اور ام عیسیٰ (مریمؑ) کے علاوہ ہر بچے کو ہی شیطان ایک ٹھوکا یا دو ٹھوکے مارتا ہے۔

کیا موت کے وقت بھی شیطان (گمراہ کرنے کے لئے) آتا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

إن الشيطان يأتي أحدكم عند موته فيقول : مت يهوديا مت نصرانيا

یقیناً شیطان موت کے وقت انسان کے پاس آکر کہتا ہے کہ یہودی یا عیسائی ہو کر مر داس لئے ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ صحیح عقیدہ اور عمل صالح کو اختیار کرے تاکہ جب اس کی موت کا وقت ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ایمان پر ثابت قدمی عطا کرے اور شیطان لعین اور اس کی ذریت کے شر سے نجا عطا کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ابراهيم ﴿٢٧﴾

اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے، پختہ بات کے ساتھ خوب قائم رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور اللہ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

دنیاوی زندگی میں ثبات سے مراد خروج روح کا وقت ہے اور آخرت میں ثبات میں قبر سے سوال وجواب اور قیامت والے دن اللہ کے سامنے پیشی مراد ہے ہم اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو دنیاو آخرت میں ثبات (ثابت قدمی) اور ہم سب کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے آمین۔

کیا شیطان دل میں گناہ کا خیال ڈالتا ہے؟

ہاں عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا

إن للشيطان لمة بابن آدم وللملك لمة : فأما لمة الشيطان فإيعاذ بالشر وتكذيب بالحق ، وأما لمة الملك فايعاد بالخير وتصديق بالحق ، فمن وجد من ذلك شيئاً فليعلم أنه من الله ومن وجد الأخرى فليتعوذ من الشيطان ثم قرأ:

(الشيطان يعدكم الفقر ويأمركم بالفحشاء ....الآية))اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ
البقرہ 268

شیطان بھی اور فرشتہ بھی دل میں خیالات ڈالتا ہے، شیطانی خیالات یہ ہیں کہ وہ حق کو جھٹلانے اور شر کا وعدہ دلاتا ہے اور فرشتہ بھلائی اور حق کی تصدیق کا، جو) حق کی تصدیق اور بھلائی کا) یہ خیال محسوس کرے وہ سمجھ لے کہ یہ خیال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس پر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو دل میں دوسرا (برائی اور تکذیب حق کا)خیال محسوس کرے وہ سمجھ لے کی یہ خیال شیطان دل میں ڈال رہا ہے تو وہ اعوذ باللہ مین الشیطان الرجیم پڑھے پھر آپ بہ طور استہشار قرآن کی یہ آیت پڑھتے اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ شیطان تمھیں فقر کا ڈروا دیتا ہے اور تمھیں شرمناک بخل کا حکم دیتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں لفظ اللمۃ سے مراد دل میں پیدا ہونے والا ارادہ اور خیال ہے اگر تو وہ خیر و بھلائی کا رادہ ہو تو وہ فرشتے کی طرف سے ہے اور اگر وہ برائی کا خیال ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے۔

کیا جمائی شیطان کی وجہ سے آتی ہے؟

سیدنا ابو ہرہ ؓ سے مروی ہی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

إنَّ اللهَ يُحِبُّ العِطاسَ ، ويكرَهُ التثاؤبَ ، فإذا عطِسَ أحدُكم ، وحمِدَ اللهَ ، كان حقًّا على كُلِّ مسلِمٍ سمِعَهُ أنْ يقولَ : يرحَمُكَ اللهُ . وأما التثاؤبُ ، فإنَّما هو من الشيطانِ ، فإذا تثاءَبَ أحدُكم ، فلْيَرُدَّهُ ما استطاعَ ، فإنَّ أحدَكم إذا تثاءَبَ ، ضحِكَ منه الشيطانُ

یقیناً اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب کوئی بندہ چھینک مار کر الحمد اللہ کہے تو ہر مسلمان پر جس نے اس کو سنا لازم ہے کہ وہ یرحمک اللہ کہے لیکن جمائی شیطان کی وجہ سے آتی ہے (یعنی شیطان انسان کو سستی دلاتا ہے) جس کی وجہ سے جمائیاں آنا شروع ہو جاتی ہے جب کیس کو جمائی آئے تو وہ حتی المقدور اس کو روکے کیونکہ جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے (خوش ہوتا) ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ

إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ

جب کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر رکھ کر جمائی کو روک لے کیونکہ (ایسا نہ کرنے کی وجہ سے) شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔